www.novelsclubb.com
سمیعہ عدنان
عمرِ گزشتہ
ناولز کلب
حیانور
Creation
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

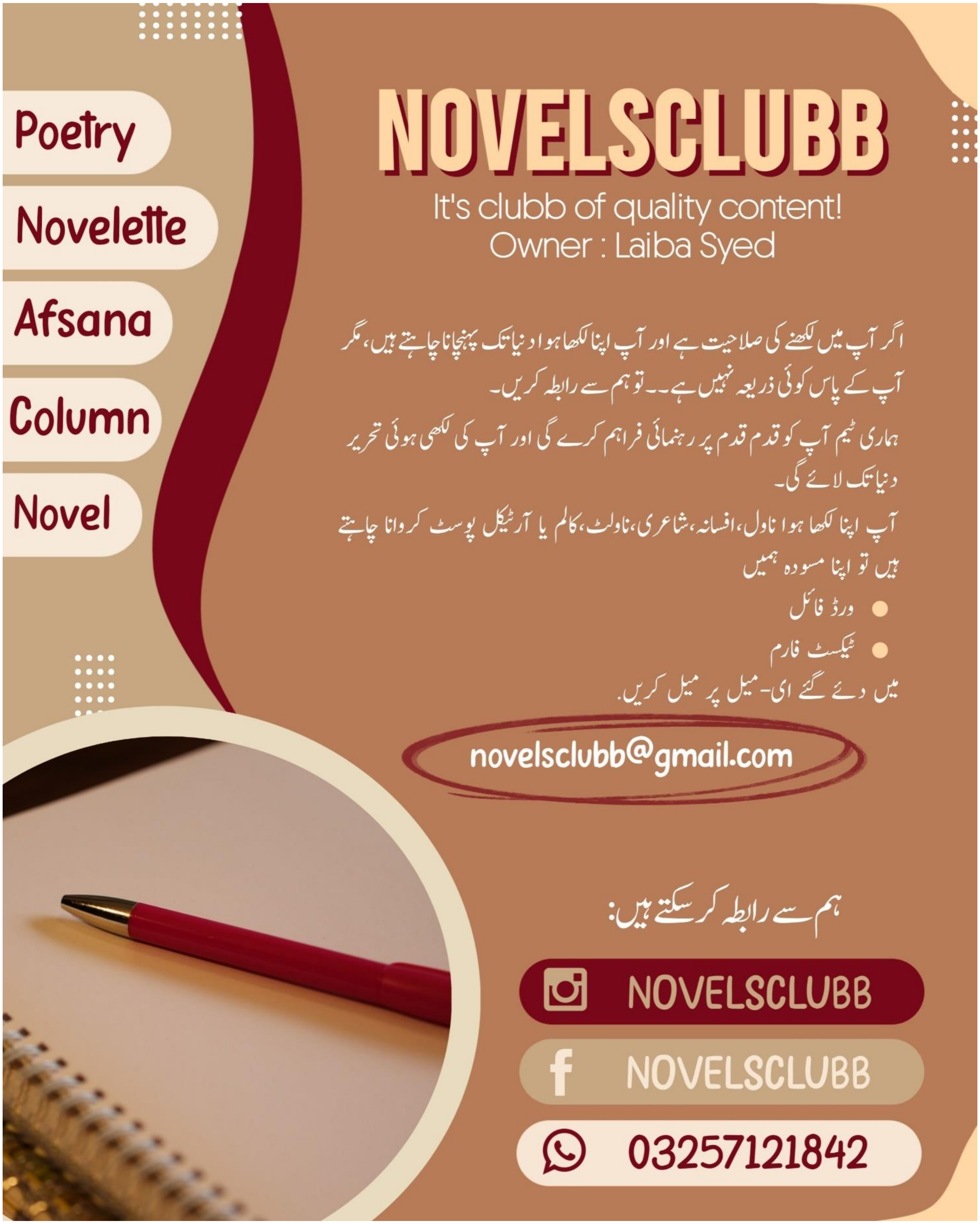

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عمرِ گزشتہ

از قلم

سمعیہ عدنان

www.novelsclubb.com

عمرِ گزشتہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

قسط ۳: شناسا دشمن، مخالف دوست

وہ ایک بار پھر اسی رات کے اندھیرے میں گم تھی۔ شمشان گھاٹ۔ جہاں روحیں کھو جاتی ہیں، جہاں اس کی روح بھی کھو گئی تھی۔ جہاں قتل ہوا تھا۔ کس کا؟ تمہارے والدین کا، ہوا نے سرسراتی آواز میں پھر دہرایا لیکن اس بار ہوا ظالم تھی، اس کی بے بسی پر ہنستی ہوئی۔ اسکے رونگٹے کھڑے ہوئے، ساتھ ہی آنکھوں میں تحیر اترا۔ دل کانپنے لگا، پھر ویسے ہی اس کی پسلیوں سے باہر نکلنے کے لئے جستجو کرنے لگا۔ سامنے اس کے ماں باپ کے لاشے پڑے تھے، بے جان اور بے تاثر۔ اس کے منہ سے ایک زوردار چیخ آزاد ہوئی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

سرائے کا نرم بستر پسینے سے گیلا تھا۔ وہ خود بھی گیلی تھی، پسینے میں شرابور۔ اسکے ہونٹ کانپ رہے تھے اور ہاتھ پاؤں میں حرکت نہیں ہو رہی تھی۔ وہ خواب تھا، ماہ رخ۔ صرف خواب۔

اس نے خود کو تسلی دی۔ اس پاس کوئی وجود نہیں تھا، کوئی لاشے نہیں تھے، رات کی ہوا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شرارت سے ہنس بھی نہیں رہی تھی۔اس نے بے اختیار سانس خارج کی، پھر ہاتھ ماتھے تک لے جا کر ماتھے پہ جما پسینہ صاف کیا۔ تھوڑی سی ہمّت متجمع کرتے ہوئے وہ بستر سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی۔اس کے سر میں بہت درد تھا۔اس نے جا کر نحل کو جگانے کا سوچا لیکن پھر ارادہ ترک کرتے ہوئے خود ہی لوہے کے صندوق نما بکسے میں بھرے ہوئے اپنے سامان میں کچھ تلاش کرنے لگی۔دفعتاً اس کا ہاتھ کسی شیشے کی بوتل سے ٹکرایا تو اس کے چہرے پہ اطمینان کے تاثرات نمایاں ہوئے اور اس نے شیشی کو باہر نکالا۔ شیشی پر ایک کاغذ چسپاں تھا جس میں بہت نفیس لکھائی میں سنسکرت میں کچھ درج تھا اور چونکہ ماہ رخ کو وہ زبان حیران کن طور پر سمجھ آتی تھی تو اسے اس کا مطلب بھی پتہ تھا جو شیشی پر لکھا تھا۔یہ دوا برے خوابوں سے نجات کے لئے تھی جیسے جدید دور میں ایسے خوابوں سے بچنے کے لئے اینٹی ڈپریسنٹ لی جاتی ہیں۔اس نے شیشی کے اوپر لگا کارک ایک جھٹکے میں ہٹایا اور شیشی سے دو تین گھونٹ بھرے۔ شیشے میں نظر آتی اپنی سرمئی آنکھوں میں اسے ایک دھندھلا سا عکس نظر آنے لگا۔

یہ اس دن کی بات ہے جب شہرام اسے کتب خانے میں لے گیا تھا۔وہ وہاں سے نکل کر سیدھا باغ تک گئی تھی۔شام کا وقت تھا۔ مغرب میں سورج غروب ہونے کو تھا۔یہ وقت ہوتا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب دل بوجھل ہوتے ہیں، حوصلے ٹوٹتے ہیں کیونکہ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ سورج جیسی عظیم چیز ڈوب جائے تو ہم انسانوں کی کیا اوقات۔ ماہ رخ کا دل بھی بجھا بجھا سا تھا۔ اس وقت اس جگہ کوئی نہیں آتا تھا تو وہ یہاں اکیلی رہ سکتی تھی۔ باغ بہت وسیع عرضے پر قائم تھا یوں کہ مینار سے جتنا دور دیکھو وہاں گھاس ہی گھاس نظر آتی تھی جیسے افق میں یہی منظر فٹ کر دیا گیا ہو۔ مینار سے تھوڑا دور جا کر دائیں طرف ایک شیشے کی عمارت بنی تھی بلکل ایسے جیسے کوئی گرین ہاؤس ہو لیکن اس شیشے کی dome نما شکل کے باوجود بھی وہاں کوئی ریسرچ یا جدید سبزیاں نہیں اگائی گئی تھیں۔ بس پھول تھے، نازک پھول جو تیز گرمی سے جھلس جاتے ہیں اس لئے شیشے میں قید کر دیے گئے تھے۔ وہ اس شیشے کے اندر جا کر خود بھی قید ہو گئی۔ اسے تنہائی کی عادت تھی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اسے تنہائی پسند تھی۔ نحل کے علاوہ شاید ہی کوئی تھا جو اسکی تنہائی میں خلل ڈالتا تھا۔ سردی کے موسم کے باعث بہت سے پھول اپنی کلیوں میں سکڑے ہوئے تھے۔ وہ وہیں ٹانگیں پھیلائے گھٹنوں پہ سر رکھے بیٹھ گئی۔

اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ جانے کتنی زبانیں سمجھ بھی سکتی ہے اور بول بھی سکتی تھی۔ ایسی کتنی چیزیں تھیں جسکی اس کو خبر نہ تھی۔ کیا وہ واقعی اپنے آپ کو جانتی تھی؟ اس کا نام، شاید وہ بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اصلی نہ ہو۔وہ خود کیا تھی ؟اس کا وجود کیا صرف ایک کھلونا تھا،ایک بے جان شے جسے اپنے بارے میں جاننے کا بھی حق نہ تھا؟اس کی آنکھیں خود ہی بھیگتی گئیں۔وہ روزرات کو اپنے آپ سے یہ وعدہ کرتی تھی کہ وہ نہیں روئے گی لیکن آنکھیں سب سے بڑی غدار ہوتی ہیں۔ سب سے زیادہ دغاباز تو آنکھیں ہوتی ہیں،دل تو ایسے ہی بدنام ہے۔

دفعتاً شیشے کا دروازہ کھلا اور ماہ رخ نے چونک کر سر اٹھایا،عین اسی لمحے ایک آنسو ماہ رخ کی آنکھ سے ٹوٹ کر گال پر گرا اور اندر داخل ہوتا شہرام اپنی جگہ جم سا گیا۔اس کے بعد یکے بعد دیگر دو تین آنسو آنکھ سے ٹپکے جیسے سفید موتیاں مخمل کے کپڑے پر لڑھکتی ہیں۔شہرام ٹکٹکی باندھے اب اسے اپنا رخ موڑے آنسو پوچھتے دیکھ رہا،پھر اس نے ایک گیلی سانس اندر کھینچی تھی،پھر مسکرانے کی سعی کی تھی،اب وہ اٹھ کر اس کے پاس آرہی تھی،اس کی سرمئی آنکھوں کے گرد گلابی سا عرق تھا،اس کی ناک سرخ ہو رہی تھی،وہ نارمل ہو گئی تھی پھر بھی شہرام کو وہ نارمل نہیں لگی، کبھی لگتی ہی نہیں تھی۔ماہ رخ ذولفقار شہرام کے لئے دنیا کی سب سے غیر معمولی لڑکی تھی۔

"شہرام ؟دروازہ۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا؟"

"دروازہ بند کر دو، ٹھنڈ اندر آرہی ہے۔" اس کی ہلکی آواز شہرام کو ہوش میں لائی۔ کتنی عجیب تھی وہ، شہرام نے سوچا۔اس کی آنکھیں ہوش کھونے پر مجبور کرتی تھیں اور آواز ہوش میں کھینچ لاتی تھی۔

"ہاں، وہ میں تم سے کچھ بات۔۔۔" اس کی آنکھیں۔اُف۔ شہرام نے نظریں سامنے اگی گھاس پر مرکوز کرلیں اور بات دہرائی۔ "مجھے تم سے کچھ اہم باتیں کرنی ہیں۔" اب لہجہ ہموار تھا۔

"ہاں۔ کہو۔" ماہ رخ اب واپس جا کر وہیں بیٹھ گئی تھی جہاں سے اٹھی تھی۔ شہرام بھی قدم قدم چلتا اس کی آنکھوں سے بچتا اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"تمہارے سر میں درد ہوتا ہے؟" شہرام نے بیٹھتے ہوئے سوال پوچھا تو ماہ رخ اسے نا سمجھی سے دیکھے گئی۔

"شہرام، شاید تم نوٹ کرنا بھول گئے لیکن میں انسان ہی ہوں۔ ظاہر سی بات ہے میرے سر میں بھی درد ہوتا ہے۔" ماہ رخ نے کچھ دیر پہلے کی آکورڈ صورت حال کو زائل کرنے کے لئے مذاق میں کہا۔ شہرام بھی ہلکا سا ہنسا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم فکر مت کرو مجھے تمہاری انسانیت کا اندازہ ہے۔ میرے کہنا کا مطلب یہ تھا کہ ایسا تو نہیں کہ یہاں آنے کے بعد تمہارے سر درد نے شدّت اختیار کرلی ہو یا پھر تمہیں یہ درد بہت زیادہ رہنے لگا ہو؟" اب وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں۔ جب سے یہاں آئی ہوں نہ صرف میرے سر اور جوڑوں میں درد رہتا ہے بلکہ مجھے بہت سی پرانی چیزیں یاد آنے لگی ہیں۔" اس نے صاف گوئی سے بتایا۔

"یہ ہم سب کے ساتھ ہوا ہے۔ شاید وقت کے چکّر میں یوں سفر کرنے سے ہمارا جسم کمزور پڑ گیا ہے۔"

"لیکن اس درد کو کم کرنے کا کوئی نسخہ نہیں ہے؟ ہمیں یہ برداشت کرنا ہوگا؟" ماہ رخ کے اندر قوتِ برداشت بہت زیادہ تھی لیکن یہ درد اکثر ہوا کرتا تھا۔

"علاج ہے۔" کہنے کے ساتھ شہرام نے اپنے سیاہ کوٹ کے اندر سے ایک شیشی نکالی جس پر سنسکرت میں کچھ درج تھا۔ "ایسی بہت سی شیشیاں ہم سب کے پاس ہیں۔ کتب خانے والے خیر البشر یاد ہیں؟ پانچ سال پہلے جب میں یہاں آیا تھا تو مجھے بہت درد ہوتا تھا، تب انہوں نے مجھے یہ شیشیاں دی تھیں اور اس سے میرے درد میں واضع کمی آئی تھی۔ اس نے شیشی ماہ رخ کی

طرف بڑھائی۔وہ سادہ سی کانچ کی چھوٹی بوتل تھی جس پر ایک کارک لگا تھا۔اندر ہلکے سرخ رنگ کا کوئی شربت تھا۔

"صرف دو گھونٹ اور درد کم ہو جائے گا۔" شہرام نے بتایا تو ماہ رخ نے اثبات میں سر ہلایا۔اس نے اسی طرح کی دو شیشیاں اور دی تھیں۔ایک ہذیان کے لئے تھی،ایک سر درد اور آخری شیشی جوڑوں کے درد کے لئے۔شیشے کی بوتل میں منظر تحلیل ہوا تو سرائے کے ٹھنڈے فرش پر بیٹھی ماہ رخ نے اپنا سامان دوبارہ سمیٹا اور کمرے کا دروازہ کھول کر راہداری میں نکل آئی۔

سردی زیادہ تھی لیکن اس کو پرواہ نہیں تھی۔

"The cold never bothered me anyway."

وہ بہت سالوں پہلے دیکھی گئی فروزن فلم کا ڈائیلوگ زیرِلب دہراتی سردی کو دغا دیتی چلتی گئی۔

—

وہ سیاہ شیروانی نما لمبے سوٹ میں لمبی سانسیں بھرتا کھڑا تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات سخت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھے اور گالوں پر سرخی تھی جیسے وہ بہت ضبط سے اپنے جذبات کو قابو میں کیے ہوئے تھا۔ وہ اٹھارہ سالہ نوجوان شکل وصورت میں اپنی ماں پر گیا تھا۔ وہی رات سے اندھیر بال، وہی سرمئی خاموش ٹھہری ہوئی آنکھیں، سرخ وسپید رنگت لیکن اس کا ہر انداز اس کے باپ کی ایک جھلک تھا۔ قدم قدم چلتا وہ قبرستان کے اندر داخل ہوا۔ یہ قبرستان بہت بڑا تھا اور اس میں کافی کم قبریں تھیں، ہر قبر کے اوپر ایک تختی لگی تھی جس میں شاہی خاندان کے مرحوم افراد کے نام اور انکے عہدے درج تھے۔ ایسی ہی دو قبریں وہ بھی تھیں۔ تازہ قبریں جن پر پھول بچھے ہوئے تھے۔ سرخ گلاب اس کی ماں کو بہت پسند تھے۔

"آپ نے جیسا کہا تھا بلکل ویسے ہی میں نے قبریں بنوادی ہیں یاد کے طور پر لیکن چونکہ لاشیں ہمیں نہیں مل سکیں اس لئے اس بات پر نئے نظام صاحب کو اعتراض تھا۔ کافی مشکل سے میں نے انہیں اس بات پر راضی کیا ہے۔" وہ پیچھے سے آنے والی اپنے باپ کے خاص مشیر کی آواز پر بھی نہیں چونکا۔ وہیں کھڑے رخ پھیرے قبروں کو تکتا گیا، جب آنکھوں میں وہ منظر بس گیا تو وہ مڑ گیا۔ اب اس کا رخ اس درمیانی عمر والے مرد کی طرف تھا جس کی آنکھوں میں اس کے لئے ہمدردی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اختر، تمہارا نظام ---۔ میرا (انگلی سے سینے پہ دستک دی) باپ تھا اور وہ مر چکا ہے۔ جو نیا نظام بنا بیٹھا ہے وہ میرے باپ کا قاتل ہے اور مجھے اس کی اجازت کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں اب کچھ دنوں کے لئے صرف اپنے کمرے میں رہوں گا۔ خیال رہے کے کوئی مجھے تنگ نہ کرے" آواز مخمل میں لپٹی تھی، لہجہ ریشمی تھا، لیکن اس کے تاثرات سرد تھے، آنکھیں برف اور جبڑا اس قدر سختی سے بھینچا ہوا تھا کہ تم اس سے ہیرے کا دل کاٹ لو۔ یہ کہہ کر وہ رکا نہیں، لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے باہر نکل گیا البتہ اب اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی ---

اس کی آنکھ اچانک کھلی اور وہ اٹھ بیٹھا۔ اس کو اپنے گالوں پر نمکین سی نمی کا احساس ہوا تو اس نے ہولے سے اپنا گال چھوا۔ وہاں آنسو بہہ رہے تھے، پھر وہی خواب پھر وہی یادیں۔ وہ سرائے کے بستر پر کہنیاں ٹکائے اٹھ بیٹھا تھا اور اب سامنے لگے قد آدم آئینے میں اپنا عکس دیکھ سکتا تھا۔ وہاں اٹھارہ سالہ شکستہ دل اور ضدی لڑکا نہیں تھا بلکہ اٹھائیس سالہ جوہر تھا جس کی آنکھوں کی سردی بڑھ گئی تھی لیکن چہرہ پہلے کے برعکس اب بے تاثر تھا۔

وہ بکسر کے سیاسی دورے پر آیا تھا اور اب واپسی کی طرف گامزن تھا۔ بکسر سے اچھی یادیں نہیں جڑی تھیں، وہ اس کے ماں باپ کے قتل کی جگہ تھی اس لئے اسے بہت سی پرانی چیزیں یاد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آرہی تھیں۔اس نے سر جھٹک کر اپنا رخ آئینہ کی طرف سے ہٹالیا اور میز کو دیکھنے لگا یہاں تک کہ اسے اپنی ماں وہاں بیٹھی نظر آئی۔وہ گنگناتے ہوئے کاغذ پر کچھ لکھ رہی تھی۔شاید محبت کا شیر یا شاید غم اور ماتم کا کوئی نغمہ۔اس نے دوبارہ سر جھٹکا لیکن اب اس کا باپ اس کے سرہانے بیٹھا اس سے کوئی ضروری بات کہہ رہا تھا۔اس نے اٹھ کر مشکیزے سے پانی نکالا اور چند چھینٹے منہ پر ڈالے پھر کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل گیا۔چلتے ہوئے وہ کچھ بڑبڑا بھی رہا تھا۔شاید شیکسپئیر کی لکھی ہوئی سطر۔

"So art thou to revenge when thou shalt hear"

—

سرائے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔رات کا اندھیرا ایسا تھا کہ آنکھوں میں سیاہ دائرے بن رہے تھے۔وہ ایک بنگالی سرائے تھی جس میں بہت سے امرأو عہدے دار آکر کچھ وقت کے لئے قیام کرتے تھے لیکن چند ہی ایسے تھے جو رات کو وہاں ٹھہرتے تھے۔دراصل وجہ اس

www.novelsclubb.com

عمارت کے ارد گرد کا علاقہ تھا جو کہ اکثر و بیشتر ڈاکوؤں کے خطرے کا شکار رہتا تھا۔ ماہ رخ ذولفقار اب راہداری کے سب سے آخری سرے پر بنی ایک بڑی سی بالکنی میں کھڑی تھی۔ یہ اس سرخ پتھر سے بنی عمارت میں واحد روشن دان تھا، باقی کھڑکیاں صرف کمروں میں موجود تھیں اور بہت چھوٹی تھیں۔ ہوا کے سرد تھپیڑے اسی جگہ سے اندر داخل ہو رہے تھے اور ماہ رخ کی ہڈیوں کو چٹخا رہے تھے لیکن اسے کچھ دیر گھٹن کے احساس سے آزادی چاہیئے تھی۔ وہ گہری سانسیں لیتی اسی بالکنی کے کونے میں دبک کر کھڑی تھی ایسے کہ باہر سے بالکنی کے دروازے میں داخل ہونے پر وہ نہیں دکھ پاتی۔

دفعتاً اسے قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ چونکنی سی ہو کر کھڑی ہوئی اور کمر پر بندھے خنجر پہ اپنی گرفت سخت کر لی۔ کوئی آدمی اندر داخل ہوا تو ماہ رخ اور پیچھے ہو کر کھڑی ہوئی۔ وہ اسے پہچانتی تھی۔ لمبا قد، بھینچا ہوا جبڑا، بے تاثر چہرہ گویا کوئی ماسک سا ہو جو وہ ہمیشہ چڑھا یار کھتا ہو البتہ آنکھوں کا رنگ واضح نہیں تھا، اندھیرے کے باعث وہ سیاہ ہی لگ رہا تھا۔ جوہر علی خان، ماہ رخ کو یاد تھا۔ اسے سردی بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ایسا لگتا تھا وہ جہاں جاتا اپنے ساتھ سرد احساس لاتا تھا۔ اب وہ اسے سے کچھ فٹ دور کھڑا تھا اور اسی کو غور سے دیکھ رہا تھا، آنکھیں چھوٹی کیئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی آنکھوں میں اشتیاق کے ساتھ چونک جانے کا تاثر بھی تھا کیونکہ اس سرائے میں ٹھہرنے والی امیر زادیاں ڈر کے باعث کم ہی باہر نکلتی تھیں۔

"میں یہ نہیں کہوں گا کہ آپ کو یہاں دیکھ کر میں چونک گیا۔ لگتا ہے آپ کو اندھیری جگہوں پر اکیلے نکل آنے کا شوق ہے۔" اس نے بہت طنزیہ انداز میں تبصرہ کیا، آنکھیں اب بھی سکڑی ہوئی تھیں۔ کہہ کر وہ بالکنی کے بلکل دوسرے کونے میں جا کر کھڑا ہوا اور ریلنگ پر دونوں ہاتھ رکھے باہر دیکھنے لگا۔ اب انداز بے نیاز تھا جیسے ماہ رخ وہاں موجود ہی نہ ہو۔ اس انداز پر ماہ رخ کو بے انتہا غصّہ آیا۔ اسے اس طرح نظر انداز کیے جانا بلکل پسند نہیں تھا اور یہ ہوتا کون تھا اس پر طنز کرنے والا؟ نفرت کا احساس پچھلی ملاقات سے زیادہ بڑھ گیا۔

"یہی بات میں آپ کے بارے میں بھی کہہ سکتی ہوں۔ اندھیرے میں نکل کر لوگوں پر طنز کرنا آپ کا پسندیدہ مشغلہ ہے، میں سمجھ سکتی ہوں۔" ماہ رخ نے ذرا بلند آواز میں کہا کیونکہ ہوا کا دباؤ بھی زیادہ تھا اور دونوں کے درمیان فاصلہ بھی۔

جوہر نے چہرہ اس کی طرف گھمایا اور چہرے سے لگتا تھا وہ کافی محظوظ ہوا ہے۔ اس کو اس طرح جواب سننے کی عادت نہیں تھی۔ "اچھا؟ پھر تو آپ کا مشغلہ لوگوں سے پہلی ملاقات پر ان کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاہی پروٹوکول پر طنز داغنا ہے۔ کیوں، صحیح کہا ناں میں نے؟" جوہر کی آواز سرد تھی اور انداز سے حقارت ٹپک رہی تھی۔ "یہاں سردی ہے۔ آپ یہاں سے چلی جائیں— "اب لہجہ حکمیہ تھا۔ اسے اس لڑکی کی کوئی پروا نہیں تھی، بس اسے تنہائی چاہیئے تھی اور ابھی اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ کسی بگڑی ہوئی امیر زادی سے بات کرے۔ ماہ رخ نے چند سیکنڈ اس کو گھورا، نفرت سے۔۔

یہ تو صرف ایک جھلک تھی اس غرور کی جو اسے حیدر آباد میں دیکھنے کو ملے گا، اس نے استہزایا سر جھٹکا اور وہاں سے چلی گئی۔ ویسے بھی اسے نیند آرہی تھی۔ جوہر اب دوبارہ باہر دیکھ رہا تھا، اندھیرے میں بسی گھاس اور کھلے سیاہ آسمان کے سوا کیا تھا جو اسے دکھ رہا تھا؟ انتقام یا پھر سے نا امیدی؟

—

شہرام سیال کی زندگی میں شاید ہی کوئی لمحات ہوں گے جس میں اس کو وقت تھمتا ہوا محسوس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوا۔اسے دوڑتی زندگی کے ساتھ بھاگنے کی عادت تھی، زندگی میں آگے بڑھنے کی خواہش تھی لیکن وہ جب جب ماہ رخ کو دیکھتا تھا اسے ہر چیز سلو موشن میں ہوتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔کوئی سحر سا تھا جس کی زد میں وہ اپنے آپ کو جکڑا ہوا پاتا تھا، کوئی سراب سا جس کے پیچھے بھاگنے کو وہ تیار تھا۔یہ احساس اسے جتنا حسین لگ رہا تھا اتنا ہی خطرناک بھی۔یہ جذبہ اسے غیر آرام دہ کر رہا تھا۔اب بھی سرائے کے چھوٹے کمرے کے ٹھنڈے فرش پر بیڈ کے سرہانے سے سر ٹکائے وہ آنکھیں موندے ماہ رخ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔نیند تو اسے ویسے بھی نہیں آتی تھی۔رات کے اندھیر پہر وہ یادوں میں کھو جاتا تھا لیکن پھر اتنی آسانی سے یادوں کو جھٹک بھی دیا کرتا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اپنی زندگی کے ساتھ کیا کر رہا تھا۔ماہ رخ کی مدد کیوں کر رہا تھا۔اسے کچھ نہیں پتا تھا۔اپنی سوچوں کا تانا بانا اسے اکتا گیا۔اس نے آنکھیں کھولیں اور بہت بدمزہ سا منہ بنا کر کمرے میں موجود واحد چھوٹی سی میز کے پاس لگی کرسی کھینچ کر بیٹھا۔اب ہاتھ میں قلم تھا اور ساتھ ایک سنہری دھول میں اٹا کاغذ۔اس نے کاغذ پر سے گرد جھاڑی اور لکھنا شروع کیا۔

میں اپنی انیتس سالہ زندگی میں کبھی اتنا نہیں الجھا جتنا اب الجھ چکا ہوں۔پانچ سال پہلے جب میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے اپنا نیا سفر شروع کیا تھا تب بھی میرے ذہن میں اتنی سوچوں کا انبار نہیں تھا جتنا کہ اب ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے ذہن کے پچھلے حصّے پر خطرے کی گھنٹی سی بجنے لگی ہے اور یہی میری بے چینی اور مستقل اضطراب کی وجہ ہے۔ یہ گھنٹی کچھ اس طرح سے فٹ ہے جیسے میرے دماغ کی پشت پر ہمیشہ کوئی مکّھی بھنبھنا رہی ہو اور مجھے بے چینی کا احساس ہو لیکن مجھے اس کا جواز نہیں مل پا رہا۔ مجھے کونسا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے؟ ماہ رخ ذوالفقار نامی یہ لڑکی میرے تمام تر جذبات پر غالب آ رہی ہے۔ میری نظر سے دیکھا جائے تو مجھے نہیں یاد پڑتا کہ میں نے کبھی بھی اس سے زیادہ حسین لڑکی دیکھی ہے۔ میں اس کی آنکھیں دیکھتا ہوں تو مجھے چودھویں شب کو آسمان پر اترا پورا چاند یاد آتا ہے اور وہ لڑکی بہت الگ ہے ان تمام لوگوں سے جن سے میں ملا ہوں۔ گو کہ میں اپنی شکل و صورت کو لے کر کبھی اتنا سیلف کانشئیس نہیں رہا لیکن جب وہ ارد گرد ہوتی ہے تو مجھے اپنے آپ کو دیکھنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ مجھے اپنی سابقہ زندگی کی بارے میں زیادہ کچھ تو یاد نہیں ہے لیکن یہ ضرور پتا ہے کہ میرے نقوش اپنی ماں سے ملتے ہیں۔ وہی کالے بال، سیاہ آنکھیں اور سانولی رنگت۔ خیر، میرے ظاہری خدوخال میری پریشانی کی آخری وجوہات میں سے ہیں۔ least of my worries۔ اصل پریشانی اس کام کی ہے جو ہم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب کرنے جارہے ہیں۔اس کام میں نہ صرف ہماری جانوں کو خطرہ ہے بلکہ سب سے زیادہ خطرہ ہمارے ضمیر وراصولوں کولاحق ہے۔فرض کیا جائے کہ ہم حیدر آباد سے زندہ سلامت بچ کر آبھی جاتے ہیں تو کیا ہم وہی لوگ بن کے واپس لوٹیں گے جو بن کر جارہے ہیں؟ کیا ہمارے گناہ اور سیاہ کاریاں ہمیں کچھ اور نہیں بنادیں گی؟

جوابوں کا متلاشی،

شہرام سیال۔

لکھتے ہوئے اس کے ہاتھ دکھنے لگے تو اس نے کاغذ کے ٹکرے کو مٹھی میں مروڑا۔ساری بے چینی یکلخت دور ہوتی گئی۔یہ اس کی تھراپی کا ایک طریقہ تھا۔وہ اپنی الجھن بھری سوچیں کاغذ کے ٹکرے پر لکھتا تھااور ایسے ہی کاغذ کو مروڑ کر پھینک دیتا۔سرائے میں چونکہ کچھ پھینکنے کے لئے جگہ نہیں تھی اس لئے شہرام نے ایک نظر ساتھ رکھی بجھی ہوئی موم بتی کو دیکھا۔وہ اسے جلا سکتا تھا لیکن پھر جتنی آسانی سے خیال آیا تھا اتنی ہی آسانی سے اس نے جھٹک دیا اور نفی میں سر ہلایا۔

"Fire is a good servant but a bad master.”

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(آگ ایک اچھی غلام مگر بری مالکن ہے)

زیرِلب دہراتے ہوئے وہ سراب بھی ہولے سے نفی میں ہلا رہا تھا۔

فجر کے قریب نحل کی آنکھ ایک دل دہلا دینی والی چیخ سے بے اختیار کھلی۔ماہا۔وہ پہلا خیال تھا جو اس کے ذہن میں آیا اور اس نے کچھ سوچے سمجھے بغیر ماہ رخ کے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہاں پہلے سے ہی سرائے میں موجود تمام لوگ پہنچے ہوئے تھے۔ صبح ہو یا رات، ذرا سا ڈرامہ دیکھنا تو ہر کسی کو پسند آتا تھا سو وہ لوگ وہاں کھڑے سرگوشیاں بھی کر رہے تھے اور مکمل ماجرا جاننے کی کوششیں بھی جاری تھیں۔لوگوں کے گروہ میں راستہ بناتی نحل جب اندر داخل ہوئی تو اس نے دیکھا بہرام اور شہرام دونوں ٹھنڈے فرش پر بیٹھی سن سی ماہا کے سامنے دوزانو بیٹھے تھے۔ بہرام اب اٹھ کر اس کے بستر کے سرہانے پر رکھے مشکیزے سے پانی نکال رہا تھا اور شہرام اب ماہ رخ کے کندھے کو ہلاتے ہوئے اس سے کوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سوال کر رہا تھا۔ نحل فوراً دوڑتی ہوئی ماہ رخ کے پاس گئی اور اس کے ٹھنڈے یخ ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں لیتے ہوئے سہلانے لگی۔

"ماہا کیا ہوا، تم نے۔۔۔ تم نے کوئی خواب دیکھا ہے؟"

ماہ رخ کا لٹھے کی مانند سفید چہرہ دیکھ کر نحل نے پریشانی سے پوچھا تو ماہ رخ نے سر نفی میں ہلایا۔

اب وہ ہوش میں آئی تھی۔ بہرام پانی لایا تو ماہ رخ نے اس کے ہاتھ سے پیالہ لے کر ایک ہی سانس میں خالی بھی کر دیا۔ اب اس کے جسم کا ہر حصّہ حواسوں میں واپس آ چکا تھا۔ اس نے ہاتھ ماتھے تک لے جا کر ابرو پر آیا پسینہ صاف کیا پھر نظریں کمرے کے دروازے پر گئیں جہاں بہت سے لوگ کھڑے، اس کا تماشا بنتے دیکھ رہے تھے اور سب سے آگے وہ تھا۔ جوہر۔ اس کی آنکھیں سکڑی ہوئی تھیں، ہاتھ جیبوں میں تھے اور لبوں پر مبہم سی طنزیہ مسکراہٹ سجی تھی۔ نحل نے اس کی نظروں کے تعقب میں دیکھا تو چونک گئی لیکن ماہ رخ کی حالت ایسی تھی کہ وہ کچھ بول نہیں سکی۔ ماہ رخ کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑا اور مٹھیاں بھینچ گئیں۔ اسے شاید ہی کسی سے بنا جان پہچان کے اتنی نفرت ہوئی ہو گی جتنی جوہر سے ہوئی تھی۔ وہ یکدم کھڑی ہوئی اور پوری طرح حیران لوگوں کی طرف گھومی جن کی آنکھوں میں اشتیاق تھا جیسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کسی فلم کا انٹرویل چل رہا ہو۔

"آپ لوگوں کو یہاں آنے کی اجازت کس نے دی ہے؟" وہ بظاہر تمام لوگوں سے مخاطب تھی لیکن آنکھیں جوہر کے اوپر جمی تھیں، سختی سے۔ اس کی آنکھوں میں بستا سرمئی سمندر طیش سے ٹھاٹھے مار رہا تھا البتہ جوہر کی خاموش آنکھوں میں کوئی تاثر نہ ابھرا نہ ہی اس نے کوئی اثر لیا بس مسکراتے ہوئے اسی طنزیہ انداز میں اسے دیکھ گیا۔ کچھ تھا اس لڑکی کے بارے میں جو جوہر کو ٹھیک نہیں لگتا تھا۔ اسے ایک بگڑی ہوئی امیرزادی ہونا چاہئے تھا یہاں آنے والی ہر لڑکی ہی ایسی ہوتی تھی لیکن وہ برعکس تھی۔ اس بات نے جوہر کو کافی محظوظ کیا تھا۔

"سب آپ کی زوردار چیخ سن کر یہاں پہنچے ہیں، محترمہ۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کو ٹہلنے کا شوق ہے، کوئی جن دیکھ لیا آپ نے؟" جوہر نے بہت فکرمندانہ انداز میں سوال کیا البتہ چہرہ بلکل پہلے جیسا تھا اور چونکہ پیچھے کھڑے لوگ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے تھے تو تائیدی انداز میں اسی کی بات کو دہرانے لگے۔ ماہ رخ کے تو غصّے کو جیسے تیل مل گیا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سر سے نیچے تک دیکھا۔ وہ اب بھی شب خوابی کے لباس میں تھی اور اس کے برعکس سامنے کھڑا جوہر سرمئی کوٹ پینٹ میں ملبوس دن کے لئے تیار تھا۔ ماہ رخ کا غصّہ ذرا اور بڑھا۔ اس نے بازو

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سینے پر باندھے۔

"میرے کمرے میں کوئی مرد گھس آیا تھا اور وہ اس چھوٹی کھڑکی سے بھاگا ہے۔" اس نے کہتے ہی کھڑکی کی طرف اشارہ کیا تو جوہر کے سوا سب نے وہاں گردن گھمائی۔

"یعنی آپ کہنا چاہ رہی ہیں کہ کوئی آدمی آپ کے کمرے میں گھس آیا اور وہ اتنا بیوقوف تھا کہ ایک ایسی کھڑکی سے کودا جس کے ساتھ کوئی ٹاپنے کی جگہ نہیں ہے؟ یقیناً وہ شخص خودکشی کی نیت سے آیا ہو گا۔" جوہر نے بہت سہولت سے کہا۔

"اگر میں اس شخص کا چہرہ ذرا غور سے دیکھ لیتی تو یقیناً میرے کمرے میں گھس آنا اس کے لئے خودکشی سے کم نہ ہوتا۔"

"اوہ؟ مطلب آپ اسے نہیں دیکھ سکیں؟" اب اس کی آنکھیں شک سے چھوٹی ہوئی تھیں۔ یہ لڑکی یقیناً کہانی بنا رہی تھی ورنہ جوہر نے خود اپنے کمرے میں آکر سب سے پہلے کھڑکیاں وغیرہ چیک کی تھیں اور وہ اتنی اونچی تھیں کہ کوئی ان سے کود کر مرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"نہیں، میں نے نہیں دیکھا۔" ماہ رخ کہہ کر مسکرائی "لیکن وہ جاتے جاتے ایک بہت بڑی نشانی میرے لئے چھوڑ گیا۔ وہ لنگڑا تھا اور جب میں اسے ڈھونڈ لوں گی تو نہ صرف وہ اپنی دوسری

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹانگ سے بھی محروم ہو جائے گا بلکہ اپنے ہاتھ بھی کھو دے گا۔" جوہر نے ابرو اچکا کر اسے "اچھا؟" والی نظروں سے دیکھا۔اب کمرے میں زیادہ لوگ نہیں رہ گئے تھے۔وہ تو اس سرائے کے بارے میں کوئی جن بھوت کی کہانی سننے کے لئے آئے تھے یہ لڑکی تو الٹی سیدھی باتیں بول رہی تھی۔

"چونکہ اب آپ کافی توجہ سمیٹ چکی ہیں، مجھے ضروری کام ہیں۔الوداع۔" سر کو خم دیتا جوہر وہاں سے جانے والا تھا کہ ماہ رخ نے آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکا۔جوہر کی ابرو ناگواری سے اکٹھا ہوئیں۔ماہ رخ نے انگلی اٹھا کر اس کی طرف اشارہ کیا۔

"اگر اس کام میں تم ملوث ہوئے تو خدا کی قسم میں نہیں چھوڑونگی۔"

"میں آپ کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ اگر میں کسی کو آپ کی جاسوسی کے لئے بھیجتا تو ایسے بھیجتا کہ آپ کو معلوم نہیں پڑتا اور ہاں، میں اپنے معاون کو کھڑکی سے کودنے کا مشورہ کبھی نہیں دیتا" آواز میں پھر سے طنز کی رمق تھی لیکن اب چہرے پر دباد با غصّہ تھا جسے دیکھ کر ماہ رخ کے دل میں اطمینان اترا۔اسے بہت سکون ملا تھا اپنی بے خبری اور لاپرواہی کے نتیجے پیش آنے والی غفلت کا الزام کسی اور کے سر ڈال کر، اور وہ "کسی" تھا بھی تو جوہر، پہلی نظر میں بن جانے والا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دشمن۔

جوہر کہہ کر باہر نکل گیا اور وہ گہری سانسیں لے کر کھڑی رہی۔ دفعتاً پیچھے کھڑا شہرام کھنکارا تو وہ مڑی۔ بہرام اور نحل سرگوشی میں کوئی بات کر رہے تھے اور ساتھ کھڑکی کو جانچ بھی رہے تھے۔

"ماہ رخ۔۔۔ اصل میں کیا ہوا تھا، ہمیں تفصیل سے بتاؤ۔۔" شہرام کی سیاہ آنکھوں میں بے پناہ فکر تھی۔ ماہ رخ کے تاثرات نرم پڑے اور وہ آ کر بیڈ کے کونے پر بیٹھی۔

"میں نے رات کو خواب دیکھا تھا جس کی وجہ سے میں اٹھ گئی تھی پھر۔۔۔" کمرے کی ہر چیز اس کو وقت میں کچھ لمحات پیچھے جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہاں بیٹھے بیٹھے وہ بھی پرانے منظر میں ڈھلتی گئی یہاں تک کہ وہ بالکنی میں جوہر سے بات کر کے کمرے میں واپس آ رہی تھی۔

اس کی آنکھیں نیند سے بھاری ہو رہی تھیں اس لئے اس نے جاگنے کی کوشش نہیں کی۔ جب وہ آئی تو کمرے کا دروازہ ویسے ہی بند تھا جیسے وہ بند کر کے گئی تھی۔ اس کا مزاج ہی ایسا شکی تھا، اکیلے جو رہتی تھی۔ وہ اندر آتے ہی ہر چیز چیک کرتی تھی کہ وہ اپنی پرانی جگہ پر ہے یا نہیں۔ ہر چیز ویسے ہی پڑی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی البتہ کمرے میں ہوا کے جھونکے اندر آ رہے تھے جو کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

غیر معمولی بات تھی۔اس نے اپنی کمر سے چاقو نکالا اور اِدھر اُدھر کسی روشندان کا سراغ ڈھونڈنے لگی۔دفعتاً وہ ٹھٹکی۔کمرے کی دائیں دیوار کے ساتھ لگے گہرے جامنی پردے بہت زور سے حل رہی تھے یعنی ہوا انکے پیچھے سے آرہی تھی۔اس نے جا کر ایک جھٹکے سے پردہ ہٹایا اور چاقو آگے کیا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا،بس ایک کھلی ہوئی چھوٹی کھڑکی تھی جس میں سے با مشکل کوئی کمزور شخص گھس سکتا تھا۔وہ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔اس نے پہلے کمرے کو اچھے سے چھانا اور پھر احتیاط سے کھڑکی کو بند کر دیا۔

اس کے بعد وہ بستر پر لیٹی چھت کو تکتی رہی۔وہاں ایک چھوٹا سا فانوس لٹکا تھا،وہ زیادہ فینسی نہیں تھا۔ماہ رخ اسے دیکھتی رہی۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔تین۔۔چار۔۔۔

اس پر چار مشعلیں تھیں جو بجھی ہوئی تھیں۔ایک۔۔۔دو۔۔۔تین۔۔۔

اس میں تین الگ الگ قسم کے نگینے نصب تھے۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔

"سس۔"ہلکی سی کراہ تھی۔اتنی ہلکی کے اگر ہوا کا ہلکا سا جھونکا بھی آتا تو آواز کو چھپا جاتا۔ماہ رخ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا سانس رک گیا۔ کوئی تھا یہاں۔ اسے ایک دم ہی ایسا لگنے لگا جیسے پورا کمرہ لوگوں سے بھرا ہو جیسے وہ گھٹن کا شکار ہو۔ اس نے اپنے تکیے کے نیچے سے چاقو نکالا اور فوراً اٹھ بیٹھی۔

"کون ہے؟" اس نے ہلکی سے سرگوشی کی لیکن کوئی جواب نہ آیا تو وہ کھڑکی والی دیوار کی طرف گھومی اور تب اس نے وہ ہیولا دیکھا۔

وہ بوڑھا ہو چکا تھا لیکن ایک جھلک تھی اور ماہ رخ کو معلوم تھا یہ وہی آدمی ہے جس کو اس نے سرائے کے باہر کھڑے اپنے وژن میں دیکھا تھا۔ وہ اتنی دور سے بھی دیکھ سکتی تھی کہ اس کا رنگ بہت سیاہ تھا لیکن اس سے پہلے وہ کوئی ردعمل ظاہر کرتی اس آدمی نے لنگڑاتے ہوئے لمحے کے ہزارویں حصّے میں کھڑکی کھولی اور وہاں سے نکل گیا۔ ماہ رخ بے اختیار چیخی۔

"اور پھر مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا میں بس فرش پر ڈھے سی گئی اور تم آگئے" وہ بتا رہی تھی اور شہرام غور سے سن رہا تھا، اس کی ذہین آنکھیں اب بھی چمک رہی تھیں اور وہ کڑیاں جوڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بہرام اور نحل بھی بیڈ پر بیٹھے خاموشی سے سن رہے تھے۔

"تو تمہارے مطابق کھڑکی بند کردی تھی تم نے؟"

"ہاں، مجھے یقین ہے۔ میں نے کمرے میں آنے کے بعد اچھے سے کھڑکی بند کی تھی۔" اس نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنجیدگی سے جواب دیا۔

"اس کا مطلب یہی ہے کہ تمہارے یہاں آنے سے پہلے ہی کوئی اندر موجود تھا" شہرام اب کچھ سوچ کر بول رہا تھا۔

"لیکن میں نے بتایا ناں۔۔میں نے کھڑکی بند کرنے سے پہلے کمرے کی اچھی طرح سے تلاشی لی تھی۔۔۔"

"بہرام اور نحل تم دونوں ناشتے کی میز پر ہمارا انتظار کرو۔ہم یہ مسئلہ حل کر کے آتے ہیں۔"

شہرام نے ان دونوں کو مخاطب کیا البتہ پر سوچ نگاہیں اب بھی ماہ رخ پر تھیں۔جب وہ دونوں چلے گئے تو اس نے گہرا سانس لیا اور ایک بار پھر ماہ رخ کو دیکھا جس کے جواب میں ماہ رخ نے سوالیہ ابرو اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"تم جھوٹ بول رہی ہو،ماہ رخ۔۔۔ایسا کیوں؟" اس نے بہت نرم انداز میں پوچھا۔

"میں جھوٹ نہیں۔۔۔" اس نے خشک لبوں پر زبان پھیری لیکن شہرام کی آنکھوں میں کچھ

ایسا تھا کہ اس نے مزید جھوٹ بولنے کا ارادہ ترک کر دیا۔"ہاں، میں جھوٹ بول رہی تھی۔ میں نے کھڑکی بند کرنے سے پہلے کمرہ اچھے سے چیک نہیں کیا تھا۔ میں تھکی ہوئی تھی اور شاید آلسی بھی تھی اس لئے میں ایسے ہی لیٹ گئی تھی۔"اب اس نے صاف گوئی سے کہا تو شہرام نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں کہ تم یہ بات سب کو کیوں نہیں بتانا چاہتی تھیں۔ سب تمہیں قصوروار ٹھہراتے۔ کوئی بات نہیں۔ ایسا ہو جاتا ہے۔ ویسے بھی یہاں کے ارد گرد کے علاقے میں بہت سے ڈاکوؤں کا ڈیرا ہے، کوئی چور ہو گا۔ ہم یہاں سے شام تک روانہ ہو جائینگے اس لئے تم پریشان مت ہو۔"

"وہ آدمی، شہرام۔۔۔وہ آدمی میرے وژن والا ہی تھا۔۔۔میں جھوٹ نہیں بول رہی۔"اس کی آواز میں بے بسی تھی۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارا وہم ہو؟"

"ہاں۔۔۔ممکن ہے۔"لیکن اندر دل کے کسی گہرے خانے میں اسے پتہ تھا کہ یہ وہم نہیں

www.novelsclubb.com

تھا۔

"چلو، اب مجھے جانا ہے۔ صبح صادق ہو چکی ہے۔ ناشتہ کرلو، پھر ہم جانے کی تیاری کرینگے۔" وہ بھی تیار تھا۔ سلک کی سیاہ شرٹ اور سیاہ ہی پینٹ پہنے وہ اپنے ازلی حلیہ میں تھا۔ کہنے کے بعد وہ جانے لگا تھا کہ ماہ رخ چونکی، ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔

"رک جاؤ۔" اس نے آواز دی تو وہ مڑا۔ اب ماہ رخ کا چہرہ سخت تھا اور آنکھیں سرد تھیں۔

"ہاں؟"

"اب تم مجھے بتاؤ شہرام سیال کہ تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا!" شہرام کچھ بول نہ سکا۔

اس کے کمرے میں صبح کی روشنی چھوٹی کھڑکی سے اندر آرہی تھی اور اس کے بالوں پر پڑ رہی تھی جس کے باعث اس کے سیٹ ہوئے بال چمک رہے تھے، چمک تو اس کی آنکھیں بھی رہی تھیں۔ اس کی سرمئی آنکھیں ہمیشہ خاموش رہتی تھیں، خوشی میں بھی اور غم میں بھی۔۔ نہ

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں ہنستی تھیں نہ ہی ان سے آنسو آزاد ہوتے تھے صرف ان چند لمحوں کے جب وہ خواب کے زیرِ اثر رو دیا کرتا تھا۔ جوہر نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو تسلی دی۔ وہ یہ کر سکتا تھا۔ اگر وہ ہی اپنے والدین کے لئے انتقام نہیں لے گا تو اور کون لے گا۔ اس نے لمبی سانس لی اور پھر قلم کو کورے کاغذ پر گھسیٹنے لگا۔

بکسر، ۱۸ دسمبر ۱۸۱۵

محترم حاکم فہیم۔ اسلام علیکم۔

اگرچہ میں آپ کو آٹھ سال بعد کوئی خط لکھ رہا ہوں اور یہ جھوٹ بھی نہیں بولوں گا کہ یہ خط محظ ایک پرانے خیر خواہ ہونے کی حیثیت سے لکھ رہا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں ایک موقع پرست نوجوان ہوں جس نے محل کی سازشوں اور فریب کاریوں سے یہی سبق اخذ کیا ہے کہ جب زندگی میں کسی مقصد کی تکمیل درکار ہو تو موقع پرست اور ابن الوقت بن جاؤ۔ گو کہ وقت اور میرے بیچ ہمیشہ دراڑ رہی ہے لیکن میں لڑکپن سے لے کر اب تک یہی عقیدہ رکھتا آیا ہوں کہ خداوندِ باری تعالٰی نے وقت کو ہماری سوانح حیات میں ایک اہم مقام عطا کیا ہے اس لئے میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ وقت کی مناسبت سے اپنی زندگی کا واحد مقصد پورا کر لوں۔ خیر، میں شاعرانہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باتیں کرتے ہوئے آپکا اور اپنا قیمتی وقت ضائع کروں گا۔ غرضیکہ ایک کام کے سلسلے میں مجھے آپ کی موجودگی ضروری ہے۔

آپ میرے والدِ مرحوم، نظام الملک آصف جاہ سوم کے بہترین ہم سرِ راز تھے اور یہی وجہ ہے کہ میں آپ کی دل سے عزت کرتا ہوں۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ چاہے میرے والد کا بھائی اس بات کی جتنی تردید کرے، مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ میرے والدین کے قتل میں اس کا ہی ہاتھ شامل ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ انتقام کے بارے میں تمام عقلمند لوگوں کی رائے منفی سمت ہی جاتی ہے۔ لوگوں کا کہنا یہ بھی ہے کہ جب تم انتقام کہ سفر پر نکلو تو دو قبریں کھودلو، ایک اپنے دشمن کی اور ایک اپنی لیکن قصاص تو جائز ہے ناں؟ آپ ایک داناو حکیم شخص ہیں۔ آپ سے بہتر اسلام کو کون جانے گا۔ کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ قصاص، جان کے بدلے جان میرا حق ہے؟ حضور اکرم، سیدنا محمد صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھی حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب شہید کیا گیا تھ آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس عالم فانی سے کوچ کرنے سے پہلے ان کے صاحب زادے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا بدلہ لینے کے لئے بھیجا تھا۔ میرا بھی تو حق ہے قصاص پر۔ میں چاہتا ہوں آپ حیدر آباد میں تشریف لائیں اور مجھے اپنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مخلص مشوروں سے مستفید ہونے کا شرف بخشیں۔میں سفر میں ہوں اس لئے آپ کا جوابی خط موصول کرنے سے قاصر رہوں گا۔آپ کا جواب اب صرف آپ کی حیدر آباد آمد ہو گا۔

آپ کی آمد کا منتظر،

میر جوہر علی خان۔

لکھنے کے بعد اس نے قلم کو سیاہی سے پاک کیا اور کاغذ کو سکھا کر اچھے سے لپیٹا۔اب وہ اسے سونے کے پانی چڑھے ایک اندر سے کھوکلے سانچے میں ڈال رہا تھا۔آخر میں اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کچھ دہرایا۔گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

"The axe forgets; the tree remembers"

(کلہاڑی بھول جاتی ہے۔درخت یاد رکھتا ہے۔)

www.novelsclubb.com

تو یہ تو طے تھا کہ جوہر علی خان انتقام کے متعلق کوئی قول، کوئی مصرہ، کوئی مقولہ نہیں بھولے گا۔بھولتا تو خیر وہ کچھ بھی نہیں تھا۔اس کے ہونٹوں پر ایک مخصوص مسکراہٹ رینگ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سرما کی صبح نرم گرم سی اتری تھی اور اپنے ساتھ ہلکی سی دھوپ لائی تھی گویا قدرت نے رات کی ٹھنڈ میں ہونے والے زخموں کا ازالہ اس نرم گرم سی دھوپ کی صورت پیش کیا تھا۔درخت اب بھی پتوں سے خالی تھے لیکن دھوپ میں نہائے انہیں دیکھ کر یہی لگتا تھا کہ اگر ان پر پتے موجود ہوتے تو وہ خوشی سے سرسرا رہے ہوتے۔سرائے کی سرخ دیواروں پر دھوپ کی لہر دوڑی تو سرائے کو قابلِ دید بنا دیا۔سرما کی ہواؤں کے بیچ سرخ عمارت کو سنہری دھوپ میں غسل لیتے دیکھنا ایسا تھا جیسے کسی میوزیم میں کھڑے قدیم شاہکار کو ماضی کی زرد عینک کے پیچھے سے دیکھنا لیکن افسوس! اندر قیام پذیر لوگ اس منظر کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔اس میں سے چند اب تک سو رہے تھے اور باقی ناشتے کی میزوں میں بیٹھے سفر کی تیاری میں مشغول تھے۔

سرخ عمارت کے بڑے لوہے کے دروازے سے اندر داخل ہو تو تمہیں صبح صادق کی چھل پہل کا اندازہ ہو گا۔داخلی دروازے کے پار ایک وسیع صحن تھا جس کی چھت بہت اونچی تھی۔وہاں جا بجا لکڑی کی میزیں لگی ہوئی تھیں۔ہر میز کے گرد چار بھاری کرسیاں رکھی تھیں۔اسی صحن کے سب سے عقبی کونے میں ایک دروازہ تھا جس سے اندر جاؤ تو بہت بڑا سا باورچی خانہ تھا جہاں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تلے ہوئے دیسی انڈوں اور قہوے کی اشتہا انگیز مہک پورے میں پھیلی ہوئی تھی۔ صحن میں ہر دوسرے میز پر وقفے وقفے سے ایک بنگالی ملازمہ جا رہی تھی جو سب سے خانے کے لوازمات کا آرڈر لے رہی تھی اور سرائے کے ستونوں پر کپڑے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے صفائی بھی کر رہی تھی جبکہ وہاں موجود لوگ باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"تم نے ماہ رخ کے لئے جو ڈریس بنایا ہے کافی الگ ہے۔" انہی میں سے ایک میز پر گلابی انارکلی میں ملبوس نحل بیٹھی تھی اور اس کے سامنے والی کرسی پر بہرام براجمان تھا یا کہنا چاہئیے کہ اونگھ رہا تھا لیکن نحل کے ایک دم سے بولنے پر آگے ہو کے آنکھیں پوری کھول کر بیٹھا۔

"اچھا؟ میرا بھی یہی خیال ہے۔۔۔" بہرام نے ایک بھرپور اور پر اعتماد مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔اسے اپنے بنائے ہوئے کپڑوں پر تعریف سننے کی عادت تھی۔

"میں تعریف نہیں کر رہی۔۔۔" بہرام کی مسکراہٹ فوراً غائب ہوئی۔

"اوہ۔۔۔یعنی تم بکواس کر رہی ہو۔ سمجھ گیا میں۔" بہرام نے بہت شائستہ لہجے میں سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا البتہ چہرے کے زاویے بگڑ گئے تھے۔

"نہیں، بکواس نہیں کر رہی۔ تمہارے ڈیزائن پر اپنی قیمتی رائے پیش کر رہی ہوں۔ فیڈبیک یو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نو۔" نحل نے ہونٹ دانت تلے دبائے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے جواب دیا۔ بہرام اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"تمہیں پتا ہے تم جب ایسے مسکراہٹ کو چھپانے کی کوشش کرتی ہو ناں۔۔۔" بہرام کی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی۔

"تو؟" نحل کے گال گلابی پڑے۔

"تو ناں۔۔" اس نے ذرا زور دیا۔

"اب بول بھی دو۔"

"تو۔۔دل کرتا ہے بندا خون کی الٹی کر کے مر جائے۔ اتنی زہریلی مسکراہٹ۔۔توبہ استغفار۔" اور نحل کی غصّے سے لال بھبھوکا شکل دیکھ کر بہرام کی ہنسی بلند ہوئی۔ چھوٹی بھوری آنکھیں اور بھی چھوٹی ہو گئیں، کناروں پر تین چوٹی لکیریں بننے لگیں، نحل کے تاثرات نرم پڑنے ہی والے تھے کہ۔۔۔(اُف نحل اُف۔ غصّے میں ہو تم، وہاں مت دیکھو۔)

اس نے خود کو ڈانٹا اور منہ موڑے ناراض ہو گئی اور بہرام اب تک ہنسے جا رہا تھا۔ فضا خود با خود گلاب سی معطر ہوتی گئی۔ اب سرما کی دھوپ ان دونوں کو دیکھ کر تبسّم میں لپٹی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

—

"میں نے۔۔۔میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔۔۔" وہ بہت محتاط انداز میں اپنے الفاظ تول رہا تھا اور ساتھ ہی غور سے ماہ رخ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بھی دیکھ رہا تھا۔ زندگی میں جب کبھی اسے جھوٹ بولتے پکڑا گیا تھا وہ ایسے ہی محتاط ہو جایا کرتا تھا۔ ایک پرانا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

www.novelsclubb.com

1796

دس سالہ شہرام اپنی جگہ جما ہوا کھڑا تھا گویا کوئی مجسمہ ہو۔ اس کے ہاتھ میں ابھی بھی مٹھائی کا بڑا سا ٹکڑا تھا جس کا آدھ حصّہ اس کے منہ میں تھا اور اس کا منہ پھولا ہوا لگ رہا تھا۔ وہ بہت صحت مند تھا اور میٹھے کا شوقین۔ یہ مٹھائی بھی اماں نے دکان میں بیچنے کے لئے بنائی تھی لیکن وہ ایسے کیسے جانے دے سکتا تھا اتنا اچھا موقع۔ اب اس کی ماں غصّے میں کھڑی تھی اور ہاتھ میں بیلن تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیاہ آنکھیں، سانولی رنگت اور چار کول جیسے کندھے تک آتے بال۔ وہ اپنی رنگت کے باوجود ایشیائی خوبصورتی کا نمونہ تھی۔۔

"مٹھائی کس نے کھائی؟" اس کی ماں نے مشتعل لہجے میں پوچھا۔

"میں نے نہیں کھائی" شہرام نے جلدی سے منہ میں موجود ٹکڑا نگلا اور سر کو نفی میں زور زور سے ہلایا۔ اس کی ماں مسکرائی اور اسے "اچھا؟" والی نگاہ سے دیکھا۔

"پھر یہ کیا ہے؟" اس کا اشارہ اس ٹکرے کی جانب تھا جو شہرام کے موٹے ہاتھ میں دبا تھا۔

"یہ تو۔۔بلی نے کھایا ہے۔ ہاں، بلی نے کھایا ہے۔"

"بلی نے؟ تم جھوٹ بول رہے ہو۔"

"میں نے۔۔۔ میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔۔" انداز محتاط تھا۔

"تم نے جھوٹ بولا ہے اور یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہو—۔" ماہ رخ کی آواز اسے حال میں کھینچ لائی۔ اس کے انداز میں دبا دبا غصّہ۔ اس نے جھوٹ کیوں بولا تھا؟ اس سے پہلے شہرام کچھ اور بولتا ماہ رخ نے گہری سانس لی اور اپنی بات جاری رکھی۔۔

"تمہیں پتا ہے، شہرام، میں اپنی دوسری زندگی میں کیا کام کرتی تھی؟" اس نے بازو سینے پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باندھتے ہوئے گردن ترچھی کیے فرصت سے اسے دیکھا۔

"ہاں۔۔۔تم اپنا بزنس کرتی تھیں۔۔"

"تمہیں پتا ہے میں کس چیز کا بزنس کرتی تھی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔"

"ہوں۔۔ تمہیں کیسے پتا ہو گا، میں نے بتایا ہی نہیں۔میں ایک ٹیکسٹائل کمپنی کی مالکن تھی۔۔ بلکہ ہوں (رک کر تصحیح کی)۔جب میں نے اپنی کمپنی کھولی تو مجھے ہر مشکل کا سامنا کرنا پڑا اور ان میں سے ایک مشکل کپڑے کا چناؤ تھا۔جب کوئی نیا پروجیکٹ شروع کیا جاتا تھا مجھے سب سے زیادہ فکر اسی بات کی رہتی تھی کہ مجھے کپڑا اسلیکٹ کرنے کو کہا جائے گا۔یو نو، ورک انگزائیٹی کیونکہ میں نے بزنس ایڈمنسٹریشن میں ماسٹرز کیا تھا، ٹیکسٹائل ڈیزائننگ میں نہیں۔" وہ آرام آرام سے ٹھہر کر الفاظ ادا کر رہی تھی اور شہرام غیر آرام دہ سا پہلو بدل رہا تھا۔

"لیکن۔۔۔یہ تم مجھے ــــــ۔۔مجھے ابھی کیوں بتا رہی ہو؟" اس نے الجھن سے پوچھا۔

"کیونکہ ڈیئر شہرام، میں ذہنی طور پر نارمل نہیں ہوں۔۔۔۔ مجھے High Achievers Syndrome ہے۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا؟"شہرام کو حیرت ہوئی تھی۔

"بہت سال پہلے تک ایسا کوئی ڈس آرڈر وجود نہیں رکھتا تھا، کیونکہ پہلے تو اتنا competition بھی نہیں ہوتا تھا لیکن اب بہت سے psychologists نے بھی اس ذہنی تناؤ کو ایک نام دے دیا ہے۔۔"اب شہرام اس کی بات بہت غور سے سن رہا تھا، آہستہ آہستہ غیر آرام دہ تاثر بھی کم ہو رہا تھا۔"دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کو ہمیشہ ہر چیز میں بہترین ہونے کی عادت ہے۔وقت کے ساتھ یہ عادت اتنی پختہ ہو جاتی ہے کہ جب ہم اپنی خود کی ناقابلِ رسائی ایکسپکٹیشنس پر پورا نہیں اتر پاتے تو ہم بری طرح سے انگزائیٹی کا شکار ہو جاتا ہیں۔اسی طرح ناکامی کا ڈر، خود کا دوسروں سے موازنہ کرنا، یہ سب ہماری شخصیت کا حصّہ بن جاتا ہے۔اسی لئے۔۔۔صرف اسی لئے پتا ہے میں نے بزنس کو شروع کرنے کے بعد کیا کیا؟"

وہ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک اور ہونٹوں پر ترچھی مسکراہٹ لیے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

"تم نے۔۔کیا کیا؟"

"میں نے کپڑے کے بارے میں ہر چیز یاد کرلی، میں نے ہر کتاب پڑھی جس سے مجھے ایک رائی

www.novelsclubb.com

کے دانے کے برابر بھی معلومات مل سکتی تھی۔۔۔میں نے بہت سے لوگوں کے لیکچرز لئے، سیمینارز اٹینڈ کئے، میں چھوٹے چھوٹے گاؤں دیہاتوں میں گئی تاکہ کپڑے کو ہاتھ سے بنتے ہوئے دیکھ سکوں۔۔۔"بول کر وہ سانس لینے کے لئے رکی۔

"You see, I can cross lengths when it comes to my ambition.

I have to be the best at everything."

"ہاں لیکن۔۔۔"شہرام نے بولنے کو لب کھولے ہی تھے کہ ماہ رخ نے اس کی بات کاٹ دی۔

"لیکن یہ شہرام کہ میں نے ریشمی کپڑے کو، یعنی سلک کو بھی کیڑوں سے بنتے دیکھا ہے اور مجھے اس کے بارے میں ایک ایک چیز پتا ہے"شہرام کا سانس اٹکنے لگا۔

"تم نے کہا تم synthetic silk پہنتے ہو جو کہ پودوں کے فائیبرس سے بنتا ہے مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے۔۔۔کہ synthetic silk تو 1890 میں دریافت ہوا تھا۔اصل سلک کو جب تم اپنی مٹھی میں دباؤ گے تو تمہیں کرنچ کی آواز آئیگی بلکل ویسے ہی جیسے مجھے آئی تھی جب میں نے اپنی چیخ اور ڈر کے باعث تمہاری آستین کو پکڑا تھا تو سوال یہ ہے کہ تم نے جھوٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیوں بولا؟ شاید تمہیں پروا نہیں کہ ایسا سلک مردوں پر حرام ہے؟ لیکن یقین مانو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجھے صرف اس بات کا غصّہ ہے کہ جھوٹ کیوں بولا۔ اپنی ہر چیز کو own کرنا سیکھو۔" شہرام ہق دق سا اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ دونوں نیچے آئے تو بہرام اپنے کان پکڑے ہوئے تھا اور نحل بہت غصّے سے اسے گھور رہی تھی۔ ماہ رخ اب تھوڑی دیر پہلے کے برعکس گہرے سرمئی رنگ کی انارکلی میں ملبوس تھی۔ بال کھول کر کندھے پر ڈالے ہوئے تھے اور پر اعتماد سی چلتی ہوئی وہ نحل کی برابر والی کرسی پر آکر بیٹھی اور اس کے سامنے شہرام بھی بیٹھ گیا۔ وہ بار بار اس سے نظریں چُرا رہا تھا اور ماہ رخ اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے وہ بھی اسے دیکھنے سے پرہیز کر رہی تھی۔

"اب ٹھیک ہو ماہا؟" نحل نے پیار سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے سر ہلایا۔

"ہاں۔۔۔ میں بہت بہتر محسوس کر رہی ہوں۔۔" اس نے تسلی دی۔ بہرام بھی فکرمند سا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آگے ہوا۔

"ماہ رخ، اگر آپ کو تھکن ہے تو ہم اپنا سفر ایک دن آگے بڑھا سکتے ہیں، آج یہیں قیام کر سکتے ہیں "اب وہ بہت نرم لہجے میں فکر سے کہہ رہا تھا۔

"نہیں بہرام۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔ہم جتنا جلدی وہاں پہنچے ہمارے مقصد کے لئے اتنا بہتر ہے۔ہمیں محل کے تمام راستوں، خفیہ دروازوں، محافظوں کی تعداد، ہر چیز کا قبل از وقت علم ہونا بے حد ضروری ہے۔"اس نے سرگوشی میں سمجھاتے ہوئے بتایا۔

"ہاں۔۔۔یہ تو آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں—۔۔"اس نے بھی سر ہلایا۔

"ہونہہ، یہ تو آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔" نحل نے نقل اتارتے ہوئے منہ پھلا کر دہرایا۔"ماہا کے سامنے تو نہیں چلتی تمہاری یہ زہریلی زبان۔ڈرتے ہو ناں اس سے—۔۔"

"میں ڈرتا تو نہیں ہوں۔۔۔وہ تمہاری طرح ہیں بھی نہیں۔کڑوی کسیلی کریلی۔۔"اس نے اپنی سب سے ناپسندیدہ سبزی سے نحل کو تشبیہ دے کر گویا اس کی شان میں اپنے تئیں کافی گستاخی کر دی تھی۔

"جانتے نہیں ہوا بھی تم میری ماہا کو۔۔۔کریلے کی جدّی پُشتی رشتے دار ہے۔"وہ تو بڑے فخر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے بتا رہی تھی اور ماہ رخ کو اس کی بات پر بہت ہنسی آئی۔

"اچھا اب لڑو مت۔ ناشتہ منگواؤ۔" شہرام، جو کب سے خاموش بیٹھا تھا اب بول کر پھر سے سر جھکا گیا۔

کسی کی مخملی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو ماہ رخ نے غیر ارادی طور پر دائیں جانب دیکھا۔ وہاں تین سوٹڈ بوٹڈ آدمی بیٹھے تھے اور سب سے کونے والی کرسی پر وہ بیٹھا تھا۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر سامنے والے سے کچھ کہہ رہا تھا۔ ماہ رخ کو فوراً غصّہ آیا تو ماتھے کے بل بڑھ گئے۔ دفعتاً جوہر نے بھی نگاہ اٹھا کر سامنے بیٹھی ماہ رخ کو دیکھا لیکن اب وہ نحل اور بہرام کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی، سرد لہجے میں، جیسے کوئی منصوبہ بنا رہی ہو۔۔۔ کسی کی نظروں کی تپش کی وجہ سے ماہ رخ نے پھر وہیں دیکھا تھا، نگاہیں ملیں۔۔ وہ چھوٹی آنکھیں کئے ڈھیر سارے شک کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔ ماہ رخ نے ہاتھ میں پکڑا گرم قہوہ نیچے انڈیل دیا گویا توجہ ہٹانے کے لئے اور واقعی یہی ہوا تھا۔ سب کی توجہ اب ماہ رخ کے گرے ہوئے قہوے کی جانب تھی۔ شہرام نے آگے بڑھ کر قہوے کا پیالہ اس کے ہاتھ سے لیا اب لوگ اس کی خیریت پوچھ رہے تھے۔ جوہر نے اس کی تکنیک سمجھتے ہوئے ابرو اچکائی اور پھر ایسے بات کرنے لگا گویا اسے ماہ رخ کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موجودگی کا احساس ہی نہ ہو۔۔۔اب وہ سکون سے ناشتہ کر سکتی تھی۔۔۔ بڑا آیا شاطر آدمی،

ہونہہ!

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ڈری سہمی سی گائیتری بھاگی بھاگی ان کی میز تک آئی۔

"بیگم جی، ان لوگوں نے بتایا آپ کو کچھ دِکھا۔ آپ ٹھیک ہو؟" وہ پریشان حال سی پوچھ رہی تھی اور اسے دیکھ کر ماہ رخ بہت آسودگی سے مسکرائی۔ سرائے کے اصولوں کے مطابق تمام ملازمین کے لئے ایک الگ جگہ تھی جو کہ سرائے کی سب سے اونچی منزل پر بنی تھی۔ گائیتری بھی رات کو وہیں ٹھہری تھی اور اب وہاں سے آئی تھی تو صرف اس کی خیریت دریافت کر رہی تھی۔

"ہاں گائیتری، میں ٹھیک ہوں۔ بیٹھو، ناشتہ کرتے ہیں۔" ماہ رخ نے حکمیہ انداز میں کہہ کر انکار کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی تھی اسی لئے شہرام نے دو تین میز چھوڑ کر ایک خالی میز سے کرسی کھینچی اور گائیتری کے لئے ماہ رخ کے برابر میں رکھ دی جس پر گائتری نے بہت شرماتے ہوئے بیٹھنے کا ارادہ کیا۔ چند ساعتیں بیتیں اور بنگالی ملازمہ ناشتے کے برتن ہاتھ میں حیران کن طور پر سنبھالے لے کر آئی اور ماہ رخ کو احساس ہوا کہ وہ اسے بہت عجیب نظروں سے دیکھ رہی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے غیر آرام دہ سا پہلو بدلہ اور ناشتہ دیکھنے لگی یہاں تک کہ وہ ملازمہ چلی گئی۔

"یہ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی تھی؟"اس نے برے تاثرات کے ساتھ سب سے سوال کیا۔

"شاید اس کا صبح والے واقعے کے ساتھ کوئی تعلق ہو۔مجھے تو یہ بہت ہی کوئی مشکوک عورت لگ رہی تھی۔" نحل نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

"غلط۔" بہرام کھل کر مسکرایا اور نحل کو دیکھا پھر نظریں گھما کر ماہ رخ کی طرف توجہ مرکوز کرلی۔"وہ آپ کو اس لیے دیکھ رہی ہے۔"اور اس نے ماہ رخ کے سر کی طرف اشارہ کیا۔

"لیکن اس کو کیسے پتا چلا کہ ماہا اتنی زہین ہے؟" نحل سمجھی وہ ماہ رخ کے دماغ کی بات کر رہا ہے جس پر بہرام نے پھر سے آنکھیں گھمائیں جیسے اسے نحل کی ذہانت پر یقین نہ آرہا ہو۔

"میں بالوں کی بات کر رہا ہوں۔"

"لو،اس میں کیا برائی ہے۔یہ بنگالی لوگوں کے بال خود بہت گھنے اور خوبصورت ہوتے ہیں ناں تو یہ دوسروں کے بالوں کو جج کرتے ہیں" نحل نے ناک سکیڑے بیان دیا۔

"نحل،رک جاؤ۔اسے اپنی بات تو سمجھانے دو۔"ماہ رخ نے نرمی سے کہا تو نحل واقعی چپ ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا مطلب ہے آپ کے بال کندھوں تک آتے ہیں اور اس وقت کی خواتین اپنے بال چھوٹے نہیں کرواتیں۔ یہ ان کی نظر میں اپنی خوبصورتی کو کم کرنے کی مانند ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ کے بالوں کی یہ کندھوں کو چھوتی نوکوں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہیئر کٹ وُلف کٹ کی کوئی سمپل variation ہے اور اس اسٹائل کا نام ونشان بھی اس عہد میں موجود نہیں ہے۔۔۔" نحل، شہرام اور گائیتری تو اس کی بات سن ہی نہیں رہے تھے۔ ان کو اس ہسٹری نرڈ کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی جبکہ ماہ رخ اسے غور سے سن رہی تھی۔ اگر اسے اس ماحول میں بلینڈ ہونا تھا تو اسے ان جیسا دکھنا ہوگا۔ سوچ میں پڑی اب وہ ابلے ہوئے انڈے کا کھول اتار رہی تھی۔۔۔

صبح کا سورج جب سوا نیزے پر پہنچا تو جوہر نے اپنے آپ کو سرائے کا زینہ عبور کرتے ہوئے پایا۔ چونکہ اوپر کی منزل پر ہر کوئی سفر پر نکلنے کی تیاری میں مگن تھا اسی لئے ہر کمرے سے شور نکلتا ہوا

جوہر کے کام میں دخل اندازی کر رہا تھا جو کہ اس کو سخت ناپسند تھی چناچہ وہ وہاں سے اٹھ کر نیچے مہمان خانے کی طرف آگیا جو سرائے کے بعام خانے سے نکلتی ایک راہداری کے آخری سرے پر بنا تھا۔ یہ جگہ دورانِ سفر ہونے والی سیاسی ملاقاتوں کے لئے تھا کیونکہ اکثر اوقات بہت سے سیاسی مسٔلے ایسے ہی قہوے کی چسکیوں کے درمیان اچانک سے ہو جانے والی ملاقاتوں سے حل ہو جایا کرتے تھے۔

جوہر اب اس بڑے سے کمرے میں تنہا تھا۔ وہاں ایک بڑی سی گول میز تھی اور ساتھ کرسیاں رکھی تھیں۔ میز کے وسط میں قطار سے تین ایش ٹریس رکھی تھیں جن میں سرمئی رنگ کا پاؤڈر سا تھا گویا کسی نے حال ہی میں ٹرے کو آلودہ کیا ہوا۔ جوہر نے اپنے کاغذات نکال کر ٹیبل پر رکھے اور ساتھ ہی اپنے چمڑے کا بیگ بھی دھرا جس میں سے یکے بعد دیگر دو چھوٹی شیشیاں نکل کر میز پر بل کھاتی گئیں، جن میں کارک نصب تھا اور اندر سرخ رنگ کا کوئی شربت تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ میز کے سرے سے نیچے گرتیں جوہر نے انہیں اٹھایا اور فوراً دوبارہ ڈالا، پھر خود بھی کرسی پر بیٹھ کر کام میں محو ہو گیا۔ وہ حیدر آباد کے لوگوں کے جامع مالی ریکارڈز تھے اور اب اسے دس دن اس میں سر کھپانا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دفعتاً اسے احساس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا تھا تو اس نے اپنا سر اٹھایا، نگاہ یہاں وہاں دوڑائی تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ وہ سر نیچے جھکائے دوبارہ کام کرنے لگا۔ کمرے میں بہت سی آوازیں آرہی تھیں، ایک ساتھ اپنے وجود کو ظاہر کر رہی تھیں۔ لکڑی کے قلم کو سخت کاغذ پر گھسیٹنے کی آواز۔۔۔ جوہر کی ہموار اور ہلکی سانسوں کی آواز، اسی راہداری میں بنے باورچی خانے کے نل سے پانی ٹپکنے کی آواز۔ جوہر اب قدم قدم چلتا دروازے کے سامنے بنی لمبی کھڑکی کے پاس جا رہا تھا جیسے وہ باہر کا منظر دیکھنا چاہتا ہو۔ کمرے کا لکڑی سے بنا دروازہ بن تھا لیکن اس کی جھریوں سے آوازیں اور روشنی کی ہلکی ہلکی شعاعیں کھڑکی سے نکلتی سنہری روشنی سے مل رہی تھیں۔ جوہر کے قدموں کی متناسب آواز، کھڑکی کے پار ہوا کے جھونکوں کی آواز، پرندوں کی چہچہانے کی آواز لیکن ساتھ ایک عجیب سا احساس جو صرف تب جنم لیتا ہے جب انسان کسی کی جانچتی نظروں کی زد میں ہوتا ہے۔ کھڑکی کے پاس پہنچ کر جوہر نے گہری سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کیں۔ دور کہیں کسی کے چند الفاظ اسے یاد آرہے تھے۔

"آواز کا پیچھا کرنا سیکھو۔" الفاظ کسی شناسا شخص کے منہ سے نکلے تھے اور جوہر کو یاد تھے لیکن باقی تمام تفصیلات دھندلی تھیں۔ اب وہ کھڑکی کے سامنے کھڑا صرف آوازوں کو سن رہا

تھا جب اسے وہ آواز آئی۔ کسی کی جلد باز چاپ، چور جیسی۔ کوئی کمرے کے اندھیر کونے سے نکل کر دروازے کی جانب بھاگا تھا۔ جوہر نے فوراً اس طرف دوڑ لگائی۔ اس سے پہلے کہ وہ ہیولا دروازہ کھولتا، جوہر اسے گردن کی پشت سے دبوچ چکا تھا۔

"نحل میں بس اپنے بال دھونا چاہتی ہوں، تم بس میرے کمرے میں دیکھ لو کہ کوئی چیز باندھنے سے رہ تو نہیں گئی۔۔۔" ماہ رخ نے غسل خانے میں داخل ہوتے ہوئے نحل کو ہدایت دی۔

نحل نے اس کی بات ٹھیک سے سننے کی بجائے کمرے کی چیزوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہاں سے باہر نکل گئی۔ ابھی اسے بہرام سے بول کر اپنے لئے بھی اچھا سا لباس بنوانا تھا گو کہ وہ اس سے ناراض تھی اس لئے ابھی کافی کاوش لگنے والی تھی اس سے بات کرنے میں۔ وہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے شہرام سے ٹکرانے والی تھی جس نے اسے دیہان سے چلنے کی ہدایت دی اور خود اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ نحل راہداری

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں کھڑے بہرام کے پاس گئی۔ بہرام پہلے تو اسے دیکھ کر حیران ہوا اور پھر بہت محظوظ ہوتے ہوئے مسکرایا۔

"آپ کون؟ اوہ! مجھے یاد کرنے دو۔ آپ وہی ہیں ناں جو غالباً مجھ سے ناراض تھیں؟" اس نے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے انگلی تھوڑی کے نیچے رکھے پوچھا۔

"نہیں، میں وہ ہوں جو تمہیں بہت مارے گی اگر تم اس طرح ہنسنا بند نہیں کرو گے۔"

"کیا میں ہنس رہا ہوں؟ وہ اصل میں سردی کی وجہ سے تم اتنی لال پیلی ہو رہی ہو ناں، ایسے ہی ہنسی نکلی جا رہی ہے۔" وہ جیسے سارے پرانے حساب چکانے کے موڈ میں تھا۔

"اب زیادہ بڑبڑمت کرو میرے سامنے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم میرے لئے بھی کوئی ڈریس بناؤ۔" نحل نے بازو سینے پہ باندھتے ہوئے کہا۔

"اور میں۔۔۔ایسا کیوں کروں گا؟" جواب میں اس نے بھی سینے پر بازو بندھے۔

"کیونکہ میں ماہا کی دوست ہوں۔۔۔اور اس لئے بھی کہ میں اس پورے پلان کا ایک اہم رکن ہوں" گردن کڑا کے بولی۔

"اہم رکن۔ ہونہہ۔ آتا ہی کیا ہے تمہیں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں لائر ہوں۔"اس نے اسی تنی ہوئی گردن کے ساتھ اپنا پیشہ بتایا۔

"تم لائر ہو؟ آہ! تبھی میں کہوں 2024 والے پاکستان کے قانونی حالات اتنے خراب کیوں ہیں۔" بہرام سر نفی میں ہلائے بہت افسوس سے کہہ رہا تھا اور وہ اس کا سر پھاڑنے ہی والی تھی کہ رہداری میں کسی کمرے سے پہلے کراہنے اور پھر دھم کی آواز آئی۔۔۔

"ماہا!" نحل بڑبڑائی اور اگلے لمحے وہ دونوں ماہ رخ کے کمرے کی جانب بھاگ رہے تھے۔

"کون ہو تم؟" وہ اتنا آہستہ غرایا کہ ہوا جھونکے بھی اس کی سرسراتی غراہٹ کے آگے بلند معلوم ہوتے تھے۔ وہ دروازے سے کافی قریب کھڑا تھا اور اسکے ہاتھ میں کسی انسان کی گردن تھی، وہ جس کی چاپ چوروں جیسی تھی۔

"میں آخری بار پوچھوں گا۔ اگر تم نے نہیں بتایا تو میں تمہاری گردن کو توڑ دوں گا۔ تمہاری لاش نہیں مل پائے گی اور تم گمنامی کی موت مر جاؤ گے۔" جوہر نے اپنی بات دہرائی اور اسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گردن سے جھنجھوڑا۔وہ آدمی آہستہ سے گھوما۔وہ ایک نوجوان لڑکا تھا جس نے سرمئی چغہ پہن رکھا تھااوراس کے ماتھے پر پسینہ آیا ہوا تھا،آنکھیں خوف زدہ تھیں،اس کو سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی کیونکہ اب اس کا گلا جوہر نے آگے سے بھینچا ہوا تھا۔

"میں۔۔۔میں بتاتا ہوں۔۔۔"اس نے اپنے ایک ہاتھ سے گردن چھڑوانے کی کوشش کی اور پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔جوہر آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی سرمئی آنکھیں ہمیشہ کی طرح خاموش اور بے تاثر تھیں لیکن پیچھے کہیں ان میں دبا دبا غصّہ تھا۔ایسا اس کے ساتھ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ کسی نے اس کی جاسوسی کی کوشش کی ہو۔۔۔

"ہاں بتاؤ۔کون ہو تم؟کس نے بھیجا ہے تمہیں؟"اس نے گردن چھوڑ دی البتہ اب بھی وہ بہت چوکنا کھڑا تھا،بازو سینے پہ باندھے تھے اور آنکھیں ہنوز چھوٹی کی ہوئی تھیں۔

"مجھے۔۔مجھے کسی نے نہیں بھیجا۔میں بس کچھ رقم چرانا چاہتا تھا۔یہاں تنہا تھے اس لئے پیچھا کیا۔۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے بتایا۔اس کے جواب پر جوہر نے بیزاری سے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ میں نے کسی اچھے بہانے کی امید کی تھی۔

"دیکھو۔۔مجھ سے جھوٹ مت بولو۔ہم دونوں جانتے ہیں تم پیشہ ور نہیں ہو۔یقیناً تمہیں کسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے میری جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا ہے۔اب بتاؤ، کس کے کہنے۔۔"اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا سرمئی پوش آدمی نے اپنے چغہ میں سے ایک تیز دھاری خنجر نکالا اور جوہر کے سینے پر مارنا چاہا لیکن اس نے اپنے ہاتھوں سے وار کو بلاک کیا جس کی وجہ سے اس کی دائیں ہتھیلی پر ضرب لگی اور یکلخت خون بہنے لگا اور اس کے منہ سے ایک ہلکی کراہ آزاد ہوئی۔اس کو مزید وار کا موقع دیے بغیر جوہر نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ کو موڑا لیکن وہ بہت پھرتی سے حرکت کر رہا تھا۔اس نے نیچے سے نکل کر جوہر کے جبڑے پر مکا مارا تو وہ تیورا کر پیچھے گرا۔ایک لمحے کے لئے اس آدمی نے دروازہ کھولنے کے لئے سوچنے کا وقت لیا تھا اور اس ایک لمحے کی غفلت نے جوہر کو وقت دے دیا۔وہ توازن قائم کرتا آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ سے ایک جھٹکے میں چاقو چھڑوایا پھر اگلے ہی لمحے اس نے آدمی کے منہ پر ایک مکا اور ساتھ ہی پیٹ پر پوری قوت سے لات ماری تو وہ بل کھا کر نیچے گرا اور جوہر نے اس کے سینے پر اپنا بھاری جوتا رکھ دیا ایسے کہ اب وہ ہل نہیں سکتا تھا۔وہ ویسے بھی نیم بے ہوش تھا اور اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔

چند ساعتیں صرف پھولے ہوئے تنفس کی آواز سارے میں گونجتی رہی۔

"میں نے صحیح کہا تھا۔تم واقعی پیشہ ور نہیں ہو۔"اس کے لہجے میں واضح طنز اور بے پناہ حقارت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔آخر کار جوہر نے اپنے جبڑے کو چھو کر دیکھا جہاں درد اٹھ رہا تھا۔وہاں ہلکا سا زخم آیا تھا اور خون کے چند قطرے نکل کر اس کی شرٹ کے کالر پر آ گرے تھے۔ ہتھیلی درد سے سائیں سائیں کر رہی تھی،وہ کٹ گہرا تھا اور وہاں سے بہت خون بہہ رہا تھا۔

"نگہبانوں!"وہ زور سے دھاڑا۔"محافظوں!"اب سرمئی آنکھوں میں بہت غصہ تھا۔

کچھ ہی دیر میں چند آدمی دروازہ زور سے کھولتے اندر داخل ہوئے اور اپنے آپ کو جوہر کے سامنے پایا۔اس کا خاص محافظ،عاصم اپنے مالک کو منہ کھولے دیکھ رہا تھا۔اتنی ابتر حالت میں اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

—

نحل کمرے میں داخل ہوئی تو ماہ رخ منہ کے بل ٹھنڈے فرش پر پڑی ہوئی تھی اور اس کے گیلے بال فرش سے چپک رہے تھے۔بہرام بھی فوراً شہرام کو بلانے بھاگا اور نحل نے دوزانو بیٹھتے ہوئے ماہ رخ کو پلٹا۔وہ صرف نیم بے ہوش تھی،آنکھیں ادھ کھلی تھیں اور اس پر غنودگی طاری

تھی۔

"ماہا! کیا ہوا؟ بتاؤ مجھے۔۔۔۔ماہا! سن رہی ہو تم؟"اس نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے پوچھا۔

"میں۔۔۔درد۔میرے سر میں بہت درد۔۔درد ہے" وہ ایسے بول رہی تھی جیسے اسے بولنے میں بہت دشواری ہو رہی ہو۔

"اچھا۔۔اچھا۔۔تم فکر مت کرو، تم ٹھیک ہو جاؤ گی، ٹھیک ہے؟"اس نے بولتے ہوئے کچھ فاصلے پر پڑی چھوٹی میز پر سے مشکیزہ اٹھایا اور پانی کے چھینٹے ماہ رخ کے منہ پر ڈالے۔

"مجھے اٹھاؤ۔۔اٹھاؤ یہاں سے۔۔"سر درد کی شدّت سے اس کے آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ رہے تھے۔

"اچھا۔۔میں اٹھاتی ہوں۔۔"نحل کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے کیسے اٹھائے۔اس کو سمجھ آگئی تھی کہ یہ بہت سنجیدہ نوعیت کا مائیگرین تھا۔کچھ لمحوں بعد ہی شہرام تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور وہ ماہ رخ کو اٹھنے میں مدد کرنے والا تھا لیکن ماہ رخ نے ہاتھ جھلا کر اسے روکا اور خود کوہنی کا سہارا لئے اٹھا پھر لڑ کھڑاتے توازن کے ساتھ بیڈ پر ڈھے سی گئی اور سر بیڈ کے اونچے کراؤن سے ٹکا دیا۔اسے کبھی کسی نے اس حالت میں نہیں دیکھا تھا۔یہ اس کی توہین تھی۔ایسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابتر حالت میں دیکھ لئے جانا ایسا تھا گویا اپنے کھول کے بغیر دیکھے جانا۔اس کو اپنا چہرہ سرخ پڑتا ہوا محسوس ہوا۔آنکھوں سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا، تمام منظر دھندھلے تھے اور اسے بس یہ پتا تھا کہ اس کا سر درد سے پھٹ رہا ہے اور کے اعضائ کام نہیں کر رہے۔اس نے اپنے ہاتھ سے آنسو پونچھنے چاہے لیکن اس کے ہاتھ نہیں اٹھ رہے تھے۔وہ اتنی بے بس کیسے ہو سکتی تھی۔

"چلے جاؤ تم لوگ۔۔۔یہاں سے۔۔۔"

پھر کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہٹایا اور اس کے منہ میں کوئی شربت ڈالا جس کو اس نے بدقت حلق سے نیچے اتارا۔سارے منظر دھندھلے تھے لیکن اس کے ناز اور غرور کی ٹوٹتی ہوئی آواز بہت واضح تھی۔اتنی لاچار کیسے ہو گئی وہ؟

صبح دوپہر میں تبدیل ہوتی گئی اور جوہر کی آنکھوں کے خاموش اشتعال میں صرف اضافہ ہو رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کر رہے تھے سب جب یہ آدمی یہاں داخل ہوا؟" وہ زور سے دھاڑا۔۔۔ "میری جگہ کوئی اور ہوتا اور اس کو جانی یا مالی نقصان ہوتا تو کہاں سے ازالہ کرتے تم، چپ کیوں ہو سب؟" اس کو اس طرح بلند آواز میں بات کرنے کی عادت نہیں تھی لیکن ابھی اپنے غصّے پر قابو پانا مشکل ہو گیا تھا۔ "کوئی بھی آئے گا، یہاں خون ریزی کرے گا اور تم سب بعد میں 'کیا، کیا؟" کرتے رہو گے؟"

"جناب، جب ہم یہاں پہرہ دے رہے تھے تب یہاں پر کوئی موجود نہیں تھا، میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔۔۔" ایک باوردی آدمی نے بات شروع کی لیکن پھر اس کے خطرناک تاثرات دیکھ کر خاموش ہو گیا۔۔

"جناب، آپ زخمی ہیں۔۔ میں آپ کے لئے پٹی کا سامان لاتا ہوں۔۔ آپ بیٹھ جایئے۔" عاصم نے اس کے زخمی ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہ واقعی زخمی تھا۔ اسے دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ کوئی زخمی شیر ہو۔ جو سیاہ بال ہمیشہ نفیس انداز میں سیٹ رہتے تھے اب وہ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور پسینے سے بھیگے ہوئے تھے اور لڑنے سے اس کا چہرہ جسمانی کسرت کے باعث سرخ ہو رہا تھا، کوٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے اور اندر موجود سفید شرٹ پر بہت سا خون لگا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک طرف اسکا ہاتھ ڈھلکا ہوا تھا جہاں سے خون بہے جا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ کی مٹھی سختی سے بھینچی ہوئی تھی۔ چہرے پر سختی اور غصّہ تھا جبکہ تھوڑی کے قریب جبڑے پر ہلکا سا زخم تھا جس کی پرواکے بغیر اس نے دانت سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔ عاصم کے کہنے پر وہ تھوڑا ٹھنڈا ہوا اور ایک آدمی کے دیے گئے پیالے کو پہلے خوب اچھے سے جانچا اور پھر لبوں سے لگا کر پانی کے گھونٹ بھرے۔ آخر میں اس نے کراہتے ہوئے سرمئی پوش آدمی کے سینے پر اپنے بھاری بوٹ سے ایک لات دوبارہ ماری جس پر وہ مزید درد سے چلا اٹھا۔

"یہ زندہ ہے۔۔اسے لے جاؤ اور اس کا منہ کھلواؤ۔۔اگر یہ تعاون نہ کرے تو اسے ایک اذیت ناک موت دینا۔۔" اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ جھلایا جو کہ سب کے لئے تخلیہ کا اشارہ تھا۔

کچھ دیر بعد وہ سرائے کے صحن میں صاف ستھرے نئے سوٹ میں موجود تھا۔۔اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر اب پٹی بندھی تھی لیکن پٹی کے باوجود خون کا ہلکا سا نشان جھلکتا تھا۔ وہ کونے کی ایک میز پر بیٹھا تھا اور اس کے سامنے ایک بوڑھا شخص بیٹھا تھا جس کا ہر انداز کاروباری تھا۔

"جناب، ہماری سرائے پوری طرح سے محفوظ ہے۔ میں اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ ہمارے کسی ملازم نے ایسی کوئی حرکت کی ہے۔۔ہم اس آدمی کو نہیں پہچانتے اور جو کچھ آپ

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے ساتھ پیش آیا اس کی زمہ داری نہیں لے سکتے۔" آدمی کا لہجہ اٹل تھا۔

"تمہارے انکار سے مجھے اتنا سا بھی (انگلی اور انگھوٹے کے درمیان ہلکا سا فاصلہ چھوڑ کر دکھایا) فرق نہیں پڑتا اور میں یہ نہیں چاہتا کہ کوئی زمیداری لے۔ میں بذاتِ خود اس واقعے کا سارا ملبہ تم پر ڈالوں گا اور اس امر کو یقینی بناؤں گا کہ حیدر آباد کے شاہی خاندان کا کوئی فرد تمہاری سرائے کو اچھے الفاظ میں یاد نہ رکھے۔۔" ہمیشہ کی طرح اس کا لہجہ مخملی تھا اور ہر لفظ میں طنز اور سرد مہری کی چوٹ تھی۔

"کیا چاہتے ہیں آپ؟"

"یہی کہ تم اپنی اس سرائے کے تمام ملازمین کو یہاں ایک قطار میں جمع کرو اور مجھے ان میں سے ہر ایک کی تلاشی لینے دو۔۔ تمہیں تو پتا ہی ہو گا کہ آج صبح اسی نوعیت کا ایک اور واقعہ پیش آیا ہے۔ غالباً جن خاتون کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے وہ گجرات کے عہدیداروں میں سے ایک ہیں۔ گجرات اور حیدر آباد کی باہمی طاقت کا اندازہ تم خود بھی لگا سکتے ہو باقی عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔۔۔" وہ آرام سے کہتا اب وہاں سے اٹھ کر چلا گیا اور پیچھے بوڑھا آدمی سر پکڑ کر رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب اس کا سر درد بہت بہتر تھا اور بینائی بھی لوٹ آئی البتہ چہرہ بے عزتی کے احساس سے اب بھی سرخ تھا اور ہر کوئی فی الوقت اس سے بات کرنے سے ڈر رہا تھا۔ کچھ دیر پہلے پیش آنے والی بدعنوانی کے باعث نحل غصّے سے تن فن کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور شہرام بھی جا چکا تھا جبکہ بہرام بیچارہ لاچار سا اس کے کمرے کے باہر کھڑا 'پہرا' دے رہا تھا۔

تھوڑا وقت پہلے جو ہوا اسے بہت کم یاد تھا کیوں کہ وہ غنودگی میں تھی۔۔ اسے یہ یاد تھا کہ شہرام بہت غصّے میں تھا۔ اتنا غصّہ اس نے شہرام کو کرتے ہوئے پہلے نہیں دیکھا تھا اور نحل رو رہی تھی۔۔

"تم لوگوں کی غیر ذمہ داری کی وجہ سے ہوا ہے یہ۔۔ میں نے کہا تھا کہ اسے اکیلا مت چھوڑنا!"

وہ غصّے سے انگشتِ شہادت اٹھائے نحل کو بلند آواز میں بول رہا تھا اور نحل کے آنکھ سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"میری وجہ سے؟ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے؟ اس غیر محفوظ جگہ تم ہمیں لائے تھے۔۔

ہمیں یہاں آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں؟ خبردار تم نے مجھے بلیم کرنے کی کوشش کی تو۔۔"

نحل بھی غصّے میں تھی۔اس کی وجہ سے ماہا کو تکلیف ہوئی ہے، یہ خیال بہت دردناک تھا۔

"میں اس جگہ دس بار پہلے بھی آچکا ہوں، میری نیت پہ شک مت کرو۔۔ تمہیں اپنی دوست کی اتنی سی بھی پرواہوتی تو تم میرے کہنے کے مطابق رات کو اس کو تنہا نہیں چھوڑتیں۔۔" وہ واقعی غصّے میں تھا۔۔

"تم ماہا کو جانتے ہی کتنا ہو؟ ہاں؟ کیا تم اس کی میری جتنی فکر کر سکتے ہو؟ میں اس کو بچپن سے جانتی ہوں، میں (انگلی سے سینے پر دستک دی) اس کے ساتھ خود اس سے زیادہ مخلص ہوں۔۔ اگر تم اسے ذرا سا بھی جانتے ہوتے تو تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ اسے babysit کیے جانا بے حد ناپسند ہے اسلئے خبردار جو مجھے الزام دیا۔ میں شکل سے بے وقوف لگتی ہوں لیکن میں اتنی معصوم نہیں ہوں کہ تم لوگ ہر چیز میں مجھے قربانی کا بکرا بنادو، سمجھے تم؟" اور پھر وہ غصّے سے لمبے ڈگ بھرتی وہاں سے چلی گئی اور اس کے پیچھے بہرام بھی شہرام پر ملامتی نظر ڈال کر چلا گیا۔

۔اب شہرام ماہ رخ کے لئے پانی نکال رہا تھا۔۔

"چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔" ماہ رخ نے اسے دیکھے بنا ہلکی آواز میں کہا تھا۔" اور آئیندہ نحل سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایسے بات مت کرنا، وہ مجھے بہت عزیز ہے۔"

"ماہ رخ، میں صرف تمہاری فکر سے۔۔"

"گیس واٹ، شہرام؟" اب اس نے گردن موڑے نظروں کا رخ اس کی طرف کیا۔" مجھے تمہاری فکر کی ذرا بھی ضرورت نہیں ہے۔اب جاؤ یہاں سے۔" اور اس کے بعد شہرام رکا نہیں، وہاں سے اٹھ کر خاموشی سے سر جھکائے چلا گیا۔

وہ اسی واقعے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔اس کے لئے اٹھنا مشکل تھا لیکن وہ لڑکھڑاتے ہوئے دروازے تک گئی اور اسے آدھا کھولا۔سامنے جوہر کھڑا تھا اور اس کے پیچھے شرمندہ سا بہرام۔۔۔

"میں نے انہیں بولا تھا کہ آپ آرام کر رہی ہیں لیکن یہ سن نہیں رہے تھے۔۔" بیچارے نے نظریں جھکائے بتایا۔۔

"کوئی بات نہیں، تم جاؤ۔۔ کچھ لوگوں کو صرف اپنے شاہی پروٹوکول کا خیال ہوتا ہے۔" اور بہرام آدھی بات سنتے ہی اپنی خیر مناتا وہاں سے چلا گیا۔اب ماہ رخ نے دروازہ پورا کھول دیا۔وہ دونوں اب آنکھوں میں حیرت لئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ زخمی تھا لیکن کیوں؟ وہ بے انتہا زرد تھی لیکن کیوں؟

"آپ گجرات سے آئی ہیں اگر میں غلط نہیں ہوں؟" ماہ رخ نے جواب میں صرف سر ہلایا۔

"مجھے ایک ضروری کام ہے۔۔۔ آپ سے" جوہر بہت مشکل سے کہہ رہا تھا کیونکہ اس کے جبڑے میں بولنے سے درد ہو رہا تھا۔ ماہ رخ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلی پر بھی ایک گہرا زخم تھا لیکن تاثرات ویسے ہی تھے جیسے ہمیشہ ہوا کرتے تھے۔۔ سرد۔۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کو بگڑی ہوئی امیر زادیوں سے بات کرنا پسند نہیں ہے۔۔" وہ رات والی گفتگو کی طرف اشارہ کر رہی تھی البتہ آواز اب بھی تھکی تھکی سی تھی۔ جوہر نے نوٹ کیا کہ وہ دروازے کو سختی سے پکڑ کر کھڑی تھی۔

"ہم اندر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں اگر آپ چاہیں۔۔" اب وہ آنکھیں چھوٹی کیے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔ ماہ رخ نے آنکھیں جھپکتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا اور دروازہ پورا کھولتے ہوئے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔ جوہر نے اندر قدم رکھا اور اپنے پیچھے دروازہ پوری طرح کھول دیا تاکہ وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ نہ سمجھے۔ ماہ رخ آ کر میز کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی اور اس کے لئے دوسری کرسی کی طرف اشارہ کیا جو کہ بہرام کچھ دیر پہلے لے آیا تھا لیکن جوہر نے نظر انداز

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر دیا۔۔

وہ یہاں بیٹھنے نہیں آیا تھا۔

"کیا کام ہے؟" ماہ رخ نے اوپر دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا جواب ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ کا نام؟"

"سوری؟"

"آپ نے اپنا نام نہیں بتایا۔۔"

"آپ نے پوچھا نہیں۔۔" ماہ رخ نے نزاکت سے کندھے اچکاتے ہوئے شاہی طرز پر اترنے کی پوری کوشش کی۔۔

"کیا نام ہے آپ کا؟"

"ملاحہ۔۔ ملاحہ پٹنی۔"

"جوہر علی خان۔اب کام کی بات کرتے ہیں، مِس ملاحہ۔" اس نے ابرو سوالیہ انداز میں اٹھائی تو ماہ رخ نے "ہوں" کہتے ہوئے میز پر رکھے پیالے میں پانی نکالا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صبح آپ کو اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔"

"تصحیح کیجئے۔مجھے احساس نہیں ہوا تھا،میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کسی کو۔"

"ہوں۔۔کسی نے تھوڑی دیر پہلے مجھ پر حملہ کیا تھا۔۔"اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ نکال کر آگے کیا تا کہ وہ دیکھ سکے۔ماہ رخ نے آنکھ اٹھا کر اسے دیکھا،ان آنکھوں میں شک تھا۔۔

"ایک بات ہے جو مجھے الجھا رہی ہے۔اگر کسی کو چھپ کر جاسوسی کرنی تھی تو وہ آپ پر حملہ کیوں کرتا؟"

"کیونکہ حملہ کرنے کی نوبت آئی تھی۔جب وہ بھاگ رہا تھا تو میں نے اسے پکڑ لیا تھا۔۔"

"ہوں۔۔پھر،کیا چاہتے ہیں آپ؟"اس نے سوالیہ ابرو اٹھائی تو جوہر مبہم سا مسکرایا،ہلکی مخصوص مسکراہٹ جو اس کی شخصیت کا حصّہ تھی۔۔

"میں چاہتا ہوں آپ میرے ساتھ چلیں اور اس آدمی کو دیکھیں جس نے مجھ پر حملہ کیا ہے۔ شاید آپ اسے پہچان جائیں۔"پھر وہی طنزیہ آواز،ماہ رخ نے آنکھیں گھمائیں۔

"اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں آدمی کو پہچان جاؤں گی؟"اس نے سینے پر بازو باندھے پوچھا۔

"مجھے لگتا ہے یہ وہی آدمی ہے جو آپ کے کمرے میں آیا تھا یا پھر آپ نے ہی اس کو بھیجا ہے یہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سمجھتے ہوئے کہ آپ کے ساتھ جو صبح ہوا وہ میری وجہ سے ہے۔آپ کو دیکھ کر ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ کتنی انتقام پسند ہیں۔۔"ماہ رخ نے کندھے اچکائے گویا کہہ رہی ہو مجھے فرق نہیں پڑتا۔اب وہ میز کا کونا سختی سے پکڑے اٹھ گئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں لیکن۔۔"اس کے کہنے پر جوہر نے الجھن سے اسے دیکھا۔

"لیکن۔۔۔میں آپ کو یقین دہانی کرواتی ہوں کہ اگر میں کسی کو آپ کی جاسوسی کے لئے بھیجتی تو ایسے بھیجتی کہ آپ کو معلوم نہیں پڑتا اور ہاں،میں اپنے معاون کو ہاتھ کے بجائے شہرگ پر وار کرنے کا مشورہ دیتی۔"وہ اسی کے الفاظ اس کو طنز میں لپیٹ کر واپس کرتی آگے بڑھ گئی اور وہ محظوظ سا مسکراتا اس کے پیچھے ہولیا۔کافی دلچسپ تھی یہ ملاحہ پٹنی—۔

جوہر نے نکلتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کیا اور لمحے کے لئے اس کی نظر اندر موجود ایک شیشے کی بوتل سے ٹکرائی جس پر سنسکرت میں کچھ لکھا تھا۔وہ ایک ثانیے کو ٹھہر گیا پھر سر جھٹک کر ماہ رخ کے پیچھے چلا آیا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہ رخ کے کمرے سے چند دروازے چھوڑ کر شہرام سیال اب اپنی سوچوں میں گم تھا۔ گم تو اب وہ ہمیشہ رہتا تھا، کبھی اس کی آنکھوں میں، کبھی اس کی آواز کی نرمی میں۔۔

"میں نے جھوٹ بولا تھا لیکن صرف اس لئے کہ میں تمہاری نظر میں گرنا نہیں چاہتا تھا" صبح کا منظر دھند بن کر پھر سے اس کی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔۔وہ سر جھکائے کھڑا تھا اور ماہ رخ سامنے سینے پر بازو باندھے اب اسے ابرو اکھٹے کیے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔ صرف اسلئے کے تم سلک پہنتے ہو اور تم ایک مذہبی حکم کو نظرانداز کرتے ہو میں تمہیں جج کروں گی؟ کیا تمہیں لگتا ہے میں خود کوئی گناہ نہیں کرتی؟" وہ حیران بھی تھی۔۔ شہرام نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کی سیاہ آنکھوں میں تکلیف کی کرچیاں ابھر رہی تھیں۔ماہ رخ نے اپنی دھڑکن کو ہموار رکھنا چاہا۔

"کیونکہ میں مسلمان نہیں ہوں۔۔۔" اس نے اتنی ہلکی آواز میں کہا کہ ماہ رخ کو لگا اس نے غلط سنا ہے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا۔۔؟ کیا۔۔ کیا مطلب ہے۔۔اس بات کا؟" ماہ رخ کو یقین کرنے میں دشواری ہو رہی تھی۔

"میں مسلمان نہیں ہوں، ماہ رخ۔ شہرام سیال پارسی ہے۔" شہرام نے شکستگی سے دہرایا۔اس کی آواز گیلی تھی۔

"تم آگ کے پرستار ہو؟"

"ہاں۔۔"

"پھر۔۔پھر بہرام۔۔"

"وہ مسلمان ہی ہے۔ہم دونوں کے والد مسلم تھے لیکن میری ماں پارسی تھی۔"

"اچھا۔۔ صحیح ہے۔۔تمہیں اور بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔بس تمہیں جھوٹ نہیں بولنا چاہئیے تھا۔۔ ہم ٹیم ہیں اور ویسے بھی تمہیں واقعی میں اتنی ججمنٹل لگتی ہوں کہ کسی کو اس کے مذہب کہ وجہ سے کمتر سمجھوں گی؟" ماہ رخ نے اب کہ خفگی سے کہا تو شہرام جھکے ہوئے سر کے ساتھ ہی مسکرایا۔۔

"نہیں، تم وہ پہلی لڑکی ہو جس کو میں نے کسی پر بلا ضرورت تنقید کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہ رخ اس کی بات پر خفیف سا مسکرائی۔"سوائے اس جوہر کے شاید۔"شہرام نے اضافہ کیا تو ماہ رخ نے باقاعدہ اسے گھورا۔

"کیوں؟اس پر کب تنقید کی میں نے؟"

"تنقید نہیں،طنز۔تم اس کو ایسے ٹریٹ کرتی ہو جیسے وہ بچپن سے تمہارا دشمن ہو۔وہ خطرناک آدمی ہے ماہ رخ اور حیدر آباد کا کوئی شاہی رکن بھی ہے۔مجھے نہیں لگتا ہمیں اسے یوں ناراض کرنا چاہیئے۔"شہرام نے بردباری سے کہا۔

"اور مجھے نہیں لگتا آپ کو میرے کمرے میں زیادہ دیر ٹھہر کر مجھے مزید غصّہ دلانا چاہیئے۔"اس کے یوں غصّے سے کہنے پر شہرام دل کھول کر ہنسا۔

"اچھا میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔تم تیار ہو کر آجاؤ۔نیچے ساتھ چلتے ہیں۔"اس نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔اب وہ خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہا تھا،اسے معلوم تھا کہ ماہ رخ کسی کو کبھی بھی اس کا راز اس کی اجازت کے بغیر نہیں بتائے گی۔

منظر ہوا میں تحلیل ہوا تو اس نے چونک کر سر اٹھایا۔کوئی دروازے پر دستک دے رہا تھا۔اس نے دروازہ کھولا تو باہر بہرام کھڑا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جوہر آیا تھا اور وہ ماہ رخ کو اپنے ساتھ کسی کام سے لے کر گیا ہے۔" اس نے چھوٹتے ہی اطلاع دی۔ شہرام کی آنکھوں میں دباد باغصّہ در آیا اور بہرام نے دیکھا اس کی مٹھیاں سختی سے بھینچ گئی تھیں۔ اسے یقیناً اچھا نہیں لگا تھا۔

"تم اب بتا رہے ہو؟" شہرام نے اسے گھورا۔

"ہاں کیونکہ ماہ رخ اپنی مرضی سے گئی ہے۔ ویسے بھی میں تم سے کوئی اور بات کرنے آیا ہوں۔"

"کہو۔" شہرام نے دروازہ سے ٹیک لگا کر کہا۔

"نحل۔۔" اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا شہرام نے اس کی بات کاٹ دی۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں نے اس کے ساتھ غلط کیا بلکہ تم دونوں کے ساتھ غلط کیا۔ میں غصّے میں تھا اور ماہ رخ کو ایسے دیکھ کر مجھے بہت دکھ بھی ہو رہا تھا۔ میں نے خوامخواہی سارا الزام نحل پر ڈال دیا۔ وہ کہاں ہے اس وقت؟" شہرام نے افسوس سے پوچھا۔ اب اس کے تاثرات نرم تھے۔

"اپنے کمرے میں۔۔ اور وہ بہت رو رہی ہے، شہرام۔" بہرام اتنے افسوس سے کہہ رہا تھا کہ جیسے کچھ دیر میں اس کی بھوری آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھر جائیں گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں۔۔میں اس سے معافی مانگ لوں گا۔جب سب موجود ہوں گے۔میں سب کے سامنے اس سے معافی مانگوں گا۔اب تم اسے چپ کرانے کی کوشش کرو۔ماہ رخ اسے ایسے روتے دیکھ گی تو اسے دکھ ہو گا۔"

"اچھا۔۔"وہ سر اثبات میں ہلاتا چلا گیا۔

سرمئی رنگ کی انار کلی والی لڑکی اور سرمئی سوٹ والا آدمی ایک ساتھ کھڑے تھے۔ایک جیسے ہو کر بھی مختلف۔ساتھ کھڑے ہو کر بھی مخالف۔سرمئی لڑکی کی سرمئی آنکھیں خطرناک تاثر سے لبریز تھیں جبکہ سرمئی آدمی کی آنکھیں ٹھنڈی اور خاموش تھیں۔۔

"نہیں،یہ وہ آدمی نہیں ہے۔یہ وہ نہیں ہے،میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں۔یہ کوئی اور ہے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس آدمی کی ٹانگ میں کوئی مسئلہ تھا۔وہ لنگڑا رہا تھا۔"وہ جوہر کو بتا رہی تھی اور وہ آنکھیں چھوٹی کیے سن رہا تھا۔اسے یہ لڑکی بہت الجھاتی تھی،اتنا کہ اسے اپنے اوپر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھی غصّہ آتا تھا۔اسے اس لڑکی سے کوئی عجیب سا خطرہ محسوس ہوتا تھا، جیسے یہ ہمیشہ سے جوہر کے لئے ایک معمہ رہی ہو اور پھر وہ پہیلیاں تو جوہر علی خان کو زہر لگتی تھیں کہ جن کو وہ حل نہ کر پائے۔اس نے سر جھٹکتے ہوئے سارے خیالوں کو ذہن سے ہٹایا۔بولنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ۔۔

"تمہاری بینائی کمزور ہے، لڑکی۔۔میں ہی تمہارے کمرے میں آیا تھا، میں نے تمہیں کمرے میں آتے، وہاں سوتے دیکھا تھا۔میں نے تمہیں ڈرتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔"اس آدمی نے ایک زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ ماہ رخ کو دیکھا۔جوہر کی آنکھوں میں ناگواری در آئی، غصّے سے دانت پیس لئے۔اس سے پہلے کہ وہ اسے حد یاد دلاتا ماہ رخ آگے بڑھ چکی تھی۔اس نے آدمی کو گریبان سے پکڑ کر پہلے دیوار کے ساتھ دھکّا دیا جہاں اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور پھر اس کے منہ پر زوردار چماٹ لگایا۔۔۔

"اب تم نے مجھے ایک خبیث کو تھپڑ مارتے ہوئے بھی دیکھ لیا، نہیں؟"وہ ابرو اچکا کر پھنکاری اور ایک جھٹکے سے اس کی کالر چھوڑ کر جوہر کی طرف مڑی جو اسے ایک محظوظ سی مسکراہٹ کے ساتھ جیبوں میں ہاتھ ڈالے دیکھ رہا تھا۔"یہ جھوٹ بول رہا ہے، یہ نہیں تھا میرے کمرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں۔یقیناً یہ کسی اور کے کام پر پردہ ڈال رہا ہے۔" اب وہ اسے ناگواری سے دیکھ رہی تھی۔۔

"مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ یہ کسی کے کام پر پردہ ڈال رہا ہے۔کسی ایسے کے کام پر جو یقیناً ایک آدمی کو خریدنے کے زرائع اور پیسہ رکھتا ہے۔یار کھتی ہے۔" اس کی آواز میں شک ہی شک تھا۔

"خیر، یہ وہ آدمی نہیں اس لئے میرا وقت ضائع کرنے کا شکریہ لیکن میرے پاس اس چوہے بلی کے کھیل کے لئے مزید وقت نہیں ہے۔" وہ ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈال کر مڑی اور پھر رکی، گردن دوبارہ موڑی۔" ہاں، ایک اور بات۔اس آدمی کو پیسے نہیں دیے گئے۔اس کے خاندان کے حوالے سے اس کو دھمکی دی گئی ہے۔غالباً آپ کا تعلق شاہی خاندان سے ہے۔آپ کو تو یہ سب پتا ہونا چاہیئے ناں؟" کہہ کر وہ رکی نہیں مڑ گئی۔سمجھا کیا ہوا ہے ماہ رخ کو!

(بزنس وومن ہوں۔میٹنگ میں بیٹھ کر دس لوگوں کے ذہن ان کے چہروں سے پڑھ لیتی ہوں۔ہونہہ، بڑا آیا شاطر آدمی)

اور اس کے پیچھے جوہر نفرت سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا تو وہ میز پر سر رکھے ہوئے تھی۔ بہرام کھنکھارا۔

"کوئی ہے یہاں؟" اس نے ادھر ادھر دیکھنے کی اداکاری کی۔

"نہیں۔۔ دفعہ ہو جاؤ۔۔" نحل نے سر اٹھائے بغیر ہی گیلی آواز میں جواب دیا۔ اس کی آواز رندھی ہوئی تھی اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ بہرام نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا اور اس سے قدرے فاصلے پر کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔

"میں بنا دوں گا تمہارے لئے بھی ایک ڈریس۔۔" اس نے بہت آہستہ سے اس کے کان کے قریب کہا۔

"کیا؟" عین توقع کے مطابق نحل نے فوراً سر اٹھایا۔ اس کی سبز رنگ آنکھیں رونے کے باعث گلابی ہو رہی تھیں، پلکھیں بھیگی ہوئی تھیں، اور ناک اتنی سرخ پڑی تھی کہ جس کی کوئی حد نہیں۔۔ بہرام اسے دیکھ کر فرصت سے مسکرایا۔۔

"کبھی کسی زمانے میں مجھ سے کسی نے کہا تھا کہ جب میری ناک سرخ ہوتی ہے ناں تو میں جوکر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لگتا ہوں۔"اس نے ہونٹ دانت تلے دبائے نحل کی طرف اشارہ کیا لیکن اس نے روتے ہوئے چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔اب بہرام کو صرف ہچکیوں کی آواز آ رہی تھی۔وہ گڑ بڑا کر کھڑا ہوا۔

"توبہ استغفار، میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔سنو، میں صرف مذاق کر رہا تھا۔تم جوکر نہیں لگ رہیں۔"وہ فوراً گھوم کر اس کے رخ کی طرف آیا اور وہاں گھٹنے کے بل بیٹھا تاکہ اس کا جھکا چہرہ دیکھ سکے۔"میں معذرت کر رہا ہوں۔تم نہیں ہو جوکر، بلکہ تم تو بہت پیاری ہو۔قسم لے لو، واقعی بہت پیاری ہو۔"نحل نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا اور اسے دیکھے گئی پھر ہنس دی، کھلکھلا کر، زور سے۔

"تم۔۔واقعی cutie pie ہو بہرام۔"وہ بس اتنا کہہ پائی۔

"تمہیں کوئی اور نام نہیں ملتا میرے لئے؟"اس نے بے بسی سے دہرایا البتہ وہ اب بھی ویسے ہی دوزانو بیٹھا تھا اور وہ کرسی پر بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ملتا ہے ناں۔۔"اس نے گال پر گرتے آنسو کو پونچھا اور مسکرائی۔

"اوہ پلیز۔۔بہرا نہیں بولنا۔"اس نے سینے پر باندھتے ہوئے ناراضگی سے کہا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کیوں آئے ہو یہاں؟"اب وہ سنجیدہ تھی۔۔

"میں تمہیں چپ کرانے آیا تھا۔"اس نے کندھے اچکائے۔

"میں کوئی چھوٹی بچی ہوں کیا؟"اس نے خفگی سے اسے گھورا لیکن بہرام نے اس کی گھوری اور غصّے کا کوئی اثر نہیں لیا۔اس کو ان آنکھوں میں صرف سبز رنگ ہی نظر آتا تھا،کچے سیب جیسا، قدرت کے نظاروں جیسا، ہر ستھری چیز جیسا۔

"رو تو تم بچوں کی طرح رہی تھیں۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"مجھے۔۔"پھر اس نے گہری سانس لی۔"میں بچپن میں بہت موٹی تھی، ابھی بھی ہوں اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن بچپن میں بہت زیادہ تھی۔۔۔"

"لیکن۔۔"

"اور مجھ سے کوئی دوستی نہیں کرتا تھا۔بولتی بھی تو زیادہ تھی ناں میں۔"وہ خود سے ہنسی۔

"پوری کلاس ایک طرف ہو جاتی تھی اور مجھے پھنسا دیتے تھے سب۔ایک بار میرب نے کلاس کے پروجیکٹر کا تار نکال دیا تھا اور سب نے مس کو بتایا کہ نحل نے کیا ہے کیونکہ اسے ہسٹری نہیں پسند۔تم نے صحیح کہا تھا۔میں واقعی ہسٹری میں فیل ہوتی تھی اسلیے مس نے یقین بھی کر لیا۔اسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرح ایک دفعہ سلمان نے مجھے دھکّا دے دیا تھا اسکول کی سیڑھیوں سے اور مس کو بتادیا کہ میں وہاں سے فاربیڈن کاریڈور میں جانے کی کوشش کررہی تھی۔اس بار بھی الزام مجھ پر لگا تھا، ہمیشہ لگتا تھا۔پھر ماما آگئی۔اس نے الزام سے لڑنا بتایا مجھے۔وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتی تھی، سب کو سیدھا کردیتی تھی۔لیکن آج۔۔ماما کو پہلی بار میں نے اس حالت میں دیکھا اور وہ اس حالت کا الزام مجھ پہ لگارہا تھا اور۔۔"اس کی آواز ٹوٹ گئی اور اس نے سر ہاتھوں میں گرالیا۔

"نحل۔۔ نحل سنو۔" بہرام نے آگے بڑھ کر اس کے چہرے پر سے ہاتھ ہٹائے۔"تمہاری غلطی نہیں تھی، شہرام بہت شرمندہ ہے۔اور میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ تم ہسٹری میں فیل ہوتی ہوگی لیکن میں تمہیں یہ بتانا بھول گیا تھا کہ تم ایک بہت اچھی باغبان ہو۔آرزو سے بھی اچھی۔اور تم نے بکسر والے مینار میں جو اپنے کمرے کے اندر پھول لگائے تھے ناں؟ وہ بہت خوبصورت تھے اور ان کی خوشبو بھی بہت پیاری تھی۔"اس نے ایک ہی سانس میں اتنے جھوٹ بولنے پر خود کو دل میں کوسا لیکن نحل اب مسکرارہی تھی سو وہ بھی مسکرایا۔

"ہم یہاں سے کب جائینگے؟" نحل نے پوچھا۔

"بس کچھ گھنٹوں میں یہاں سے نکل جائینگے—" بہرام نے اسے بتایا۔کچھ دیر بعد دروازے پہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھٹکے کی آواز ان دونوں کی سماعت سے ٹکرائی اور پھر ماہ رخ اور شہرام کمرے میں داخل ہوئے۔

نحل کا چہرہ یک دم سرخ پڑا۔۔

"نحل۔۔" شہرام نے بات شروع کی جبکہ نحل نے کوئی جواب نہیں دی۔ وہ بس آنکھوں میں آنسو لئے ماہا کو دیکھ رہی تھی۔ "میں بہت شرمندہ ہوں۔ مجھے ماہ رخ کی فکر تھی لیکن مجھے یہ بھی سمجھنا چاہئیے تھا کہ تمہیں اس کی زیادہ پرواہ ہے۔ میں نے تم پر الزام لگایا تم سے بہت اونچی آواز میں بات کی جبکہ تمہاری کی کوئی غلطی نہیں تھی۔ تمہاری غلطی ہوتی بھی تو مجھے کوئی حق نہیں تھا تم سے ایسے بات کرنے کا۔ میں معذرت کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے معاف کردو۔" اس نے ہلکی آواز میں سب کہہ ڈالا پھر نظر اٹھا کر ماہ رخ کو دیکھا جواب مسکرا کر نحل کو دیکھ رہی تھی۔۔ شہرام بھی اس کے ساتھ مسکرا دیا۔

"ہاں، شہرام۔ میں نے تمہیں معاف کیا۔ میرے دل میں کوئی برائی نہیں تھی بس میں اوور رئیکٹ کر گئی۔" اس نے اب بھرپور تبسّم کے ساتھ اپنے دل پر ہاتھ رکھ اسے یقین دہانی کروائی۔

"اب چونکہ سب کا ڈرامہ ختم ہوا، ہمیں اپنی اگلی منزل تک پہنچنے کی تیاری کرنی چاہئیے۔۔" ماہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رخ نے سب کو دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں کہا۔۔۔

ان سے بہت نیچے، سرائے کے اندھیر تہہ خانے میں ایک آدمی کھڑا کوئی ہلکی سی دھن گنگنا رہا تھا۔اس کی حلیہ اندھیرے میں واضح تو نہ تھی لیکن یہ دیکھا جا سکتا تھا کہ اس کا لباس بہت سادہ ہے، بلکل درویشوں جیسا اور اس کی رنگت سیاہ تھی۔وہ کسی چیز کا سہارا لئے کھڑا تھا، دور سے دیکھنے پر ایسا لگتا تھا کوئی بزرگ آدمی بہت کمزوری کی حالت میں کھڑا ہو لیکن وہ کوئی بزرگ نہیں تھا۔گو کہ وہ عمر میں کافی بڑا تھا لیکن اس کو قریب سے دیکھ کر ہی اسکی طاقت اور زیرک نگاہ سے خوف آتا تھا۔اس کے ہاتھ میں پکڑی بیسا کھی اسکی ٹانگ کی معذوری کی گواہ تھی اور اس کے چہرے پر بکھری سرد مہری اس کی سختی کی گواہ تھی۔۔۔

دفعتاً تہہ خانے میں کسی کے قدموں کی چاپ پر آدمی نے رخ موڑا۔

"خبر لائی ہو؟" آدمی کی آواز مخملی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی، خبر ہے۔" ملازمہ نے بنگالی میں جواب دیا۔ "جوہر پر حملہ کیا گیا تھا۔۔" اس کی بات پر آدمی نے محض سر ہلایا۔

"ماہ رخ؟" آدمی کی زبان پر یہ نام بہت شناسا سا تھا۔۔

"میں نے دیکھا تھا۔ وہ کان میں وہی آویزے پہنی ہوئی ہے۔"

"ہوں۔ جوہر ٹھیک ہے؟" لہجہ بے تاثر تھا۔

"ہاں۔ اس کے ہاتھ پر خنجر کا زخم ہے بس۔ اور۔۔"

"اور؟" اس نے سوالیہ ابرو اٹھایا۔

"اور اس نے حاکم فہیم کو خط لکھا ہے۔"

"کیوں؟"

"وہ اپنے والدین کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔" آدمی نے آنکھیں میچ لیں۔۔

—

----

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عمرِ گزشتہ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

قسط 4: لو بچھا دی بساط کانچ سے خواب نے

لو بچھا دی بساط کانچ سے خواب نے،

لو مزا چکھو اب تم بھی دلدل کا

دلدل بھی وہ جس کا سرا ملتا نہیں

ہاں یہ تم کو بنا چھوڑے گا وہ سراب،

انت نہ جس کا کسی کو دکھتا ہے اور نہ حساب

کیونکہ بے بس نہیں ہوتا انسان کبھی،

قتل، چوری، مکر فریب

نہیں دیتا کسی کو زیب

پھر بھی گر تم نے یہ راستہ چن لیا،

سمجھ لینا زوال اپنا تم نے خود ہی بُن لیا (نظم بقلم خود)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

1815

رات کا پہر

"یہ سب کرنے کا صرف ایک ہی مقصد تھا۔ وہ یہ کہ کسی کو کبھی پتا نہ چلے کہ ان لوگوں نے آگے چل کر کیا کرنا ہے۔ اگر ہمارے دشمنوں کو ہی پتا چل جاتا کہ یہ خطرہ ہیں تو ان کا انجام نظام کے خاندان سے مختلف نہ ہوتا۔" آدمی کی آواز مخملی تھی اور لہجہ ذرا بوڑھا تھا، بردبار سا۔

"آپ کو لگتا ہے نظام اور اس کی پتنی کو ہمارے دسمنو (دشمنوں) نے مروایا ہے؟"

"ہاں۔"

"غالب صاحب، آپ خود بتاؤ یہ کہاں کا انصاف؟ ان بچوں کی زندگی صرف اسلیے پلٹ ڈالی کہ کل کو جنگ روکی جا سکے؟ انسان تھے ناں، کٹھ پتلی (کٹھ پُتلی) تو نہ تھے!" بنگالی نقوش والی ساڑھی پوش عورت بہت نروٹھے پن سے بولی جیسے اپنے چھوٹے بچوں کا ذکر کر رہی ہو۔

"کہاناں، ان کی زندگی سے زیادہ اہم جنگ روکنا تھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جنگ اصل کہاں ہے؟اندیسا(اندیشہ) ہے۔اس کے لیے اتناسب کسۓ(کچھ)؟"عورت کا بنگالی لب ولہجہ ابل ابل کے باہر آرہا تھا۔۔

"اندیشے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔۔"

"ناصاحب،اندیسے کے لئے چھوٹے بچوں کا مستو قبل(مستقبل) برباد کیوں کیا؟"

"ان کا مستقبل روشن ہے۔۔"وہ غالب امر تھا۔تھیاں گڑھنا اس کو آتی تھیں۔۔۔

"جاؤجی،نہیں سمستے(سمجھتے) آپ۔"بنگالی ملازمہ ناراضگی سے جانے کے لئے مڑی جب غالب نے پکارا۔

"وہ تیار ہے؟"

"کون وہ؟"

"ماہ رخ۔۔"

"ہاں"یک لفظی جواب دے کر وہ وہاں سے چلی گئی اور لنگڑا آدمی تہہ خانے کے اندھیرے میں گم سا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

—

پانچ دن بعد

ماہ رخ نے حیدر آباد میں پہلا قدم رکھا اور اسے ایسا لگا اس نے دلدل میں پاؤں رکھا ہو۔ حیدر آباد ہے شہر ریاست کا، سیاست کا پھر سیاست میں ہونے والی رفاقت سے لے کر رقابت کا۔۔ یہ شہر ہے باذوق لوگوں کا، بنجر دلوں کا، پرانے محلوں میں رہنے والے نوابوں کا کہ جو کرتے ہیں غرور اپنی امارت کا، ذہانت کا، دولت بنا کے، انگریزوں کی گود میں بیٹھ کر کمانے کا۔ سبسیڈری الائنس پر دستخط کرتے ہوئے یہاں کے نظام نے لوگوں کی لگام انگریزوں کو دے دی تھی۔ اب یہ شہر پہلے جیسا نہ تھا، یہاں رونقیں زیادہ نہیں تھیں کہ اب انگریز اپنے ساتھ سکوت اور خاموشی لائے تھے۔ حیدر آباد میں سکون تھا، امن تھا خاموشی تھی لیکن خاموشی جب فطرت نہ ہو تو چبھتی ہے۔ کیوں خاموش تھا حیدر آباد؟ کوئی نظام سے پوچھے، کوئی وہاں کے انگریز کمانڈر سے پوچھے لیکن اگر وہ پوچھنے پر جواب دے دیتے تو لوگ خاموش ہی نہ ہوتے، سوال کرتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہتے، اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا، خود سے وصول کیے جانے والے محصول کا سوال، انگریزوں کی غلامی کرنے پر سوال، فرنگیوں کی بڑھتی طاقت کا سوال لیکن فی الوقت صرف خاموشی تھی۔۔آواز اٹھانے کا حق جو نہیں تھا۔ماہ رخ نے آنکھیں موندے، سر بگھی کی پشت سے ٹکائے حیدر آباد کے مکینوں کی بے بسی پر افسوس کیا۔

"ماہا، تم نے اپنے بالوں کے ساتھ کیا کیا ہے؟" نحل کے اچانک سوال پر وہ چونکی اور پھر ہلکا سا مسکرائی۔

"تمہیں یاد ہے نا وہ بنگالی ملازمہ کیسے مجھے گھور رہی تھی؟ کیونکہ میں مس فٹ تھی۔سو میں نے اپنے بالوں کے اصل اسٹائل کو چھپانے کے لئے یہ جوڑا باندھا ہے۔جہاں تک بات ہے میرے لباس کی تو یہ انگریزوں کی طرح پھولے ہوئے گاؤنز میں نے بہرام کے کہنے پر پہنے ہیں۔اس کے مطابق اگر میں یہ شو کروں کہ میں انگریزی کلچر سے بہت متاثر ہوں تو میرے پلان میں کامیاب ہونے کے چانسس زیادہ ہیں۔اور سچ پوچھو تو میں اس بات سے اتفاق کرتی ہوں۔۔" ماہ رخ نے بہت آسانی سے ساری وجہ کہہ ڈالی۔

"ہاں بھائی ہاں۔اب تو تم کرو گی اس چڑیل آدمی سے اتفاق۔ہونہہ۔نیا دوست جو مل گیا ہے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہیں۔۔" نحل نے بہت نروٹھے پن سے اسے دیکھا۔۔

"نحل تمہیں جلنے کی بدبو نہیں آرہی؟ مجھے تو آرہی ہے اور الامان، کیا خوب آرہی ہے۔"

"نہیں، مجھے تو صرف دھوکے کی بو آرہی ہے۔تازہ تازہ دھوکہ جو ایک عورت اپنی دوست کو دیتی ہے۔" نحل نے تنک کر جواب دیا۔

"اچھا سنو۔بات سنو۔" ماہ رخ نے انگلی سے اس کی تھوڑی کا رخ اپنی طرف کیا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے گویا ہوئی۔

"نحل احرام، تم میری سب سے بہترین دوست ہو۔میرا دل بہت چھوٹا ہے، اس دل میں زیادہ لوگوں کے لئے جگہ نہیں ہے لیکن نحل کے لئے اس کی ماہا کے دل میں ہمیشہ ایک بڑا سا کمرا رہے گا۔جب تک ماہا حیات ہے وہ اپنی ساتھی، نحل کو کبھی نہیں بھولے گی، چاہے وہ اپنی یادداشت کتنی ہی دفعہ کھودے، اس کا دل کتنی ہی دفعہ ٹوٹ جائے، نحل ہمیشہ اس دل میں رہے گی۔" ماہ رخ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بہت پیار سے سمجھا رہی تھی، اس کے ہر لفظ میں صدق تھا۔" بہرام بہت اچھا لڑکا ہے، دل کا بہت صاف، نرم، اور بہت پیارا۔ہو سکتا ہے وہ میرا دوست بھی ہو لیکن وہ نحل تو نہیں ہو سکتا ناں؟ اب ہر کوئی نحل کی طرح لاُپڑھ کر پھولوں کی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ریڑھی تو نہیں چلا سکتا ناں ؟" اس نے شرارت سے بات ختم کی تو نحل جو کب سے مسکرائے جا رہی تھی فوراً غصّے سے پیچھے ہوئی۔اپنے ہاتھ ناراضگی سے چھڑوائے۔۔

"تم صحیح کہہ رہی تھیں ماہا۔جلنے کی بو مجھے بھی آرہی ہے۔کوئی میری پھولوں کی حسین دکان سے جل رہا ہے۔اور ویسے میں مذاق کر رہی تھی۔تم بہرام سے بات کرو،مجھے کیا مسٔلہ ہونا ہے۔" اور ماہ رخ خوب ہنسی۔ہنسی حیدر آباد کی دیواروں سے ٹکرا رہی تھی لیکن لوٹ کر واپس کانوں تک نہیں پہنچی۔اُس وقت کا حیدر آباد خوشیاں اور ہنسی لوٹانے کا عادی نہیں تھا۔

ان کی بگھی ایک سرائے کے پاس آکر رکی۔یہ سرائے اس بنگالی عمارت سے بہت چھوٹی تھی جس میں وہ لوگ ٹھہرے تھے لیکن نظام کا محل حیدر آباد کے وسط میں تھا اسی لئے وہ لوگ تھوڑی دیر یہاں رک گۓ تھے۔ماہ رخ اپنا انگریزی طرز پر سلا ہوا گاؤن دو انگلیوں سے اٹھائے اندر داخل ہوئی جب اس کی آنکھ سامنے کی میزوں کے ساتھ لگی کرسیوں پر براجمان چار

www.novelsclubb.com

نفوس سے ٹکرائی۔ان میں سے ایک سرمئی سوٹ پینٹ میں ملبوس،رات سے سیاہ بالوں والا تھا،وہی جس کی سرمئی آنکھیں خاموش تھیں۔ماہ رخ کو منوں غصّہ آیااور وہ پیر پٹختی سب سے کونے والی میز پر جا بیٹھی اور ایک طائرانہ نظر پورے ہال میں گھمائی۔یہ سرائے گو کہ چھوٹی تھی لیکن اس کی بناوٹ بہت سخاوتی اور خوبصورت تھی،جیسے کسی ماہر معمار نے اسے بنایا ہو۔

اس کے پیچھے پیچھے نحل چلی آئی اور پھر کچھ دیر بعد شہرام اور بہرام بھی آکر میز کے گرد لگی کرسیوں پر بیٹھ گ ئے۔شہرام نے ماہ رخ کا غصّہ دیکھا تو ادھر ادھر نظریں گھمائیں اور پھر اس کی نگاہوں نے بھی سامنے بیٹھے مردوں کو دیکھا۔سرمئی آنکھوں والا کسی بوڑھے آدمی سے بات کر رہا تھا۔جس کو مخاطب کیا جا رہا تھا وہ شخص کوئی بڑھتی عمر کا آدمی تھا کہ اس کے سر کی پشت پر موجود بال سفید تھے۔شہرام کو بھی اس کا یہاں آجانا پسند نہیں آیا۔اس نے مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں اور آنکھیں وہاں سے ہٹالیں۔نحل اور بہرام اب ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مشغول تھے۔وہ دونوں ایک دوسرے کے برابر میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ماہ رخ کرسی سے پشت ٹکائے سیدھ میں رکھی لمبی میز کو دیکھ رہی تھی جو خالی تھی۔

کچھ دیر بعد ہی شہرام کے سر میں درد ہونے لگا سو وہ اوپر بنے کمروں کی چابی سرائے کے منتظم سے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لے کر چلا گیا۔ دفعتاً ماہ رخ ٹھٹکی۔ جب وہ لوگ اس بنگالی عمارت میں تھے، تب تو وہاں جوہر کے ساتھ تین آدمی تھے۔۔ یہ چوتھا شخص کون تھا؟

ماہ رخ نے یکلخت نظریں گھما کر اس کی میز کی جانب دیکھا۔ جوہر کے دائیں اور بائیں جانب جو دو آدمی بیٹھے تھے وہ چوکس تھے۔ وہ ہمیشہ چوکس رہتے تھے۔ ماہ رخ کو ذرا اور حیرت ہوئی۔ یہ یقیناً اس کے ذاتی محافظین تھے تو پھر وہ اس وقت کہاں تھے جب اس پہ حملہ کیا گیا تھا؟ ماہ رخ نے اب اس کے زخموں کو دیکھا۔ اس کے جبڑے کے پاس لگا زخم اب بہتر لگتا تھا گو کہ گوری رنگت کے باعث اس کے زخم کے ارد گرد نیلاہٹ واضح تھی۔ اس کے ہاتھ پر اب بھی پٹی بندھی تھی لیکن اب وہاں سے خون نہیں چھلک رہا تھا۔ ماہ رخ نے دیکھنا چاہا کہ وہ چوتھا شخص کون ہے کہ جس سے جوہر جیسا مغرور آدمی پوری توجہ اور انہاک سے بات کر رہا ہے لیکن اس ذی نفس کی پیٹھ ماہ رخ کی جانب تھی تو وہ اانہیں دیکھ نہیں سکتی تھی۔

کسی احساس کے تحت جوہر نے آنکھیں اٹھائیں، پھر دوبارہ اپنی بات میں مگن ہونے والا تھا کہ وہ رکا، چونکا اور پھر نگاہیں دوبارہ اس کی طرف پھیریں۔ آنکھیں، آنکھوں سے ٹکرائیں۔ جوہر کی بھویں یکلخت ناگواری سے ملیں البتہ ماہ رخ نے نگاہ نہیں ہٹائی گویا کہہ رہی ہو "کر لو جو کر سکتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو۔" جوہر نے بھی نظرانداز کر کے بات جاری رکھنا چاہی جبکہ ماہ رخ اب بھی اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی۔ بس اسے یہ جاننا تھا کس بات کا اتنا غرور۔ ایسا لگتا تھا جیسے ایک کرسی اس کے لئے ہو اور اس سے کچھ فاصلے پر رکھی کرسی اس کی اکڑ کے لئے۔ کچھ دیر تو وہ برداشت کرتا رہا لیکن پھر طیش کے عالم میں ماہ رخ کو گھورے گیا۔ اس کی نگاہوں کے تعاقب میں اس چوتھے انجان شخص نے بھی منہ موڑ کر ماہ رخ کو دیکھنا چاہا۔ اس شخص کا نچلا چہرہ مسخ شدہ تھا اور رنگ جھلسا ہوا لیکن اس کے چہرے کے باوجود کچھ تھا اس کی شخصیت میں جو اس کو دانا بناتا تھا۔ ماہ رخ اس کو تکتی رہی--۔ ایک لمحہ۔۔۔ دو لمحے۔۔۔ چار سے چھ۔۔ اور چھ سے جانے کتنی ساعتیں بیتیں کہ ماہ رخ کے سر میں شدید ٹیس سی اٹھی، چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوتا گیا۔ وہ اس آدمی کو بھی جانتی تھی۔ کیسے۔۔ کیوں۔۔ اسے نہیں معلوم تھا۔ بس وہ جانتی تھی۔ یا اللہ! یہ کیسی آزمائش تھی؟ وہ سب کو جانتی بھی تھی اور نہیں بھی؟ یہ زمانہ اس کا تھا بھی اور نہیں بھی؟ وقت اس کے ہاتھ میں تھا اور نہیں بھی؟ اس کے لب وا رہ گئے۔ اس سے پہلے وہ اٹھ کر وہاں سے بھاگتی، جوہر ہاتھ جیبوں میں ڈالے اس کے قریب چلا آرہا تھا اور اس کے تینوں آدمی اب اوپر جا رہے تھے۔ ماہ رخ نے وہاں سے اٹھنا چاہا لیکن حیرانی اس قدر تھی گویا اس کا ہر عضو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سن ہو گیا ہو۔

"کوئی دِقت؟" جوہر نے ایک ابرو اچکائی۔

"کیا مطلب؟" وہ بس اتنا ہی بول پائی۔ کچھ فاصلے پر بیٹھے بہرام اور نحل بھی اب ان دونوں کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔

"میرا مطلب ہے کہ آپ کو کوئی دقت ہے؟"

"نہیں۔"

"تو پھر آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں جیسے میری سات پشتوں نے آپ کی جائیداد پر قبضہ کیا ہوا ہو؟" لفظ طنزیہ تھے، لہجہ تمسخرانہ تھا مگر چہرہ۔۔۔ازلیہ انداز میں سردی سے جما ہوا۔ آہ! یہ شاطر، ڈپلومیٹ آدمی! ماہ رخ نے دل ہی دل میں اسے بہت کچھ کہا۔

"تم ہوتے کون ہو مجھ سے اس لب و لہجے میں بات کرنے والے، مجھے یہاں حیدر آباد کے نظام نے بذاتِ خود دعوت دی ہے۔" ماہ رخ نے بہت ہلکی آواز میں کہا کیونکہ اب بہرام اور نحل پھر سے اپنی باتوں میں محو ہو گئے تھے اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ مزید کوئی بدمزگی دیکھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ غلط سمجھی ہیں کیونکہ سب کو کچھ دنوں میں ہونے والی دعوتِ خاص کا دعوت نامہ نظام صاحب نے نہیں بھیجا۔نیوتا(دعوت نامہ)میری ہی رہنمائی میں بھیجا گیا تھا اور ہاں، آپ نے پوچھا میں ہوتا کون ہوں؟میں حیدر آباد کے نظام کا بیٹا اور معاونِ اعلیٰ ہوں۔میر جوہر علی خان۔"اس کے لہجے میں اتنا ناز اور زعم تھا کہ ماہ رخ کو اپنی ہنسی روکنی پڑی لیکن شرمندگی اتنی تھی کہ نہ کوئی حد نہ حساب۔تو یہ نظام کا بیٹا تھا؟وہ تو اسے کوئی چھوٹا افسر وغیرہ سمجھ بیٹھی تھی۔ اب وہ آنکھیں چھوٹی کئے سامنے کھڑی زرد چہرے والی لڑکی کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

"Excuse me for the inconvenience"

وہ آنکھیں گھما کر اتنا کہنے کے بعد رکی نہیں بلکہ خود بھی اوپر جانے کو راستہ ناپنے لگی۔جوہر کی خاموش جانچتی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا تھا۔

—

اب نیچے بنے میزوں سے مزین ہال میں دو نفوس بیٹھے تھے جن کی بھن بھن کرتی ہلکی آوازیں،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھوٹی سی سرائے کی ویرانی اور کاٹ کھانے والی خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔ بہرام نحل کے سامنے بیٹھا تھا اور اس کی کسی بات کو غور سے سن رہا تھا پھر اچانک نحل کو کچھ یاد آیا تو اس کی سبز آنکھیں کھِل اٹھیں۔

"تمہیں پتہ ہے آج ماہ رخ نے تمہارے بارے میں کیا کہا؟" اس نے بہرام سے پوچھا۔

"ظاہر سی بات ہے مجھے نہیں معلوم۔"

"اس نے کہا تم ایک بہت اچھے لڑکے ہو، پیارے اور دل کے صاف۔ اب اس 'اچھے لڑکے' والی بات سے تو میں متفق نہیں ہوں (آنکھیں گھما کر جتایا) لیکن ہاں، تم دل کے صاف ہو۔۔ تھوڑے سے۔" بہرام کے گالوں میں ہلکی سی سرخی گھلی اور وہ کھسیانا سا ہنس دیا۔

"تو یہ تم مجھے کیوں بتا رہی ہو؟"

"ایسے ہی۔ کوئی خاص وجہ تو نہیں ہے۔۔ سوچا تمہاری تعریف ہوئی ہے، تمہاری ego کو بھی تھوڑا boost دیا جائے۔" اپنے مذاق پر وہ خود ہی ہنسی جبکہ بہرام سنجیدہ سا آگے ہو کر بیٹھا اور ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملائیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن نحل میرے نظریے سے دیکھو تو یہ بات غلط ہے۔"

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ جو باتیں لوگ کسی اور انسان کے بارے میں آپ سے کہیں، گو وہ تعریف ہو یا برائی، اسے کسی اور شخص یا خود اس شخص کو بتانا بھی میری نظر میں غلط ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ لوگوں کے منہ سے نکلے الفاظ ہمیشہ ایسے ٹریٹ کرنے چاہیئے جیسے وہ آپ کو سونپی گئی امانت ہوں۔ اگر ماہ رخ کو ضروری لگتا تو وہ یہ بات مجھے خود ہی بتا دیتیں اور نہیں بھی بتاتیں تو مجھے تو ویسے ہی پتا ہے کہ میں کتنا پیارا، بااخلاق اور اچھا ہوں۔" آخر میں اس نے سر کو خم دے کر اپنی شان میں اضافہ کیا اور نحل اب سبز کچے سیب سی آنکھوں میں بہت سی نرمی لئے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کے الفاظ اس کے دل کی طرح ہی تو صاف تھے، کسی بھی قسم کے کھوٹ سے عاری۔

"تم عجیب ہو۔" نحل نے اپنی شرمندگی کو چھپانے کی خاطر بولا۔

"توبہ، میں عجیب ہوں؟ دیکھو تو ذرا کہہ کون رہا ہے۔ تمہارا رویہ دن میں ہر سیکنڈ کے بعد کسی گاڑی کی سی تیزی سے بدلتا ہے۔ گرگٹ نہ ہو تو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہائے اللہ، تمہیں شرم نہ آئی مجھے ایسے کیڑے سے ملاتے ہوئے؟"

"نہ بی بی ایک بات بتاؤ، یہ گرگٹ کیڑا کب سے ہو گیا؟ کیڑا اصل میں insect کو کہتے ہیں اور یہ invertebrates کی ایک کلاس ہوتی ہے جبکہ گرگٹ بنیادی طور پر ایک reptile ہے یعنی کہ vertebrate۔vertebrate وہ جانور ہوتے ہیں جو۔۔۔" بہرام شروع ہوا تو بولتا ہی چلا گیا جبکہ نحل نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ لئے۔

"بس کر دو۔ نہیں میاں، ایک بات تو بتاؤ مجھے۔ تم تھکتے نہیں ہو یہ عجیب سی چیزیں پڑھ کر؟ مطلب آخر میں تو تم درزی ہی رہو گے ناں تو پڑھنے کا کیا فائدہ یہ ہسٹری، یہ سائنس اور پتا نہیں کیا کیا۔" نحل نے ہاتھ جھلا کر اپنا مدعا بیان کیا اور بہرام کو تو جیسے "درزی" لفظ سن کر پتنگے لگ گئے تھے۔

"درزی؟ تم نے مجھے درزی بولا؟" بہرام بے یقینی کے عالم میں گویا ہوا اور نحل یک دم گھبرا گئی کہ کہیں رونے ہی نہ لگ جائے یہ۔

"نہ۔۔ نہیں۔۔ نہیں تو درزی تو نہیں۔ مطلب ہاں درزی بولا تو ہے لیکن اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟ (اس نے قدرے جھنجھلا کر کہا) درزی انسان نہیں ہوتے کیا؟ ان کے

www.novelsclubb.com

سینے میں دل نہیں ہوتا کیا؟ بلکہ ان کے دل تو زیادہ نرم ہوتے ہیں۔ بلکل گاہک کے حساب سے کام کرتے ہیں۔ تمہیں پتا ہے، میری کلاس میں ایک لڑکی تھی، سعدیہ، وہ تو اپنے سارے کپڑے درزی سے سلواتی تھی اور تو اور اس کی بہن کی شادی کا شاندار جوڑا بھی اسی درزی نے سیا تھا اور کیا کمال سیا تھا ایمان سے۔۔۔"

"تم نے مجھے درزی سمجھا ہوا ہے؟" وہ اب تک حیران تھا۔۔

"تو اور کیا؟" اب وہ اپنے دفاع میں ذرا زور دے کر بولی۔

"لڑکی، میرے پاس ناں فیشن ڈیزائن کی ڈگری ہے۔ درزی نہیں ہوں میں۔ ڈیزائن کرتا ہوں کپڑے، اور سیتا خود نہیں ہوں، لوگوں کو ہدایات دیتا ہوں۔ ہونہہ۔۔"

"آہ، تبھی میں کہوں کہ پاکستان کے فیشن کے حالات اتنے خراب کیوں ہیں۔۔" نحل نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور کچھ روز پہلے کہے گئے بہرام کے الفاظ ہی اسے لوٹائے۔ (بڑا آیا، میری ڈگری کی ہنسی اڑانے والا)

"بس کرو، اتنا اچھا لباس بنایا ہے میں نے ماہ رخ کے لئے۔" اس نے چھوٹی بھوری آنکھیں گھمائیں اور نحل کو وہ تعریف یاد دلائی جو ماہ رخ نے اس کے ڈیزائن کردہ لباس کی سب کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

سامنے کی تھی اور اس تعریف کو نحل نے بیزاری سے پرے پھینکا۔

"اچھا ایک بات تو بتاؤ۔" بہرام نے ماتھے پر آئے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا جس پر نحل نے ابرو اچکائی۔

"ہاں پوچھو پوچھو۔۔۔"

"تم مجھ سے ہمیشہ لڑتی کیوں ہو؟ میں نے تو تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑا۔" کتنا معصوم سا تھا ناں وہ بھی، نحل کا تو مذاق بھی بلکل نہیں اڑاتا تھا، دل میں اس کی برائی تو مر کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔

نحل نے پہلے تو بہت سوچا پھر صرف سادگی سے اتنا کہا۔

"It is my love language"

"کیا؟" اسے لگا اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

"یہ میرا پیار دکھانے کا طریقہ ہے۔ میں اپنے ہر دوست سے ایسے ہی بات کرتی ہوں۔" بہرام تو بس منہ چھپانے کے درپہ تھا ورنہ چہرہ تو اس کا سرخ ہو ہی چکا تھا کہ تمہیں لگتا وہ کوئی مشرقی حسینہ ہے جو نئی نویلی دلہن بھی واقع ہوئی۔ (اس نے مجھے اپنا دوست کہا؟)

"تو۔۔یہ عجیب۔۔کیا مسئلہ ہے؟ ایسے نہیں دیکھو مجھے۔" بہرام لال پیلا ہوتا گیا اور نحل کی ترچھی مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا چلو اب نہیں لڑوں گی تم سے، اگر تم یہی چاہتے ہو۔" اس نے مصنوعی اداسی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔

"نہیں میں نے یہ تو نہیں کہا۔" بہرام کا انداز بے اختیار تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو پھر سے بے نیاز ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ "میرا۔۔ میرا مطلب ہے کہ اگر تم۔۔ سب سے ہی ایسے بات کرتی ہو تو مجھ سے بھی کر سکتی ہو۔" نحل اس کی بات پر معنی خیزی سے ہنسی۔ "میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ اگر یہی تمہاری عادت ہے تو اس میں تمہارا کیا قصور۔ تمہارے دماغ کی اوپری منزل میں قدرتی طور پر مسئلہ ہے ناں۔" یہ کہہ کر وہ جلدی سے اٹھا اور قہوے کی درخواست کرنے باورچی خانے کے ساتھ بنے احاطے تک چلا گیا جبکہ نحل خود سے ہنستی اسے دیکھتی رہی۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں قہوے کے دو چھوٹے پیالے تھے۔ وہ دو پیالے عمدہ انداز میں بنے ہوئے تھے۔ قریب سے دیکھو تو وہ چینی مٹی کے بنے تھے اور ان پر بہت نفیس نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ قہوے کا رنگ بکسر کے قہوے سے مختلف تھا۔ نحل نے پھونک مار کر ایک چسکی بھری تو اسے معلوم پڑا کہ یہ قہوہ محض لیموں پانی کا ایک گرم اور شاہی امتزاج ہے۔ وہ ہلکا سا مسکرائی۔

"بہرام تمہیں ہسٹری سے بہت لگاؤ ہے ناں؟ مجھے ایک بات بتاؤ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہوں؟۔" بہرام نے قہوے کا پیالہ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ شاید وہ نخل کی طرح ٹھنڈا کر کے ہی پیتا تھا۔

"مجھے کبھی سمجھ نہیں آیا کہ تقسیمِ ہند کے بعد جو حیدر آباد پاکستان کے حصّے میں آیا، یعنی وہی اپنا کراچی کے ساتھ والا حیدر آباد اور اس حیدر آباد کہ جس میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں میں کیا فرق ہے؟ میری استانی نے مجھے سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ اتنی زیادہ گاڑھی زبان استعمال کرتی تھیں، مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آسکا۔" وہ بہت اداسی سے پوچھ رہی تھی اور بہرام ہسٹری کا ذکر سنتے ہی پر جوش سا ہو گیا۔

"اچھا، یہ تو کوئی مسٔلہ ہی نہیں ہے۔ میں ابھی بتائے دیتا ہوں۔ اچھا تو سنو۔ جس حیدر آباد سے ماہ رخ کراچی آئی تھیں، وہ حیدر آباد دراصل تقسیمِ ہند سے بہت پہلے ایک چھوٹی سی مچھیروں کی بستی ہوا کرتی تھی۔ چونکہ یہ بستی دریائے سندھ جو کہ قدیم زمانے میں سندھو دریا کہلاتا تھا کے بہت قریب تھی، اس لئے بہت سے مچھیروں نے یہاں ڈیرا ڈالا ہوا تھا۔ اس بستی کا پرانا نام اسکے سردار کے نام پر رکھا گیا تھا، یعنی نیرون کوٹ۔ اب اسی بستی کے قریب ایک پہاڑی سلسلہ، گنجو ٹکر کے نام سے واقع ہے۔ ہو سکتا ہے تم نے اس کا ذکر پاکستان کا جیو گرافیہ پڑھتے ہوئے سنا ہو کیونکہ یہاں چونے کے پتھر کے وسیع ذخائر پائے جاتے ہیں۔ خیر، یہ پہاڑی سلسلہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تجارتی مرکز سا بنتا گیا اور پھر مذہبی اہمیت کا حامل بھی بن گیا یہاں تک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہ محمدؐ بن قاسم نے اس پورے علاقے کو فتح کر لیا جس میں حیدر آباد والی بستی نیرون کوٹ بھی شامل تھی۔" بہرام سانس لینے کو رکا اور پھر اس نے قہوے کے پیالے کو ہاتھ میں اٹھایا۔

"اچھا، تو یہ وہ محمد بن قسم والی کہانی ہے؟" نحل حیرت سے بولی۔

"ہاں، کیونکہ تاریخ کی کڑیاں ایک دوسرے سے الجھی ہوئی رہتی ہیں۔" بہرام نے قہوے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "لیکن یہ تمہارے سوال کا جواب نہیں ہے۔ اسے تم بیک گراؤنڈ سمجھ لو۔"

"ٹھیک ہے تم آگے بتاؤ مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں یہ کیسے پتا۔" نحل کو تو جیسے یقین نہیں آرہا تھا۔

"میں نے چچ نامہ پڑھ رکھا ہے۔"

"نا کرو۔" نحل نے آنکھیں پھیلا ہی تو لی تھیں۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔ اچھا اب ادھر ادھر کی باتیں نہیں۔ ہم نام حیدر آبادوں کی کہانی سنو۔ اس سب کے بہت سالوں بعد 1768 میں اس شہر کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔ اس شہر کے قیام کو ممکن بنانے والے کا نام آہ بھول گیا یاد کرنے دو۔۔۔" نحل نے بہت اطمینان سے اس کی بات کا انتظار کیا۔ کیا کوئی یقین کر سکتا تھا کہ آج نحل احرام کسی کی بات کو اتنی محویت سے خاموش ہو کر سن رہی تھی؟ اور اپنے سب سے ناپسندیدہ سبجیکٹ پر گفتگو کر رہی تھی صرف اس لئے کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسے "بولتے ہوئے سن سکے؟ تم جانتے ہو یہ معجزہ کب ہوتا ہے؟ کس احساس کے تحت ہوتا ہے؟

"یاد آگیا۔ان کا نام تھا میاں غلام شاہ کلھوڑو۔ پھر یہ شہر انگریزوں کے لئے سندھ کا دار الحکومت بن گیا۔۔۔ لیکن اس کا حیدر آباد دکن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"اس کی بات ختم ہونے پر نحل نے زور زور سے سر ہلایا۔اس سے زیادہ جوش وہ نہیں دکھا سکتی تھی۔دفعتاً کسی نے ان کی میز پر دستک دی تو ان دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا۔وہ سرائے کا ایک بیرا تھا۔

"صاحب، یہ گڑ ہے۔آپ کو اگر قہوے میں کوئی کمی بیشی لگے تو آپ یہ اس میں گھول لیجئے گا۔" وہ کہہ کر چلا گیا اور نحل حیران سی دیکھی گئی۔واہ بھائی، یہاں تو بہت مزے۔بہرام اب اسے دوبارہ دیہان سے سننے کو کہہ رہا تھا۔

"ہاں تو حیدر آباد دکن ایک بہت بڑے علاقے کا مجموعی نام ہے۔یہ برصغیر کی ایک princely state ہے اور اس کا مرکز حیدر آباد ہے جس سے اس پوری ریاست کا نام حیدر آباد دکن پڑا۔۔۔ویسے تو اس کو مملکتِ آصفیہ کہا جاتا ہے۔اب اس کے پیچھے بھی ایک کہانی ہے۔"وہ ذرا آگے ہو کر بیٹھا اور نحل نیند کے مارے جمائی لینے ہی والی تھی کہ اس نے بہرام کے کِھلے کِھلے چہرے کو دیکھا اور بہت مشکل سے اپنے ادھ کھلے منہ کو بند کیا۔اتنا تو کر ہی سکتی تھی ناں وہ۔۔کیوں کر سکتی ہے، یہ نہیں پتا تھا، لیکن وہ اس کے لئے کر سکتی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہانی کچھ یوں ہے کہ آصف جاہ حیدر آباد کے پہلے نظام کا لقب تھا اور نام ان کا تھا میر قمر الدین اور جانتی ہو یہ نام ان کو مغلیہ بادشاہ اور نگزیب عالمگیر نے بذاتِ خود دیا تھا!" اس کی آنکھوں میں عقیدت تھی۔ شاید اسے یہ والے مغلیہ بادشاہ اچھے لگتے تھے، نحل نے سوچا۔

"پھر بھی اور نگزیب کے خلاف بغاوت کی؟" نحل نے غصّے سے پوچھا۔

"نہیں نہیں، بغاوت نہیں کی تھی۔ دراصل میر قمر الدین تو ہندوستان کے کچھ بااثر علاقوں میں اور نگزیب کے نائب کی حیثیت سے تعینات تھے لیکن پھر اور نگزیب کی وفات کے بعد محمّد شاہ کے دور میں ان کو وزیرِ اعظم بنا دیا گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب آپ نے انتھک محنت کی تاکہ مغلیہ سلطنت کو زوال پذیر ہونے سے بچایا جا سکے لیکن بادشاہ کے بہت سے اعلیٰ کاروں نے آپ کو روکنے کا سامان کیا تو آپ نے کوشش چھوڑ دی اور دکن چلے گئے۔۔" اب چونکہ بہت سے لوگ سرائے میں آ رہے تھے تو بہرام نے نحل کو چلنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں میز پر پیالے رکھے وہاں سے اوپر کی جانب چل دیے۔ پیالوں میں سے ابھی تک لیموں کی بھینی بھینی مہک اٹھ رہی تھی۔ لوگوں کے ہجوم میں ابھی بھی بہرام کی پر جوش سی دھیمی آواز تمہیں سنائی دیتی اور نحل کی خاموش سبز آنکھیں بہرام کو تکتے ہوئے نظر آتیں۔۔ یہ تو وقت کا کھیل تھا، کس نے سوچا تھا دوستیاں اور چاہتیں غالب آنے لگیں گی؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تو ماہ رخ کی الجھی سوچوں کا ارتکاز ٹوٹا، موتیوں سی افکار و سوچیں پھر سے بکھر گئیں۔اس سرائے کا کمرہ بہت چھوٹا اور نہایت سادہ تھا لیکن اس کے باوجود بھی غسل خانے سے لے کر باہر بنی ادنٰی بالکنی میں گند اور دھول کا نام و نشان نہ تھا۔کمرے میں ہلکی چھن کر آتی سرما کی آرام دہ دھوپ اور حیدر آباد کی سادہ ٹھنڈی ہوا ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے کافی تھیں لیکن پھر وہی بات کہ ماحول کا تعلق تو دل کے موسم سے ہوا کرتا ہے۔۔۔ بالکنی اور دروازے تک کا مختصر فاصلہ عبور کرتی ماہ رخ اب کمرے کے آخری سرے پر تھی جہاں بالکنی کی دھوپ براہِ راست پڑتی تھی۔دروازہ عام سی لکڑی کا بنا تھا اور کسی بھی نقش و نگار سے خالی تھا۔اس نے چڑھی ہوئی چٹخنی اتاری اور سامنے شہرام کو کھڑا دیکھ کر ہی بے اختیار مسکرائی۔

"اندر آ سکتے ہو تم۔۔"اس نے دروازے کے الماری جیسے دو پٹوں کو کھول کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا اور پھر دروازہ کھلا چھوڑ دیا۔وہ اپنے ازلی سیاہ حلیے میں تھا جبکہ ماہ رخ اب انگریزی طرز کا گاؤن پہنی ہوئی تھی جس کی آستینیں اس کی کہنیوں تک آتی تھیں اور پھر کسی چھتری کی طرح کھل سی جاتی تھیں۔بہرام نے انہیں umbrella sleeves کہا تھا۔

"ماہ رخ۔۔"شہرام نے کمرے میں موجود واحد کرسی پر بیٹھتے ہوئے پکارا۔اس کے برعکس وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خود ساتھ رکھے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"کہو"

"تم مجھ سے ناراض ہو شاید؟" وہ بہت دکھ اور شرمندگی سے کہہ رہا تھا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا؟" وہ اب اس کے جھکے چہرے کے تاثرات پڑھنے کی سعی کر رہی تھی۔

"بس ایسے ہی۔۔ تم شاید مجھ سے احتراز برت رہی ہو۔ ابھی کچھ گھنٹوں پہلے بھی جب ہم نیچے میز پر بیٹھے تھے تو تم مجھے نظر انداز کئے ہوئے تھیں۔۔۔ مجھے ایسا محسوس ہو چلا اور میں نے سر درد میں کمی کے لئے جو دوا دی تھی تم نے وہ بھی لینا چھوڑ دی۔۔"

"اس سے یہ ظاہر تو نہیں ہوتا کہ میں ناراض ہوں۔ ویسے بھی، میں تمہیں نظر انداز نہیں کر رہی تھی، میں بس تھوڑا الجھی ہوئی تھی جوہر کو یہاں دیکھ کر۔۔ اور دوا اس لئے نہیں لے رہی کیونکہ میں اپنے آپ کو ان دواؤں کا عادی نہیں بنانا چاہتی۔۔" وہ صاف گوئی سے بتا رہی تھی لیکن کیا کوئی اتنی صاف گوئی سے جھوٹ بول سکتا ہے؟

"جوہر کا اس سے کیا تعلق؟" وہ کمال ضبط سے پوچھ رہا تھا۔

"تم نے غور کیا کہ اب اس کے ساتھ ایک چوتھا آدمی بھی ہے؟ اور مجھے ایسا لگتا ہے میں نے اس آدمی کو بھی دیکھ رکھا ہے۔ میرا دماغ اس کو پہچانتا ہے لیکن اس کی شبیہہ کو ملا نہیں پا رہا۔" آواز

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں ڈھیر سارا خوف تھا۔ بے خبری کا خوف۔

"میں نے غور کیا تھا لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی ملاقات جوہر سے اسی سرائے میں ہوئی ہو۔ یہاں کے لوگ عادی ہیں ایسی سیاسی ملاقاتوں کے۔ تم اپنے ذہن کو مت تھکاؤ۔ تم نے سوچا کہ ہم محل کے اندر ہتھیار کیسے لے کر جائیں گے؟"

"نہیں، ابھی نہیں سوچا۔ مجھے بس تھوڑا سا وقت چاہیئے۔"

"کوئی بات نہیں، تم آرام سے سوچو۔ ہم نے ویسے بھی کل جانا ہے محل۔"

"سچ پوچھو تو مجھے محل نہیں جانا۔" وہ باہر کی جانب دیکھتے ہوئے بہت دکھ سے کہہ رہی تھی۔ ماہ رخ ذوالفقار کسی شخص کے سامنے اپنے دکھ کا اظہار کر رہی تھی۔ یہ معجزہ تھا یا اعتبار؟ شہرام اس کی آواز میں پریشانی کی رمق کو بھانپ چکا تھا سو اس نے اپنی کرسی ذرا سے کھسکا کر آگے کی۔ اب وہ ماہ رخ کے عین سامنے تھا لیکن وہ اب بھی بے نیاز سی بالکنی کو تک رہی تھی۔

"کیوں نہیں جانا؟"

"میں ہمیشہ سے بہت نڈر تھی لیکن اب مجھے خوف آتا ہے۔"

"کس سے؟"

"محلوں سے۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں؟"

"محلوں کی سازشیں خاندان کھا جاتی ہیں۔" مدھم سرسراتی آواز کہ تم اسے سن لیتے تو سردی سے جم جاتے۔

"کیسے؟"

"یہ محبّت کو مار دیتی ہیں۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ محبت سیاست میں رکاوٹ ہے—۔"

"لیکن محبت طاقت بھی ہوتی ہے۔"

"جن کے دل میں انتقام کا داغ اور ذہن پر سیاست کی مہر ہو، انکی محبت طاقت نہیں ہوتی۔" اب کہ اس نے نگاہیں پھیر کر شہرام کو دیکھا اور شہرام ٹھہر گیا۔ وہ آنکھیں سرد سی خوفزدہ تھیں۔

"تو پھر اُن کی محبت کیا ہوتی ہے؟"

"دیمک۔"

"دیمک کو کیسے ختم کیا جائے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"محبّت کو ختم کر دیا جائے۔" وہ دھیرے سے شانے اچکا کر بولی۔

"ماہ رخ؟ تمہیں کسی سے محبّت ہوئی ہے کیا؟"

"ہمیشہ سے تھی۔ اپنے ماں باپ سے۔ میں ان کو کبھی نہیں بھولی۔ دوسرے زمانے میں وہ مار دیئے گئے، مجھے کبھی اپنا بچپن یاد نہ رہ سکا، لیکن میں ان کو کبھی نہیں بھولی۔ کبھی نہیں بھولوں گی۔ مجھے ان کے کھو جانے سے خوف آتا ہے۔ محل میرے ماں باپ کھا گیا تو میں کیا کروں گی؟" وہ بہت اداسی سے کسی غیر مرئی نکتے کو تکتے ہوئے شاید خود سے باتیں کر رہی تھی۔

"تمہیں خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ تم سے ڈریں۔" وہ سیاہ آنکھوں میں ڈھیر سارا یقین لئے کہہ رہا تھا۔

"ان کو مجھ سے کیوں ڈرنا چاہیئے؟" اب وہ ہلکا سا مسکرا کر پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ یہاں کے لوگ تمہیں بلکل نہیں جانتے اور بے خبری اپنے آپ میں ہی ایک ڈرانے والی چیز ہے۔" ماہ رخ اب واقعی کھل کر مسکرائی۔ شہرام اس کا کمفرٹ زون بنتا جا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جوہر نے کمرے کا بغور جائزہ لیا۔وہ ویسا ہی تھا جیسے پہلے تھا،جب وہ آخری بار یہاں آیا تھا۔اس سرائے میں وہ دوبارہ کبھی نہیں آیا تھا۔دوسرے تمام سیاسی دوروں کے وقت وہ اس سرائے کے ہی قریب بنی دوسری آرام گاہوں میں رہتا تھا لیکن اس کو کبھی مڑ کر نہیں دیکھا۔مڑ کر دیکھنا نہیں چاہئیے، مجسمہ بن جاتے ہیں،ماضی کی یادوں میں ساکت و جامد سا مجسمہ۔۔۔

وہ بھی اس کمرے میں کھڑا ماضی کی یادوں میں کھو گیا۔۔۔

ماضی کی سیاہی سے دھلا منظر کچھ یوں تھا۔۔

رات اندھیر تھی،اس چغہ پوش لڑکے کے بالوں کی طرح۔۔

ہوا سرد تھی،اس کی آنکھوں کی پتلیوں کی طرح۔۔۔

اور راستہ ویران تھا،اس کے دل کی طرح۔۔۔

اس کا انداز محتاط تھا،قدموں کی چاپ بہت مدھم سی تھی۔اس کی چال سے جلد بازی چھلکتی تھی اور اس کا سراپا محض اٹھارہ سال کا ہونے کے باوجود بھی اونچا تھا جس کی وجہ سے وہ ذرا جھک کے چل رہا تھا کہ پہچانا نہ جائے۔یہ جگہ چار مینار سے کافی فاصلے پر تھی اور سنسان تھی،اتنی سنسان کہ اسے اپنی سانس کی آواز بھی گونجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔کچھ دیر بعد وہ رکا اور ایک عمارت کی دیوار کی اوٹھ میں چپ سا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر اس نے اپنے ہاتھ میں سے ایک انگھوٹی اتاری جس میں ایک سرخ نگینہ جڑا ہوا تھا۔ سرخ پتھر پر بہت نفاست اور باریکی سے اس کا نام کندہ کیا گیا تھا۔ جوہر علی خان۔ اس نے انگوٹھی اتار کر کندھے پر ڈالے ہوئے چمڑے کے تھیلے میں ڈالی اور اس کے اندر سے ایک خنجر نکالا۔ خنجر کا پھل بہت لمبا تھا دستہ بہت نفیس تھا جس پر ایک سیاہ کپڑے کا ٹکڑا بندھ تھا، اس ٹکرے کے بلکل کونے میں بہت چھوٹے کڑھائی شدہ حروف میں لکھا تھا "ماہ پری" لیکن لڑکے کا دیہان اس پر نہیں تھا۔ اس نے بہت محتاط انداز میں خنجر کو اپنے کمر بند میں اٹکایا اور پھر چغہ کو سر پر بھی ڈال لیا جس سے اس کے بال چھپ گئے۔ اس کے بعد اس نے اپنے چمڑے کے تھیلے کے اندر سے ایک نقاب سا نکالا اور اس کو اپنے منہ پر باندھ لیا۔ اب وہ سر تا پیر ڈھکا ہوا تھا مگر اس کی سرمئی آنکھیں اب بھی عقاب کی طرح چوکنی تھیں۔ تھوڑی دیر وہیں کھڑے رہنے کے بعد وہ وہاں سے ہٹ گیا اور بہت محتاط چال چلتا ہوا عمارت کی عقبی طرف چلا آیا۔۔۔

عمارت کے پچھلے حصّے میں پہنچ کر اس نے اپنی انگلیاں اینٹوں کے بیچ میں پڑی دراڑوں کے اندر پھنسائیں اور مضبوط جوتوں کو پتھروں پر ٹکاتا دیوار پر چڑھنے لگا، کسی ماہر چور کی طرح، کسی رینگتے ہوئے سانپ کی طرح۔ ایک کے بعد ایک اینٹھ پر ہاتھ جماتا وہ اوپر بڑھ رہا تھا۔ اس کو کچھ فٹ اونچی بنی کھڑکی سے اندر داخل ہونا تھا اور اگر تم جوہر کو ذرا سا بھی جانتے ہو تو تمہیں پتہ ہے اس نے ایسا کر لیا ہوگا۔ ایسا لگتا تھا کہ یہی کام کرنے کے لئے اس نے کئی سال تیاری کی ہو۔ ابھی کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قدم اوپر ہی چڑھا تھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک نوکیلا پتھر گھنپ گیا۔اس نے دوسرے ہاتھ سے بلکل ساتھ نصب لکڑی کے تختے کو تھاما اور اس سے اپنے جسم کو لٹکایا۔یہ تختہ کبوتروں کے پنجروں کو رکھنے کے لئے پتھر کی دیوار میں مضبوطی سے جما تھا لیکن فی الوقت پنجرے خالی تھے۔ساتھ ہی اس نے اپنے زخمی،خون آلود ہاتھ کو چغہ سے صاف کیا،کچھ لمحے آنکھیں بھینچ کر تکلیف کو اندر اتارا،پھر دونوں ہاتھوں سے دوبارہ اوپر چڑھنے لگا۔تقریباً ایک گھنٹہ لگا تھا اسے عمارت کی دوسری منزل کی کھڑکی میں گھسنے کے لئے۔۔۔

اس نے کھڑکی سے اپنا ڈُکھتا وجود اندر رکھا اور اپنے ہاتھوں کو کھڑکی سے ذرا فاصلے پر نصب مدھم سے چراغ کی روشنی میں دیکھا۔دونوں ہاتھ بری طرح زخمی اور سرخ تھے،جگہ جگہ پتھروں سے لگے کٹس تھے لیکن وہ بلآخر یہاں پہنچ گیا تھا۔ہونٹوں پر ایک مخصوص مسکراہٹ در آئی۔ دفعتاً جس کمرے میں وہ داخل ہوا تھا اس کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔وہ پھر سے مسکرایا،کھڑکی سے آتی ہوا سے اس کے بال سرسرائے جن پر سے چغہ پھسل گیا تھا۔کوئی آدمی اب تیزی سے چلتا ہوا کھڑکی کی طرف آ رہا تھا کیونکہ ہوا بہت تیز چلنے لگی تھی،شاید آندھی آنے والی تھی،شاید طوفان۔۔۔اس نے کھڑکی کو جیسے ہی بند کرنا چاہا،جوہر نے آگے بڑھ کر گھٹنا اسکی پیٹھ پر مارا جس کی وجہ سے دراز قد آدمی گھٹنوں کے بل گر گیا،اب جوہر کا رخ آدمی کی پشت کی طرف تھا اور جوہر مسکراتے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔جب آدمی کا صدمہ ختم ہوا تو اس نے اٹھنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چاہا لیکن اگلے ہی پل "شن" کی آواز کے ساتھ ایک تیز دھاری خنجر آدمی کی پشت پر تھا۔

"نہیں، ابھی نہیں۔ ابھی تو تمہیں مجھ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔" اس آدمی کو ایک سرد آواز نے گھیرا۔ کوئی اس کے کان کے پاس جھکا تھا، ساتھ ہی ایک پیچھے سے ایک بازو کا اس کی گردن کے گرد گھیرا بنایا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے ایک خنجر اس کی پشت پر رکھا ہوا تھا۔ "ہلنا مت کیونکہ میں تشدّد پہ یقین نہیں رکھتا۔" اس نے خنجر پر اپنی قوّت تھوڑی سی بڑھاتے ہوئے بہت سہولت سے کہا۔

"کیا چاہتے ہو تم؟ کون۔۔ کون ہو؟" آدمی نے بہت دقت سے کہا۔

"زیادہ کچھ نہیں چاہیئے۔ اور ہاں، اپنی جیب میں ایسے چوری چھپے ہاتھ مت ڈالو، تمہارا وہ کھلونے نما چاقو میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ہی نکال لیا ہے۔" آدمی کو لگا جیسے اس لڑکے نے کندھے اچکائے ہوں۔

"چوری چھپے تم گھسے ہو میری سرائے میں۔ نیچے لوگوں کا ہجوم ہے۔ اگر جو تمہیں کسی نے ایسے دیکھا، زندان میں پڑے سڑ رہے ہو گے۔" آدمی نے دانت پیسے۔ جوہر اس کی بات پر ہنسا اور عین اسی پل بے انتہا گرج چمک کے ساتھ بارش ہوئی۔ جامنی بجلی تلے لڑکا ہنس رہا تھا، ظالم سی ہنسی۔ کیا اسے اپنی فرار کا اتنا یقین تھا؟ کمال یقین تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے بے وقوف سمجھا ہے؟ اچھی طرح جانتا ہوں سرائے خالی ہے۔ اچھا، اب کام کی بات کرتے ہیں۔ میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ کہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ میں تم سے ایک چیز مانگوں گا اور تم وہ دو گے ورنہ مجھے تمہاری جان لینی ہو گی۔" جوہر نے آدمی کی گردن پر سے اپنا بازو ہٹاتے ہوئے کہا۔ آدمی مڑا۔ اس نے سامنے رکھی تین کرسیوں کی طرف اشارہ کیا اور گردن سہلاتے ہوئے خود ایک پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں لرزش تھی، وہ ابھی بھی حیران تھا۔ سرائے کا ہر دروازہ بند تھا، اندر صرف وہ خود یعنی یہاں کا نگران موجود تھا تو کوئی اندر کا آدمی اس کی مدد بھی نہیں کر سکتا تھا، کھڑکی بہت اونچی تھی، تو وہ اندر آیا کیسے؟

"مجھے معلوم ہے اس سرائے سے ایک خفیہ راستہ شہر سے باہر نکلتا ہے، مجھے بس وہاں تک رسائی چاہئے۔" جوہر نے بیٹھتے ہوئے اپنا مقصد بتایا۔

"تمہیں کیسے۔۔۔؟"

"کیسے۔۔ کیوں۔۔ کب۔۔ ان سب چیزوں کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے۔ مجھے راستہ دکھاؤ۔" کمرے میں موجود ہر آواز جوہر کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔ اسے عادت تھی ہر آواز کو غور سے سننے کی۔ اس کو یہ چیز سکھائی گئی تھی۔ کس نے سکھائی یہ اسے یاد نہیں تھا۔

"مجھے نہیں معلوم تم کون ہو، کہاں سے آئے ہو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آدمی کی پریشان آواز۔۔۔

بجلی کے گرجنے کی آواز۔۔۔

سرد ہوا کے جھکڑوں کی آواز۔۔۔

بارش کی تابڑتوڑ بوندھوں کی زمین سے ٹکرانے کی آواز۔۔۔

جوہر کی سانس کی آواز۔۔۔

پھر اچانک۔۔۔ایک الگ آواز۔۔

دروازہ پیٹنے کی آواز۔۔سپاہیوں کی بلند آواز۔۔

"دروازہ کھولو۔ایک مجرم محل سے فرار ہو گیا ہے! ہمیں تلاشی لینی ہے،دروازہ کھولو!"

www.novelsclubb.com

جوہر بے اختیار اٹھ کر دیوانہ وار آدمی کی طرف بڑھا اور اسے گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"تمہاری ہمّت کیسے ہوئی مقبری کرنے کی،وہ لوگ یہاں کیسے پہنچے؟تم نے محل کے سپاہیوں کو کیسے اطلاع دی؟میں تمہیں اسی سرائے میں گاڑ دوں گا۔ہمّت کیسے ہوئی؟"آدمی کھانستے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

"میں نے۔۔میں نے نہیں بتایا۔وہ لوگ خود۔۔۔تم میرے ساتھ آؤ میں تمہیں راستہ۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ دروازہ دھاڑ سے کھلا اور یکے بعد دیگر مصلح سپاہیوں کا ٹولا اندر داخل ہوا۔ان کے پیچھے ایک لڑکا چلا آرہا تھا۔وہ تقریباً جوہر کی عمر کا ہی تھا۔سراج۔اس کا چچازاد،وہ مسکرا بھی رہا تھا۔

"جوہر خان، تمہیں حیدر آباد کے محترم نظام الملک کے حکم کے مطابق گرفتار کیا جاتا ہے۔"

جوہر نے بے اختیار آنکھیں بیچ لیں۔۔۔

پرانی یاد تمام ہوئی۔۔۔

اب اسی سرائے میں کھڑا جوہر گہری سانسیں لے رہا تھا،ساتھ ہی وہ دل پہ لگے پرانے زخموں کو رفو کرنے کی سعی بھی کر رہا تھا لیکن یہ صرف ایک کوشش ہی تھی۔۔وہ بھی جانتا تھا کہ دل پر لگے زخم سالوں تک تازہ رہتے ہیں اور ان زخموں کو مندمل ہونے میں اور بھی زیادہ وقت لگتا ہے اگر زخمی کرنے والوں کی رگوں میں بھی وہی خون دوڑتا ہو جو خود کی رگوں میں ہے۔۔۔

"مجھے ایسا نہیں سوچنا چاہئیے۔میں بہت جلد اپنے دل پر لگی ہر ضرب،اپنے جسم پر موجود ہر زخم کا بدلہ لوں گا۔"اس نے اپنے دل کو پھر انتقام کا وہی پاٹ پڑھایا۔"میں کسی ڈر کا شکار نہیں ہوں، قصاص میرا حق ہے اور میرے اندر اتنا ظرف نہیں کہ میں معاف کر دوں۔وہ میرے باپ کا بھائی تھا،جب اس نے میرے باپ کو مارا،اسی دن سارے رشتے دفن کر دیئے تھے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے سر میں درد ہونے لگا۔ عموماً اس کے ساتھ یہی ہوا کرتا تھا۔ کبھی وہ نیند میں ڈر کر اٹھ جاتا، کبھی اس کو ایک دم سے ایسی چیزیں یاد آنے لگتیں جن کو وہ نہیں پہچانتا تھا، چہرے، لوگ، کچھ بچے، اسے بہت کچھ یاد آتا تھا اور اس کے ساتھ سر میں درد کی لہریں اٹھتی تھیں جو اکثر اوقات شدّت اختیار کر جاتی تھیں۔ اسی لئے اس کے ذاتی حکیم، جو اس کے باپ کی زندگی میں ان کے بھی طبیب رہے تھے، نے اسے چند شیشیاں دی تھیں جس میں شربت تھا۔ ایسا سرخ شربت جس کو پیتے ہی اس کے درد میں کمی آتی تھی۔ اب بھی اس نے اپنے سامان سے ایک شیشی نکالی اور کڑوے شربت کے تین گھونٹ بھرے اور پھر وہ کمرے سے اپنے کچھ کاغذات اٹھا کر باہر نکل گیا۔ اس کے پاس حل کے کرنے کے لئے ابھی سر درد سے بڑے مسئلے تھے۔

مثال کے طور پر ملاحہ پٹنی۔۔۔

اس کو وہ لڑکی بہت پر اسرار معلوم ہوئی تھی گو کہ ظاہری طور پر وہ ایک بگڑی ہوئی شاہی اولاد ہی لگ رہی تھی۔۔۔

لیکن جوہر علی خان کو سیاست آتی تھی۔۔

کیا تم نہیں جانتے؟ سیاست میں وجدان نہیں، تو کچھ نہیں۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کا وقت تھا اور سرائے میں قیام پذیر تمام لوگ خوابِ خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔ آسمان بادلوں سے عاری تھا اور ہوا میں سردی کی لہر دوڑ رہی تھی۔ حیدر آباد کا موسم ماہ رخ کو پسند تھا گو کہ حیدر آباد کے مکینوں کا مزاج اسے کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔۔

شاید اس جوہر نے ٹھیک ہی کہا تھا، ماہ رخ کو عادت تھی تن تنہا یوں اندھیرے میں نکل آنے کی۔ جن کا ساتھی اندھیرا ہو، وہ اسی کے ساتھ ٹہلنے کو ترجیح دیں گے ناں۔۔

تمام راہداریوں میں خاموشی کا ڈیرا تھا۔ ایسے میں صرف وہ تھی جو ٹہل رہی تھی۔۔ راہداریوں میں ارد گرد کے اندھیرے کو جذب کرتی ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر ایسے ہی پھرنے کے بعد اس نے عمارت کے عقبی حصّے میں جانے کا سوچا۔ اس کو اچھے سے معلوم تھا کہ یہاں کتنے خطرات تھے لیکن اس کی کمر پر خنجر بندھا تھا اور اس کی آنکھوں میں آج ڈر نہیں اعتماد تھا۔ کیا حیدر آباد ہر کسی کو اتنا اعتماد دیتا تھا؟ شاید ہاں۔۔

اب وہ ایک راہداری میں چلتے چلتے رک سی گئی۔ اس راہداری کے آخر میں ایک دیوار تھی۔ دیواری جالی دار تھی۔ ماہ رخ اس کے قریب چلتی گئی یہاں تک کہ اس کو اس جالی سے نیچے کا

منظر نظر آنے لگا۔وہاں دو لوگ کھڑے تھے۔ایک کا نیم رخ نظر آرہا تھا اور دوسرے کا رخ دیوار کی سیدھ میں تھا۔ماہ رخ کو ادراک ہوا کہ جس آدمی کا رخ دیوار کی جانب تھا وہ جوہر تھا اور سامنے والے آدمی سے بہت توجہ سے بات کر رہا تھا۔

کہاں دیکھا تھا اس ادھیڑ عمر آدمی کو ماہ رخ نے؟آہستہ آہستہ اسے بہت کچھ عجیب یاد آنے لگا۔

چاند تلے بیٹھی ہوئی وہ۔۔۔

کرسمس کی رات۔۔۔

حیدر آباد کا وہ علاقہ۔۔۔

وہ لڑکا جس کی ماہ رخ کو جان لینی تھی۔۔۔

اس کی ماں کی مالا۔۔۔

کاغذ کا پراسرار ٹکڑا۔۔۔

پرانا گھر۔۔۔

سگار۔۔۔

آدمی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوراس کا مسخ شدہ چہرہ۔۔۔

اس کے بعد سب تاریک ہو گیا۔وہ اندھیرے میں کھڑی کتنی ساعتیں جالی دار دیوار سے باہر جھانکتی رہی کہ اچانک جوہر نے کسی احساس کے تحت نگاہ اٹھا کر دیوار کو دیکھا۔اسے وہاں کچھ دکھا۔کوئی سایہ سا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور دیکھ پاتا ماہ رخ دیوار کی اوٹ میں ہوتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔۔۔

کوئی ایک کشش سی تھی جو اسے جوہر کی رازداری سے محسوس ہوئی تھی۔اسے اس کا راز جاننا تھا۔ایسا کیا تھا جس میں ایک شاہی انسان الجھا ہوا تھا۔اسے بے خبری سے نفرت تھی،سب جانتے تھے۔کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ ماہ رخ بے خبری دور کرنے کے لئے کس حد تک جا سکتی ہے۔اسے اس معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں تھی،ایسا اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی لیکن وہ بزنس وومن تھی۔ایک دفعہ جو سوچ لیا،وہ پتھر پر لکیر۔

اُس راہداری سے نکل کر وہ سیدھا جوہر کے کمرے کی جانب بڑھی۔اسے معلوم تھا کہ اس کے کمرے کے باہر محافظ ہونگے لیکن کم از کم وہ جا کر دیکھ تو سکتی تھی ناں۔اگر کوئی ہو گا تو وہ ایسے ہی واپس آجائے گی۔

اس کے بڑھتے قدم محتاط تھے۔دل زور سے دھڑک رہا تھا اور وہ واپس لوٹنا چاہتی تھی لیکن کسی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انجانی وجہ کے باعث وہ واپس نہ مڑ سکی۔۔۔

اب وہ اس کمرے کے بہت قریب تھی جس میں جوہر ٹھہرا تھا۔وہاں کوئی اور شخص موجود نہیں تھا۔۔۔صرف وہ تھی اور اس کا اشتیاق۔۔۔

کوئی محافظ کیوں نہیں تھا؟شاید اس کے کمرے میں کوئی حفاظت لائق چیز ہی نہیں تھی۔۔

یا شاید وہ چاہتا تھا کہ لوگوں کو ایسا لگے،ماہ رخ کے ہونٹوں پر ترچھی مسکراہٹ خود باخود آگئی۔

شاطر آدمی،ہونہہ۔۔

"اگر تمہارا دماغ میرا مقابلہ کر سکتا ہوتا تو میں تمہاری مرید ہوتی۔"وہ بڑبڑائی۔کتنا اچھا محسوس ہو سکتا تھا ناں یہ جان کر کہ آپ کی ذہانت کسی کو مات دے چکی ہے۔۔

"کوئی کام ہے آپ کو؟"جوہر کی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر مڑی۔تم نے دیکھا ناں، کبھی کسی کی ذہانت کو کسی کی زیرک نگاہ ہی مار گراتی ہے۔

"نہیں کوئی۔۔"اس نے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری۔"کوئی کام نہیں ہے مجھے۔"

"تو پھر آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"اس کی آواز میں شبہ تھا اور آنکھیں چھوٹی کی ہوئی تھیں۔

"جہاں تک میں نے دیکھا ہے یہاں کوئی ہدایات درج نہیں ہیں کہ یہ جگہ ناقابل رسائی ہے۔"

سامنے جوہر ہو اور وہ طنز نہ کرے؟ناممکن۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"محترمہ، اس جگہ میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ میرے ساتھ لفظوں کا کھیل مت کھلیں۔ مجھے بتائیں آپ یہاں کیوں آئی ہیں؟" وہ دو قدم آگے بڑھا، اب کہ اس کی آنکھیں مشتعل تھیں۔ ماہ رخ کو بے اختیار احساس ہوا کہ اسے یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا، اکیلے تو بلکل بھی نہیں لیکن وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلی، اس کی اکڑی ہوئی گردن بھی نہیں جھکی، کندھے بھی نہیں ڈھلکے۔ دماغ نے فوراً دفاع کی تیاری کی، ہاتھ خنجر تک گیا لیکن نہ وار کیا گیا، نہ ہی دفاع کی نوبت آئی۔ جوہر اب بھی جواب کے انتظار میں تھا۔

"میں یہاں۔۔ میں معذرت کرنے آئی تھی۔ آج صبح میں نے شاید زیادہ ہی کہہ ڈالا۔" وہ بولی تو اعتماد سے بولی۔ جوہر نے بے اختیار ابرو اچکائی۔ اس کو بہت حیرانی ہوئی تھی۔ سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ بھی کر جائے گی لیکن معافی نہیں مانگے گی۔۔

"آپ۔۔ معذرت کرنے آئی ہیں؟ صبح کی بات پر؟"

"جی۔" ماہ رخ نے بھی جوابی ابرو اٹھائی اور جاتا کر بولی۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔" جوہر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ کتنا مہربان تھا ناں وہ۔

۔

"اچھا پھر، میں چلتی ہوں۔ کافی دیر ہو گئی۔ فی امان اللہ۔" ماہ رخ نے سر کو ہلکا سا خم دے کر کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور آگے بڑھ گئی۔ جب وہ راہداری سے نکل آئی تو تاثرات الگ تھے۔ بھویں غصّے سے بھینچی ہوئی تھیں اور آنکھوں میں اشتعال پھوٹ رہا تھا۔

"اس سے معافی مانگتی ہے میری جوتی!"، وہ دل میں بڑبڑائی اور راہداری میں تنہا کھڑا جوہر اب بھی اسی جگہ دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ گئی تھی۔

"مجھے اس لڑکی کی جھوٹی بات کا کوئی اعتبار نہیں!"، وہ سر جھٹک کر اپنے کمرے میں داخل ہو گیا اور کافی دیر تک حاکم فہیم کی باتوں کو سوچتا رہا۔

کچھ وقت قبل۔۔۔

وہ نیچے آیا تو حاکم پہلے سے ہی اس کے منتظر تھے۔ محلوں اور پرانی عمارتوں میں انتقام کی بات نہیں کرنی چاہئے، یہاں خبریں روئی میں آگ کی طرح پھیلتی ہیں۔ تیزی سے، غیر متوقع طور پر۔ یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ اتنی رات کو عمارت کے باہر بنے کچے میدان میں کھڑے تھے۔

جوہر نے اپنے لمبے پرانے طرز کے کوٹ کے اوپر اون کا ایک مفلر لیا ہوا تھا جس سے اسکی گردن تک چھپ گئی تھی۔ اس کے برعکس حاکم فہیم نے ایک شال نما موٹا کپڑا پورے کا پورا اوڑھا ہوا تھا۔

حاکم اس کے والد کے بہترین ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ اس کے والدین کی موت سے پہلے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کا محل میں آنا جانا لگا رہتا تھا۔ جوہر کو وہ ہمیشہ سے پسند تھے۔ جوہر اُن کو کبھی نہیں بھولا تھا، حالانکہ اس کو اپنے بچپن کا کچھ حصّہ اب بھی یاد نہیں تھا۔ صرف ان کے مشورے پر ہی وہ اعتبار کر سکتا تھا۔

"آپ کو یہاں کوئی تکلیف تو نہیں ہو رہی؟ ٹھیک ہیں ناں آپ؟" اس کے لہجے میں سامنے موجود شخص کے لئے عزت تھی۔

"ہاں، میں ٹھیک ہوں۔ میں پھر وہی کہوں گا جوہر۔ تم مجھے اتنے ہی عزیز ہو جتنا تمہارا باپ تھا لیکن جو راستہ تم اپنے لئے چن رہے ہو وہ کٹھن ہے۔ وہاں سے واپسی مشکل ہے اور منزل تک پہنچنا دشوار۔ انتقام ایک دلدل ہے، جوہر۔"

"اور مجھے دلدل عبور کرنی آتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہے ہو۔"

"اپنے والدین کے قاتل کے ساتھ ایک ہی محل میں رہنا بھی آسان نہیں تھا۔" اب کہ حاکم نے گہری سانس بھری۔ یہ لڑکا اتنا ضدی کیوں تھا؟

"جوہر، ہمارے پاس ایک ثبوت تک نہیں ہے۔ کیا پتہ وہ واقعی ایک حادثہ ہو؟"

"حادثے ایسے نہیں ہوتے کہ لاشیں بھی نہ ملیں۔ میرے باپ کا قاتل اس کا بھائی ہی ہے۔ اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے یہ سب تخت کے لئے کیا ہے۔" جوہر بولا تو اس کی آواز ذرا سی کانپی۔

"اچھا۔" آخر کار انہوں نے ہی ہار مان لی۔ "مجھ سے کیا چاہتے ہو تم؟"

"آپ کے قیمتی تعلقات۔" اب وہ سیدھا کھڑا ہوا اور جیبوں میں ہاتھ ڈالے ان کے چہرے کے تاثرات کو پڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

"میرے تعلقات؟ میں سمجھا نہیں۔" وہ تذبذب کا شکار تھے۔

"آپ ایک عرصے تک حیدر آباد میں مقیم تھے۔ ہر پیشے سے وابستہ شخص آپ کو جانتا ہے، آپ سے واقف ہے۔ میں چاہتا ہوں آپ میری مدد کریں۔ انتقام کے لئے جو لوگ مجھے چاہیئے ہیں، میں چاہتا ہوں آپ مجھے وہ دیں۔" وہ اب بھی جیبوں میں ہاتھ اڑسے کہہ رہا تھا۔

"کیا ملے گا تمہیں انتقام سے؟" سوال غیر متوقع تھا۔ کچھ دیر ایسے ہی کھڑا ان کو دیکھے گیا، پھر بولا تو آواز ہلکی تھی اور آنکھیں بند۔

"سکون؟" یہ جواب سے زیادہ سوال تھا۔ کیا انتقام اسے وہ سکون دے گا جو اس کی زندگی سے غائب تھا؟

"سکون؟" انہوں نے سوال دہرایا۔

"سکون۔" آنکھیں ہنوز بند تھیں۔ حاکم فہیم کو بے اختیار ہی اس لڑکے پر ترس آیا۔ ابھی عمر ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا تھی اس کی،اور کتنا سرد ہو گیا تھا وہ، کسی برف کے ٹیلے کی طرح۔

"نہیں۔"ان کا جواب سن کر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"انتقام بے سکونی ہے۔ کسی سے بدلہ لینا تمہارے ضمیر کو دو طرفہ کر دے گا۔ایک طرف تمہیں لگے گا تم نے ٹھیک کیا دوسری طرف تم خود پر ملامت کرو گے۔ تم دو کشتیوں کے سوار ہو جاؤ گے،دو دلوں اور منتشر اصولوں کے مالک۔"نا جانے کیا تھا ان کی باتوں میں کہ جوہر کی آنکھیں خود بہ خود نم ہو گئیں۔

"اگر میں ضمیر مار دوں تو؟"

"ضمیر نہ رہا تو حواس بھی باقی نہیں رہے گا۔"وہ اسے سمجھانا چاہتا تھے لیکن اس نے سر نفی میں ہلایا۔

"میں نے بدلہ نہ لیا تو میں دیوانہ ہو جاؤں گا۔"

"پہلے سے نہیں ہو؟"اور اس بات پر وہ چہرہ جھکائے مسکرا دیا۔سادگی سے۔

"اب آپ آرام کیجئے۔ کل ہم محل کے لئے نکلیں گے اور وہیں پر میں آپ کو آگے کا لائحہ عمل بتادوں گا۔"اس نے کہنے کے ساتھ ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر سامنے بنی اونچی دیوار پر ڈالی اور چونک گیا۔اسے دیوار کی جالیوں سے کسی کا سایہ نظر آیا تھا۔کسی لڑکی کا سایہ اور یہاں جوہر کے تاثرات

www.novelsclubb.com

فوراً مشتعل ہوئے۔اسے پتا تھا یہ کون ہو سکتی تھی۔وہ بغیر کچھ کہے وہاں سے اوپر کی جانب چل دیا اور حاکم فہیم آہیں بھرتے رہ گئے۔۔

"اگر جو اس کو پتا چل جائے انتقام انسان کو کیا بنا دیتا ہے۔۔"اپنے مسخ شدہ چہرے کو چھوتے ہوئے وہ بڑبڑائے۔۔

___

\---

\---------------

نحل اپنے کمرے میں موجود تھی جب دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ایک۔۔دو۔۔تین۔۔ چار۔چار دفعہ ہلکی دستک۔ایسا صرف ماہ رخ کا انداز تھا۔نحل کے چہرے کو بے اختیار ایک مسکان چھو گئی۔اس کا کمرہ بھی سادہ تھا بلکل دوسرے کمروں کی طرح۔اب وہ یہاں تو پھولوں سے سجاوٹ کر نہیں سکتی تھی۔

"آجاؤ،ماہا۔"اس نے بستر پر بیٹھے بیٹھے ہی آواز دی۔سستی میں کوئی اس کا مقابلہ کر کے تو دکھائے۔ماہ رخ دروازے کو کھولتی اندر داخل ہوئی تو اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور اس کے تاثرات سے ہی لگتا تھا وہ کس قدر غصّے میں ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یااللہ، اب کس بے چارے کو ڈرا کر آئی ہو، ماہا؟" نحل نے اس کو بازو زور سے جھنپٹ کر اپنے پاس بٹھایا اور وہ لمبی سانسیں لیتی اپنے غصّے کو کم کرتی رہی۔ کچھ دیر بعد وہ بولی تھی آنکھوں میں ٹھنڈی سی تپش تھی۔

"جوہر۔ خدا کی قسم، نحل، اگر میں کسی کا قتل کروں گی تو وہ یہ آدمی ہوگا۔" ناک پھلائے اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو نحل بہت زور سے ہنسی۔

"یا میرے اللہ، دیکھو تو اس لڑکی کو۔ قتل کرو گی، وہ بھی تم؟"

"ہاں تو؟ تم نے مجھے کوئی فرشتہ یا حور پری سمجھ لیا ہے؟ اتنی ذلّت ہوئی میری، بدلہ لوں گی اس غرور کی چلتی پھرتی مثال سے۔" اس کا غصّہ نحل کے پیٹ میں گدگدی کر رہا تھا کہ وہ ہنستی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"غرور کی مثال؟ ماہا، میری پیاری دوست، کیا تم نے کبھی اپنی کڑی ہوئی گردن دیکھی ہے؟ ایسا لگتا ہے مانو کسی نے گردن میں سریا ڈال دیا ہو۔" نحل نے ہنستے ہوئے اس کے سر پر آہستہ سے چپت بھی لگائی جس پر ماہ رخ نے اسے اچھا خاصا گھورا۔

"میں بلاوجہ کا تکبّر نہیں کرتی اس کی طرح۔" تیوری ہنوز چڑھی ہوئی تھی۔

"اچھا جی؟" نحل نے بس اتنا ہی کہا اور پھر پاؤں پلنگ کے اوپر چڑھا کر آرام دہ ہو کر بیٹھی۔

کمرے میں کھڑکی سے اندر داخل ہوتی ہوا اب بھی سرد تھی اور اپنے ساتھ کان کو کھڑا کرنے والی سرسراہٹ لا رہی تھی۔ ماہ رخ نے نحل پر ایک مشتعل نظر ڈالی۔

"اب تم پوچھ بھی لو کہ کیا ہوا ہے۔ ویسے تو تمہارے انٹرویو ختم نہیں ہوتے۔" نحل کی آنکھیں پھیلیں۔ واہ بھائی، آج تو ماہا آتش فشاں بنی ہوئی ہے۔ بس ناک سے دھواں نکلنے کی ہی تو دیر تھی۔

"اوہو۔۔" نحل ترچھا سا مسکرائی۔ "بتاؤ بتاؤ۔ ایسی بھی کیا بے عزتی کر دی جوہر نے؟" اس نے مسکراہٹ برقرار رکھتے ہوئے جوہر پر زور دیا۔

"نحل احرام، تم جب ایسے منحوس سا مسکراتی ہو ناں، دل چاہتا ہے خون تھوک کر مر جاؤں۔ اب اپنی یہ ہنسی ختم کرو ورنہ میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔" نحل ڈھٹائی سے مسکراتی رہی۔ اسے ماہا کی بات سے کوئی شخص بہت یاد آیا تھا۔

"اچھا اچھا، نہیں ہنستی۔ تم اپنی پریم کتھا تو سنا دو۔" نحل نے آنکھیں گھمائیں البتہ مسکان ہونٹوں سے جدا نہ ہوتی تھی۔

"میں باہر ٹہل رہی تھی۔" ماہ رخ نے بات شروع کی تو نحل نے اپنا ہاتھ ماتھے پر مارا۔

"Why is that not a surprise?"

"میں جارہی ہوں یہاں سے۔" اس کے طنز پر اٹھنے لگی تو وہ بوکھلا گئی۔

"ارے بہن، بیٹھو۔ نہیں بولتی اب کچھ، یہ دیکھو بلکل چپ ہوں میں۔" اس نے منہ پر انگلی رکھ کر دکھایا۔

"میں ایک جالی داری راہداری کے قریب پہنچی تو۔۔۔" چند منٹ میں اس نے اپنی پوری کہانی اسے سناڈالی اور ہنسی روکنے کے چکّر میں نحل کا چہرہ ٹماٹر کی مانند سرخ پڑ گیا۔

"نحل، تم پھر ہنس رہی ہو۔"

"نہیں ہنس رہی میری ماں، نہیں ہنس رہی۔" اس نے ہاتھ جوڑے۔ "ویسے غلطی تو تمہاری ہی تھی۔" اپنی طرف سے بردباری کا مظاہرہ کیا۔

"ہاں میری ہی غلطی تھی لیکن مجھے یوں معافی والا جھوٹ نہ بولنا پڑتا اگر وہ اتنا بدتمیز اور دہشت ناک نہ ہوتا۔" ماہ رخ ہلکے سے بڑبڑائی۔ اس کی بات پر نحل کو پھر سے حیرت کا جھٹکا لگا۔ آگے بڑھ کر ماہ رخ کا ماتھا چھوا۔

"سچ بتاؤ، تمہیں بخار تو نہیں ہے ناں؟ تم۔۔۔ یعنی ماہ رخ ذوالفقار ایک آدمی کی دہشت سے ڈر گئیں؟" اور یہاں ماہ رخ کا جی چاہا نحل کو اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دے۔

"میرا مطلب وہ نہیں تھا۔ بس غلط مطلب نکالنا تم میری باتوں کا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ سب چھوڑو۔ایک بات کہوں؟" نحل نے پھر مسکراہٹ دبائی۔

"میں منع کروں گی، تم نے تب بھی بتانا ہے،اسلئے کہو۔"

"میں نے کہا تھاناں شہرام prince charming ہے؟" ماہ رخ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔شہرام کا کیا ذکر؟

"ہاں کہا تھا۔تو؟"

"تو یہ کہ میں اپنا بیان واپس لیتی ہوں" نحل نے آنکھیں بند کرتے ہوئے بیان کو واپس لیا جس پر ماہ رخ نے کندھے اچکائے۔

"کیونکہ۔۔۔اصل prince charming تو جوہر ہے ناں۔" اور ماہ رخ ذولفقار نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ، سامنا پڑا تکیہ اٹھایا اور نحل کو دے مارا۔نحل اب بھی ہنس رہی تھی۔رات قطرہ قطرہ ان دونوں کو دوستی کی نرمی سے پگھلتی رہی۔۔۔

صبح کا سورج حیدر آباد کی اونچی عمارتوں کو اپنی سنہری رنگت میں نہلا رہا تھا جب ماہ رخ کی آنکھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھلی۔وہ رات کو نحل کے کمرے میں ہی سوگئی تھی۔کمرے کی کھڑکی ہنوز کھلی ہوئی تھی۔اب وہاں سے ہلکی ٹھنڈی ہوا کے ساتھ ساتھ، سرما کی نرم دھوپ بھی داخل ہورہی تھی۔ماہ رخ نے آنکھیں پوری طرح کھولیں اور پھر نحل کو ہلایا۔

"نحل، اٹھو۔ہمیں ناشتے کے فوراً بعد روانہ ہونا ہے۔"اس کو خود بھی نیند آرہی تھی لیکن کیا کیا جاسکتا تھا۔

"سونے دو، ماہا۔"

"نحل احرام، اگر تم دو منٹ میں نہیں اٹھیں تو میں اس امر کو یقینی بناؤں گی کہ تمہیں یہیں چھوڑ دیا جائے۔پھر تم اپنی نیند پوری کرکے پیدل آنا محل تک۔"اور ماہ رخ کی دھمکیاں سچ ہوتی تھیں اسلئے اگلے ہی پل نحل اپنے بکھرے بالوں میں کنگھی پھیر رہی تھی، پھر منہ دھو رہی تھی۔

۔

ماہ رخ آسودگی سے مسکرائی۔سب کچھ پہلے جیسا لگ رہا تھا لیکن ماہ رخ بے وقوف نہیں تھی۔ اسے معلوم تھا اب پہلے جیسا کچھ بھی نہیں رہا۔۔

"چلو۔" نحل اور وہ تیّار ہوگئیں تو ناشتہ کرنے نیچے چلی گئیں۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

راستہ صاف اور ہموار تھا۔ سورج ابھی ابھی طلوع ہوا تھا اور اپنے ساتھ دھوپ لایا تھا۔ سڑک پر چلتی بگھی کی پچھلی نشست پر بیٹھے جوہر نے اپنی گردن کے گرد بندھا مفلر اتارا اور ہاتھ کی کلائی کے گرد لپیٹ لیا کیونکہ فلحال چھوٹی سی بگھی میں اس کو رکھنے کی جگہ نہیں تھی۔ جوہر کے عین برابر حاکم فہیم بیٹھے تھے اور منہ ہی منہ میں کوئی دعا دہرا رہے تھے۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا، پھر انہوں نے جوہر کو مخاطب کیا جو چھوٹی سی کھڑکی کا پردہ سرکائے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا۔

"برخوردار، تم نے میری باتوں پر غور و فکر کی کہ نہیں؟" ان کے بولنے کا انداز اور لہجہ دونوں بہت پرانے زمانے کے تھے البتہ جوہر چونکہ کافی عرصے سے انگریزوں کی صحبت میں تھا اس لئے اس کا انداز نیا سا تھا۔

"جی، میں کافی دیر تک سوچتا رہا۔"

"پھر کیا سوچے ہو، میری بات سنو گے ناں؟" انکے لہجے میں اپنائیت تھی۔

"حاکم صاحب، آپ نے کہا انتقام کے بعد بے سکونی ہے لیکن سکون تو انتقام کے بغیر بھی نہیں ہے ناں۔ میں سکون نہیں چاہتا۔ مجھے سکون عادت ویسے بھی نہیں ہے۔" وہ اب بھی باہر دیکھ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہاتھا۔جن لوگوں کی وہ عزت اور محبّت کرتا تھا،ان کی آنکھوں میں کم ہی دیکھتا تھا۔

"لیکن۔۔۔"

"کل مجھے کسی ماہر شوٹر سے ملوادیجئے گا۔"اس نے دیکھے بغیر اٹل لہجے میں حکم صادر کیااور اس کے فرمان کے آگے ویسے بھی کون بول سکتا تھا؟

"بہت بہتر۔ان باتوں کا کیا حاصل، تم یہ بتاؤ تمہاری طبیعت کیسی ہے اب؟"ان کے سوال پر جوہر نے پردہ ڈھاک دیااور اب اس کی خاموش آنکھیں ان کی آنکھوں میں جھانک رہی تھیں۔

"میں ٹھیک ہوں، مجھے کیا ہونا تھا؟"سوال کے بدلے سوال۔

"جب ہماری آخری بار ملاقات ہوئی تھی تو تمہارا سر میں کافی درد رہتا تھا۔"

"درد رہتا ہے۔"اس نے اداسی سے مسکراتے ہوئے تصحیح کی۔

"کیا مطلب؟تم نے کسی معالج سے رابطہ نہیں کیا تھا؟"وہ حیران ہوئے۔

"کیا تھا۔انہوں نے بہت سی ادویات آزما کر دیکھ لیا۔اس درد کا کوئی مستقل علاج نہیں ہے گو کہ انہوں نے مجھے ایک دوادی ہے جس سے درد میں عارضی طور پر افاقہ ہو جاتا ہے۔"اس نے ان کے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے ہوئے یقین دہانی کروائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کتنا وقت بیت گیا ناں؟" حاکم کی آنکھوں میں کچھ ڈوب کر ابھرا تھا۔رنج۔

"ہاں۔۔بہت وقت بیت گیا۔ہاتھ کچھ نہ آیا۔" غم۔رنج۔اس کی آنکھوں میں کچھ نہ تھا۔کیوں تھیں اس کی سرمئی آنکھیں اتنی ٹھنڈی؟

"کیا ہاتھ آنا چاہیے تھا؟"

"پتا نہیں۔آپ کو پرانا وقت یاد ہے؟" اس نے بات برائے بات کی۔

"زیادہ کچھ یاد نہیں ہے۔پرانی باتیں میرے ذہن میں نہیں رہتیں۔" انہوں نے آنکھیں چرائیں۔"یہ بتاؤ کہ تم شادی کب کر رہے ہو برخوردار؟" اور یہ بات تو پرانے وقتوں کے لوگ بھی جانتے تھے کہ جب کبھی بات کا رخ اپنی جانب سے ہٹانا ہو تو سامنے والے شادی کی بابت سوال کیا جائے۔جوہران کی بات سن کر ابرو اچکائے بنا نہیں رہ سکا۔

www.novelsclubb.com

"میری شادی کا کیا ذکر یہاں؟ مجھے کسی عورت میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" اس کا انداز بے نیاز تھا۔

"سب جانتے ہیں کہ تخت کے وارث کو کم عمری میں نکاح کر لینا چاہیے۔یہی اصول تھا، یہی اصول ہے۔"

"بہت اچھا مشورہ ہے۔تخت کے وارث یعنی سراج اور نظام کا مشیرِ خاص ہونے کے ناطے میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ مخلصانہ مشورہ آگے ضرور پہنچادوں گا۔"اس کی آواز ایک بار پھر طنز سے میٹھی تھی۔

"میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی۔ تخت کا وارث وہ نہیں، تم ہو، جوہر۔"

"ابھی نہیں ہوں۔ جلد ہو جاؤں گا۔" وہ ایک پر تپش سی مسکراہٹ سجائے اپنا مقصد بتارہا تھا۔

"مجھے پھر بھی لگتا ہے کہ تمہیں شادی کرلینی چاہیئے۔ایک شادی شدہ مرد عام رعایا کی نظر میں ممتاز ہوتا ہے۔"

"مجھے نہیں لگتا مجھے کسی بھی نازک مزاج عورت کی مدد سے اپنی پہچان اور طاقت بنانے کا شوق ہے۔"

"لیکن۔۔"اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتے اس نے پردہ ہٹایا اور رخ ایک بار پھر پھیر لیا۔وہ چپ ہو گئے۔ یہ لڑکا بہت ضدی تھا۔

ہوا تیز تھی اور بگھی چلتی جارہی تھی۔ منزل کی جانب۔ جو بہت قریب تھی۔

___

سورج اپنے جوبن پر تھا جب نحل اپنا سامان لئے ماہ رخ کے پیچھے چلی آئی۔ سرائے کی ایستادہ سی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھنڈری عمارت کے عقبی حصّے سے تھوڑا دور چل کر جاؤ تو ایک اصطبل بنا ہوا تھا جہاں تمام ٹھہرنے والوں کی سواریاں تھیں۔ شہرام وہیں سے کوچبان کو لینے گیا تھا۔ گائیتری بھی کچھ دیر پہلے ہی آئی تھی اور اب ہراساں نظروں سے ماہ رخ کو دیکھ کر اس سے شکایات کر رہی تھی۔ سرائے میں ملازموں کے کمروں کی حالت بہت خراب تھی اور گائیتری ٹھیک سے سو نہیں سکی تھی۔

"اچھا کوئی بات نہیں۔ میں آج بگھی میں نہیں، گھوڑے پر سواری کروں گی۔ تم نحل اور بہرام کے ساتھ بگھی میں بیٹھنا اور اپنی نیند پوری کر لینا۔" اس نے گائیتری کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا اور اس دکھیاری ملازمہ کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ بھلا ایسے کون بات کرتا تھا ملازموں سے؟

"نہ۔۔ نہیں۔ نن۔ نہیں بیگم جی۔ آپ کی جگہ میں کیسے؟"

"فکر مت کرو۔ نحل تمہیں ہنساتی رہے گی اور تمہارے سوتے ہوئے شور بھی نہیں کرے گی۔" اس نے ایک آنکھ دبائی۔

"لیکن۔۔"

"یہ میرا حکم ہے۔" وہ کہہ کر رکی نہیں، شہرام کو ڈھونڈنے چلی گئی جبکہ بہرام ابھی اصطبل سے ایک گھوڑا لے کر نکلا تھا۔ گھوڑے کا رنگ بہت گہرا بھورا تھا۔ گھوڑے کی لگام پکڑے ساتھ چلتا بہرام گھڑسواری کے مخصوص لباس میں ملبوس تھا۔ نحل نے یہاں وہاں نظر دوڑائی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تاکہ گفتگو کا موضوع ڈھونڈ سکے لیکن جیسے ہی نگاہ بہرام پر پڑی، وہ منہ سے الفاظ ادا کرنا بھول گئی۔ کچھ لوگوں کو دیکھ کر گفتگو بھول جاتی ہے۔ نحل کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔ بہرام قریب آیا تو دیکھا وہ یک ٹک اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ (لو جی، اب کونسا نیا دورہ پڑ گیا)

وہ عین اس کے سامنے رکا، گھوڑا اب بھی تھوڑا دور تھا۔ اس نے نحل کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔

"ایسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مت دیکھو مجھے۔ نظر لگ جائے گی۔" اور یہاں نحل بری طرح چونکی۔ (کیا ہو گیا ہے نحل؟ پاگل ہو گئی ہو کیا؟) اس نے خود کو ڈانٹا۔ پھر ادھر ادھر نظر چرا کر گائیتری کو تلاش کرنے لگی لیکن وہ اپنی پسندیدہ مالکن کے پاس جا چکی تھی۔

"میں۔۔۔ میں۔۔۔ میں گھوڑے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ بہت۔۔۔ بہت اچھا ہے۔ اعلیٰ نسل کا ہے بہت۔ اللہ کی قدرت ماشااللہ ماشااللہ۔۔" اس نے آنکھیں چراتے، بالوں کو دو انگلیوں سے کھجاتے، ستائشی انداز میں سر ہلاتے ہوئے اب واقعتاً گھوڑے کو دیکھا جس نے اس کو گھاس نہ ڈالتے ہوئے، نیچے اگی گھاس کو زیادہ توجہ دی۔ "اچھی گھاس ہے یہاں۔ بہت اچھی ہے۔"

بہرام جو کب سے اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا بے اختیار مسکراتا رہا۔ کتنی پاگل تھی وہ۔

"تم ادھر کیوں دیکھ رہی ہو؟" اس نے اس کے آگے پھر سے ہاتھ کو ویو کے انداز میں ہلاتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوئے کہا۔وہ ساتھ مسکرا بھی تو رہا تھا۔کیسے دیکھ لیتی وہ وہاں؟

"وہ۔۔میری آنکھ میں درد ہے اسلئے۔"

"کیا؟آنکھ میں درد ہے تو تم کسی کو دیکھ کر بات نہیں کر سکتیں؟"(یا اللہ،اس لڑکی کے ڈرامے ختم کر دے یا مجھے ختم کر دے۔)

"نہیں،میرا۔۔میرا مطلب"(ذہن کیوں نہیں چل رہا؟)وہ دل ہی دل میں جھنجھلائی۔

"میرا مطلب۔۔وہ۔۔جی میں۔ایٹیس کی ہیروئن لگ رہی ہو۔"بہرام نے ہنستے ہوئے نقل اتاری۔

"نہیں دیکھ سکتی ناں تمہیں۔اب مجھے جانا ہے،ہٹو یہاں سے۔"چہرے کا رخ اب بھی گھوڑے کی طرف موڑے گلابی انارکلی والی لڑکی،بالوں کو ہاتھ سے کان کے پیچھے کرتی اندھا دھند چل رہی تھی۔ابھی وہ دیوار سے ٹکرا ہی جاتی کہ بھوری نرم آنکھوں والے لڑکے نے اسے پکڑ کے پیچھے کیا اور پھر افسوس سے ہاتھ اپنے ماتھے پر مارا۔

"بس کردو تم۔'دیکھ نہیں سکتی'۔اب بتا بھی دو کس بات پر ناراض ہو۔نخرے بہت ہیں تمہارے ایک تو۔"وہ مصنوعی ناراضگی سے کہہ رہا تھا۔

"میں۔۔ناراض تو نہیں ہوں۔"اب ہٹو،اسے راستے سے ہٹا کر وہ باقاعدہ بھاگی لیکن تھوڑی ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دور بھاگ کر اس کی فراک کا گھاس کو چھوتا دامن اس کے پیر میں اٹکا اور وہ دھڑام سے نیچے زمین پر گری۔اب تو بہرام سے ہنسی روکنا مشکل ہو گیا۔وہ گردن پیچھے پھینک کر ہنستا گیا، ہنستا گیا یہاں تک کہ آنکھوں سے پانی نکل آیا جبکہ نحل وہیں بیٹھی منہ بسورتی زندگی کو کوستی رہی۔یہ کیا ہو رہا تھا اس کو؟ وہ اس کی آنکھوں سے کیوں بچ رہی تھی؟ اتنی شرمندگی؟ اف۔اور وہ ہنس رہا ہے؟

باقی سب فلحال اصطبل میں تھے اسلئے ان کو یہ منظر نہ دکھا البتہ بہرام کی ہنسی پوری گلی میں گونج رہی تھی۔اس نے گھوڑے کی ڈور ساتھ لگے بانس سے باندھی اور ہنسی روکتا نحل کے پاس آیا اور پھر اسی کی طرح گھاس پر بیٹھ گیا۔

"زور سے لگی؟"اس نے ہنسی روکے پوچھا۔

"نہیں۔"

"اچھا"

"ہنسو مت۔"اور وہ مزید ہنس دیا۔

"تم اگر خود کو میرے نظریے سے دیکھو نہ ابھی تو تمہیں بھی ہنسی آئے گی۔" نحل کے آنسو میں روانگی آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا برائٹ سائیڈ کو دیکھو ناں۔ تمہارے کپڑوں کا رنگ گھاس کے رنگ کو کیا عمدہ کنٹراسٹ دے رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے گویا کسی سبز باغ میں کوئی پھول کی کلی بیٹھی ہو۔" (یا اللہ، جھوٹ کے لئے معاف کر دینا۔) بہرام نے اسے بہلانے کی کوشش اور عین توقع کے مطابق اس نے سر اٹھا کر اسے آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ دیکھا۔

"سچ میں؟"

"سچ میں۔" آنکھیں بند کر کے یقین دلایا۔

"پھر تم ہنس کیوں رہے ہو؟" آواز میں آنسو گھل گئے۔

"ارے وہ تو اسلیے ناں کیونکہ تم کیوٹ جو ہو۔"

"سچ؟"

"سچ۔ اچھا اب تم رومت اٹھو یہاں سے، کپڑے خراب ہونگے۔ میں تمہیں باقی کہانی دورانِ سفر سناؤں گا، ٹھیک ہے؟" وہ اب اسے ہاتھ دے رہا تھا جسے پکڑ کر اس نے خود کو کھڑا کیا۔

"کونسی کہانی؟" ابرو الجھن سے اکٹھا ہوئے۔

"وہی۔۔ حیدر آباد والی۔۔" اور نحل احرام کا دل چاہا ابھی وقت میں پیچھے جائے اور اس سے کہانی سننے کی درخواست کرتی نحل کو الٹا لٹکا کر آئے۔ اب وہ دونوں منظر سے دور جا رہے تھے۔ ایک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساتھ۔۔

شام کا وقت تھا اور فضا میں مٹی کی خوشبو گھلی ہوئی تھی، شاید دور کسی علاقے میں بارش ہوئی تھی جس کی نشانی ہوا اپنے ساتھ یہاں لے آئی تھی۔ کتنی عجیب بات تھی ناں، ہوا ہر جگہ گھومتی تھی کسی بنجارے کی طرح۔ کتنے راز ہونگے جو ہوا نے ادھر کی ادھر کیے ہوں۔

سڑک وہیں تھی جہاں سے کچھ دیر پہلے جوہر گزرا تھا۔اب اسی سڑک پر ماہ رخ ذوالفقار گھوڑے پر سوار تھی۔۔اس نے بھی گھڑ سواری کا لباس پہنا ہوا تھا۔اس زمانے میں انگریز عورتیں جب گھڑ سواری کرتی تھیں تو پاؤں سے تھوڑا اونچا آتا ہوا پتلا گاؤن پہنتی تھیں جو کہ اکثر گہرے رنگ کا ہوا کرتا تھا۔اس گاؤن کی آستینیں چست ہوتی تھیں اور کلائی تک آتی تھیں جبکہ گلہ بھی بند ہوتا تھا اور کالر بنی ہوتی تھی۔ماہ رخ نے بھی سرمئی رنگ کا ایسا ہی لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ بالوں کو فینسی جوڑے میں گوندھے اس نے سر پر ایک انگریزی طرز کا ہیٹ پہنا ہوا تھا۔وہ اچھی لگ رہی تھی کیونکہ یہ رنگ اس کی آنکھوں سے میچ کرتا تھا۔اب شہرام اور اس کے گھوڑے ساتھ ساتھ درمیانی چل رہے تھے اور پیچھے بگھی چلتی آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے تمہیں کہا تھا ماہ رخ کہ ایسے مت آؤ۔ مجھے نہیں لگتا یہاں کہ لوگوں کو ایسے لوگ پسند ہیں جو انگریزوں کی اتنی تقلید کرتے ہوں۔ یہاں کی عورتیں ایسے گھڑ سواری نہیں کرتیں۔" شہرام، جو کہ خود بھی اپنے سیاہ لباس کے اوپر اسی رنگ کا چغہ پہنا ہوا تھا، اس کی طرف دیکھ رہا تھا جو سامنے دیکھ رہی تھی۔ یہ سڑک صاف ستھری تھی اور اس کے دائیں اور بائیں جانب تقریباً خالی تھی۔

"شہرام؟" ماہ رخ نے پوچھا۔ آنکھیں ہنوز سامنے دیکھ رہی تھیں۔

"ہاں، کہو۔" اب ماہ رخ نے اس کی طرف دیکھا۔ اور ہلکا سا جھکی۔

"کیا تمہیں لگتا ہے مجھے پرواہ ہے لوگ کیا سوچیں گے؟" اس نے سر کو استہزایہ انداز میں ہلاتے ہوئے پوچھا۔ "مجھے صرف اس بات سے فرق پڑتا ہے کہ میرا impression ان لوگوں پر کیسا بن رہا ہے جن سے مجھے اپنا کام نکلوانا ہے۔" ذرا کی ذرا شانے اچکائے۔ شہرام مسکرایا۔ کمال بے نیازی تھی، ممتاز انداز تھا۔

"لیکن پھر بھی۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ تم گھڑ سواری کر رہی ہو۔" شہرام کے سیاہ بال اڑ اڑ کر ماتھے پر گر رہے تھے۔ ماہ رخ نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر رخ موڑے مسکرا دی۔ شہرام اسے دیکھ کر مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"غلط۔شاید تم بھول گئے ہو کہ میں ایک مشہور بزنس وومن تھی اور میں ایسے کاموں میں مشغول رہتی تھی۔ویسے بھی، تمہیں یاد ہے ناں کہ مجھے تلوار بازی بھی آتی تھی۔اس کا صرف ایک ہی مطلب ہے کہ یہ لڑنا، تلوار بازی کرنا، شوٹ کرنا، گھڑسواری کرنا، یہ سب میری muscle memory میں موجود ہے، بھلے ہی میں وقت میں آگے جاؤں یا پیچھا۔مجھے لگتا ہے شاید کسی نے مجھے یہ سکھایا تھا، بچپن میں۔"

"جس وقت سے یہاں آئی ہو اس بچپن سے؟"شہرام نے الجھن سے پوچھا۔

"مجھے اپنا بچپن نہیں یاد، شہرام۔"پھر چہرہ موڑ کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا، تکلیف سے۔ جیسے اسے بھی بہت کچھ یاد آیا ہو، یا شاید یاد ہی نہ آیا ہو۔"جب میں چودہ سال کی تھی تو میرے ماں باپ کا قتل ہوا تھا۔مجھے صرف اس کے بعد کے واقعات یاد ہیں لیکن کوئی وجہ ہے، نہیں جانتی کیا، لیکن کوئی وجہ ہے کہ مجھے یہ زمانہ اپنا سا لگتا ہے جیسے میں یہیں کی باسی ہوں۔"

"ہو سکتا ہے تم یہیں کی ہو۔"

"ہو سکتا ہے۔"اس نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

اس منظر کو یہیں چھوڑ کر اگر تم پیچھے والی بگھی کی کھڑکی سے جھانکنے کی کوشش کرتے تو پہلے پہل گائیتری کو کھلے منہ کے ساتھ سوتے دیکھ ڈر جاتے پھر حواسوں پر قابو پا کر غور کرتے تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھتے کہ کشادہ بگھی میں بنی دو طرفہ نشستوں میں سے ایک پر گائیتری اور ساتھ نحل بیٹھی تھی جب کہ مقابل نشست پر بہرام تھا۔

"چلو اب کہانی سنو۔" آگے بڑھ کر بہرام نے نحل کے سر پر ٹھوکا دیا۔ وہ اب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ دوسری جانب بنی کھڑکی سے وہ باہر دیکھ رہی تھی، وہ چاہتی تھی وہ اس جگہ، ان لمحات کو جذب کر لے کیونکہ وہ یہاں سے چلی جائے گی اور یادیں نہ ہوئیں تو اس کا وجود خالی رہ جائے گا۔

"نحل، بات سنو ناں۔"

"کانوں سے سنتی ہوں میں۔ کہو۔"

"تم ناراض ہو؟ ہے ناں؟" بہرام بھی بضد تھا۔

یااللہ بہرام، تم تو ایسے مجھ سے پوچھے جا رہے ہو جیسے میں کوئی شمع ہو تم پروانے!" نحل نے منہ پھیر کر اس کو لتھاڑا، پھر اپنی ہی مثال پر چونک گئی، اور سرخ چہرا لیے رہ گئی جبکہ بہرام مسکرایا۔ وہی مسکراہٹ جو ترچھی ہوتی ہے، شرارتی بھی۔

"آرام سے، لڑکی۔ تمہاری مثالیں خطرناک ہیں۔" اس نے ذرا آگے جھک کر اسکے خفا چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا اور آخرکار نحل ہنس ہی گئی۔

"چپ کر جاؤ، بہرے۔ ابھی میں تمہاری ذرا سی تعریف کر دوں گی اور تم کسی دلہن کی طرح

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شرم سے پانی پانی ہو جاؤ گے۔" وہ اب فارم میں آچکی تھی اور بہرام تو واقعی گڑ بڑا گیا۔ ساری شرارت پل میں عنقا ہوئی۔

"میں تو بس—صرف اسلیے کہہ رہا تھا تا کہ تم بات کرو۔" (نہیں بہرام، سبز آنکھوں میں نہیں دیکھنا، وہاں مت دیکھنا۔) ساتھ ہی خود کو بہت سی تنبیہ کی۔

"اوہ؟" نحل نے استہزایہ انداز میں آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔ "مجھے معلوم نہیں تھا کہ تمہیں میرا بولنا اتنا پسند ہے۔"

بہرام نے بھی آنکھیں اٹھائیں۔ بھوری آنکھیں سبز آنکھوں میں دیکھ رہی تھیں۔ یوں لگتا تھا کہ گدلے پانیوں کے سنگم نے زندگی سے بھرپور سبز ازار کو چھو لیا ہو۔

"ہاں، تمہارا باتیں کرنا پسند ہے مجھے۔" اس نے نرمی سے جواب دیا۔ البتہ اب گال سرخ ہو رہے تھے۔ "ہاں لیکن، تمہاری مسکراہٹ اب بھی زہریلی ہی لگتی ہے مجھے۔" ساتھ اضافہ بھی کیا۔

"مجھے بھی ایک چیز پسند ہے تمہارے بارے میں۔" نحل نے اثر لیے بغیر اسے بلش کروانے کا منصوبہ جاری رکھا۔

"وہ کیا؟" گدلا پانی اب بھی درخت تلے ٹھہرا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب تم ہنستے ہو ناں تو تمہاری آنکھیں چھوٹی ہو جاتی ہیں، ان کے گرد لکیریں بن جاتی ہیں اور یہ حسین تر ہو جاتی ہیں۔" وہ کہے گئی، وہ سنتا گیا۔ گلابی چہرے کے ساتھ، مسکراتی آنکھوں کے ساتھ۔

"جب تم ہنستی ہو تمہاری آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔"

"تمہیں کیسے پتہ؟"

"میں نے تمہیں ہنستے ہوئے دیکھا ہے۔"

"کیوں؟"

"مجھے معلوم نہیں۔"

"رائیٹ۔"

"رائیٹ۔" بہرام نے بھی سر اثبات میں ہلایا۔ دفعتاً گائیتری کے خراٹوں کی آواز سارے میں گونجی تو وہ دونوں چونکے اور پھر بے ساختہ ہنستے چلے گئے۔ اور ایک دوسرے ہنستے ہوئے دیکھ بھی رہے تھے۔ نرم آنکھوں سے۔

"ہنسو مت۔ وہ سو رہی ہے، غلط بات ہے۔" نحل نے اسے گھورا اور پھر خود ہی ہنستی گئی۔ بہرام نے اسے دیکھا اور دیکھتا رہا۔ وہ بہت پیاری تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہانی سنو گی پھر؟"

"وائے ناٹ؟" نحل اب اصل میں سننا چاہتی تھی، جو وہ کہنا چاہتا تھا۔

"آخری بار میں نے تمہیں بتایا تھا کہ قمرالدین کیسے تھک ہار کر دکن آگئے تھے پھر کچھ دیر بعد ہی انہوں نے اپنی خود مختار سلطنت قائم کر لی جو کہ سلطنت آصف جاہی کے نام سے مشہور ہوئی۔"

"واہ جی واہ! 'تھک ہار' کے بادشاہ ہی بن گیا۔ کمال کے ٹھاٹ ہیں بھائی۔" نحل نے مذاق میں کہا اور خود اپنی ہی بات پر ہنسی البتہ بہرام اسے بیزاریت سے گھورے گیا۔

"Sorry. Bad joke."

نحل نے شرمندگی سے منہ پر انگلی رکھی۔

"گڈ۔ اب سنو۔"

"سن ہی تو رہی ہوں۔" وہ مسکرائی اور سامنے بیٹھا بہرام ایک لمحے کو مبہوت ہوا تھا۔ وہ ایک لمحہ نحل احرام کے سادہ دل کے لئے کافی تھا۔ ایک لمحہ ہی تو کافی ہوتا ہے، نہیں؟

"ویسے تم نے غلط کہا۔ وہ 'بادشاہ' نہیں بنا۔ انہوں نے اور ان کی نسل نے اپنے آپ کو بادشاہ نہیں کہلوایا۔ وہ 'نظام الملک' کے نام سے جانے جاتے تھے اور۔۔ جانے جاتے ہیں۔" رک کر

www.novelsclubb.com

تصحیح کی۔

"لقب جو بھی ہو، ناز نخرے تو بادشاہوں والے ہی ہیں۔"

"ہاں، یہ تو سچ ہے۔ تمہیں معلوم ہے یہاں چار مینار کے قریب تہواروں کے دن کیا ہوتا ہے؟" اس نے نحل کے سوتے ہوئے دماغ میں اشتیاق جگانے کی کوشش کی۔

"تہوار کے دنوں چار مینار کے قریب سے نظام کی ریلی نکلتی ہے۔ بلکل جیسے آج کل پریڈ ہوتی ہے۔اور جانتی ہو، یہ ہاتھیوں پر نکلتی ہیں؟"

"کیا؟" نحل کا منہ کھلا رہ گیا۔

"جی ہاں۔"

"واؤ۔ چار مینار کیا ہے؟" بہرام مسکرایا اور کوئی جواب نہ دیا بلکہ آگے بڑھ کر نحل کی طرف والی کھڑکی کا پردہ ہٹایا اور پھر پیچھے ہو گیا۔

"خود دیکھ لو۔" نحل نے چہرہ موڑا، جس راہ پر ان کی بگھی سوار تھی اس کی دونوں اطراف میں دکانیں تھیں۔ چوڑھیوں کی دکانیں، کپڑوں کی دکانیں، بیشمار ریشم کے دھاگے، سچے موتیوں کے زیور، جواہرات۔ کچھ دکانوں میں سنار دام لگا رہے تھے تو کچھ جگہوں پر گاہک اپنی مانگ بتا رہے تھے۔ نحل نے آہستہ سے نگاہ اٹھائی تو سامنے ایک شاندار عمارت تھی۔ چار مینار کا منظر اس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے سامنے تھا۔اپنی تمام تر چہل پہل کے ساتھ۔یہ چار مینار کا مغربی حصّہ تھا جس کے ساتھ لاڈ بازار تھا۔یہ بازار اپنی چوڑھیوں کے لیے بہت مقبول تھا۔یہاں لوگ جی بھر کر چوڑھیاں خریدتے۔یہیں سے حیدر آبادی چوڑھیوں کو اتنی پذیرائی ملی۔ نحل دم بخود سی بازار کو دیکھ رہی تھی۔اس کے کانوں میں ہر طرح کی آواز آرہی تھی۔راہ چلتے تربیت یافتہ گھوڑوں کی، دکانداروں کی شیریں بیانی، عورتوں کی مہنگائی کے حوالے سے تلخ زبانی۔کونسا رنگ تھا جو وہاں موجود نہیں تھا، کون سا کپڑا تھا جس کی نمائش نہیں کی جارہی تھی۔بھانت بھانت کی بولیوں کے درمیان بہرام کو صرف ایک ہی آواز آرہی تھی،اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز،سانسوں میں روانی آنے کی آواز۔ نحل باہر کے منظر کو دیکھ رہی تھی اور وہ نحل کی سبز آنکھوں میں جنم لیتے بے شمار تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔اس کا بس چلتا تو اس کے تاثرات کو اپنی آنکھوں میں جذب کرلیتا، دل میں قید کرلیتا۔آخر میں اس نے کیا تو صرف اتنا کہ سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے مسکرادیا۔ نحل نے بھی چہرہ پھیر کر اسے دیکھا اور مسکرائی، کھل کر۔ذرا سے ہجوم کے باعث بگھی رکی تو بہرام نے جیب کھنگالی اور چند سکے نکالے، پھر کھڑکی سے ہی ہاتھ اور منہ نکال کر مکئی خریدی۔ کچھ خود رکھلی، کچھ نحل کو دی۔

"یہ لو۔عیش کرو۔"اور وہ جسے پہلے ہی بھوک لگی تھی چھوٹے گرم گرم مکئی کے دانے منہ میں رکھنے لگی۔ بگھی اب تک رکی ہوئی تھی۔کھڑکی سے دیکھو تو چار مینار اب بھی نیچے دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چار مینار دراصل چار سڑکوں کا ایک سنگم ہے۔یہ عمارت بہت بڑی ہے اور ہر طرح سے حیدر آباد کے لیے اہمیت کی حامل ہے۔۔پہلے کبھی اس کی چھت پر ایک مسجد ہوا کرتی تھی۔اس کے احاطے میں دروازہ نما جگہ خالی ہے تاکہ لوگوں کا گزر ہو سکے جبکہ چاروں اطراف چار الگ مینار ہیں۔ان میناروں پر نقش و نگار بنے ہوئے ہیں اور ان کے الگ الگ نام ہیں۔اس کے جنوب مغرب میں مکہ مسجد واقع ہے۔مکہ مسجد بھی بہت مشہور ہے اور حسن و جمال کی اعلیٰ مثال ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں مکہ کے پتھر استعمال کئے گ ئے تھے لیکن ان کی منزل نہ ہی چار مینار تھا اور نہ ہی مکہ مسجد۔ان لوگوں کو نظام کی رہائش گاہ میں جانا تھا اور وہ رہائش گاہ عام نہیں تھی، حیدر آباد میں واقع سب سے بڑا محل تھا۔چو محلہ محل۔حیدر آباد کے حاکمِ اعلیٰ کا گھر۔وہاں جہاں ہر سازش جنم لیتی تھی۔۔وہ جگہ جہاں سے ماہ رخ کو خوف آتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کمرہ چو محلہ پیلس کے افضل محل میں واقع تھا۔کمرے کی سجاوٹ سے لے کر الماریوں تک ہر چیز پر تعیش تھی اور چیخ چیخ کر اپنے قیمتی ہونے کا دعویٰ کرتی تھی۔دروازہ بہترین اور خالص ترین شیشم کی لکڑی کا بنا تھا، جس پر بنانے والے نے کڑھائی کا ایسا نفیس کام کیا تھا کہ ایک پل کو ہر کوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رکتااور دروازوں پر بنے ان نقوش کو دیکھتا رہتا۔دروازے سے اندر جاؤ تو کمرا بہت کھلا کھلا اور چوڑا تھا جس کے وسط میں ایک بیڈ تھا۔اس بیڈ کی دائیں طرف ایک قد آدم آئینہ لگا ہوا تھا جس میں کسی کا عکس جھلک رہا تھا۔

عکس دراز قد تھا،کسرتی جسم والا جس کے بال ذرا سے بڑے تھے،رات سے سیاہ اور اس وقت بکھرے ہوئے تھے،اُن کی نوکیں اس کی آنکھوں کو چھو رہے تھے۔جس کی آنکھیں سرمئی تھیں۔جوہرا اپنے کمرے کے آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔اس نے سرمئی پرانے طرز کی بہترین کپڑے سے بنی پینٹ زیب تن کی ہوئی تھی البتہ شرٹ ابھی نہیں پہنی تھی۔وہ مڑا اور شیشے میں اپنی پشت دیکھی،اس کی پیٹھ پر ایک لمبا مگر کم گہرا سا کٹ تھا جو کہ اس کو کچھ دیر پہلے مشق کرتے ہوئے لگا تھا۔تکلیف زیادہ نہیں تھی تو اس نے اس پر کچھ لگانا ضروری نہیں سمجھا،بس اس جگہ سے رسنے والے خون کو صاف کر دیا۔محل پہنچ کر سب سے پہلا کام اس نے یہی کیا تھا،ہمیشہ کرتا تھا۔اپنی حفاظت کی مشق۔کوئی اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو اسے تہس نہس کر دینے کی مشق۔

اپنی سوچوں کا ارتکاز سر جھٹک کر توڑتے ہوئے،اس نے پیچھے بیڈ سے سفید بے داغ شرٹ اٹھائی اور دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے سے لے جا کر پہنا۔کپڑا کٹی ہوئی جلد سے ٹکرایا تو بے اختیار جلن کا احساس ہوا۔"سس"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن پھر کچھ ہی دیر میں جسم عادی ہو گیا۔ نا جانے کیوں اسے ان چیزوں کی عادت تھی۔۔

شرٹ کے بٹن بند کرتا وہ آگے کا منصوبہ ترتیب دے رہا تھا۔ جو بھی کرنا تھا، دعوتِ خاص والے دن کرنا تھا۔ کیسے کرنا تھا، وہ یہ بھی جانتا تھا۔ مسکراہٹ خود باخود اس کے لبوں کو چھوتی گئی۔ وہی مسکراہٹ جس کو دیکھ کر تم تھم بھی جاؤ اور نفرت کرنے پر مجبور بھی ہو جاؤ۔ اس نے اب سرمئی رنگ کا کوٹ اٹھایا اور اسے بھی بازوؤں کے گرد پھیلایا۔ اب وہ کوٹ کی آستینوں میں ہاتھ ڈال رہا تھا۔ کیا وہ انتقام کے ساتھ ختم ہو جائے گا؟ سوالات کا ایک انبار تھا جو اس کے ذہن پر سوار تھے۔ اس کے باوجود بھی وہ ظالم مسکراہٹ ایستادہ رہی، سرد سے سرد تر ہوتی گئی۔ کیا وہ وہی بنتا جا رہا تھا جس سے نفرت کرتا تھا؟ کیا وہ منتقم مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ ظلم کا پیروکار بھی بن رہا تھا؟ مسکراہٹ گہری ہوئی۔ کوٹ کے بٹن لگاتے ہاتھ رکے۔

"شاید ہاں لیکن مجھے فرق نہیں پڑتا کیونکہ ظلم میرے ساتھ بھی ہوا۔" وہ شیشے میں موجود اپنے عکس کو دیکھ کر دہرا رہا تھا۔ "ظلم کا الٹ اگر انصاف نہیں ہو سکتا تو میں ظلم کا بدلہ ظلم سے لوں گا۔" ایک دم سے بہت کچھ بدل گیا تھا۔ شاید اس کا دل بھی بدل رہا تھا۔ اب وہ قصاص کی بات نہیں کر رہا تھا، ظلم کی بات کر رہا تھا۔ آنکھوں سے تکلیف بھی مٹ گئی۔ اب وہاں چنگھاڑتی خاموشی تھی جو تپش کی چمک میں جل رہی تھی۔ کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ محلوں میں قدم رکھتے ہی بہت سی چیزیں بدلتی ہیں؟ اب چاہے وہ نیت ہو یا آنکھوں کے اطوار۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب وہ بالوں میں کنگھی پھیر رہا تھا۔ بال ماتھے پر سے ہٹ گ ئے۔ اب وہ ازلی انداز میں سیٹ تھے۔ جوہر نے دیکھا اس کے بالوں میں کوئی دھاگہ لگا ہوا تھا، شاید شرٹ پہنتے ہوئے لگ گیا تھا۔ اس نے ہاتھ سر تک لے جا کر دھاگہ ہٹایا لیکن اسی وقت اسے کچھ یاد آیا۔ کچھ ایسا جو پہلے یاد نہیں آتا تھا۔

وہ چھوٹی عمر کا لمبا لڑکا تھا۔ اس کے نقوش جوہر کی طرح تھے، وہ یقیناً جوہر کا بچپن ہی تھا۔ سامنے کوئی لڑکی تھی، جانے کون تھی؟ اس کا چہرہ دھندلا تھا۔

"سنو، تمہارے بالوں میں کوئی پتّا لگا ہوا ہے۔" اس نے کہا تھا تو لڑکے نے اسے گھورا جبکہ دھندلے چہرے والی لڑکی نے آگے بڑھ کر خود ہی اس کے سر میں سے نارنجی پتّا نکال دیا۔

یاد تمام ہوئی اور بالوں میں کنگھی پھرتے جوہر کے ہاتھ کانپے۔ یہ کیا تھا؟ ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتا وہ باہر نکلا۔ اسے مہمانوں کا استقبال کرنے کا کام دیا گیا تھا۔

"شہرام؟" بگھی پیچھے آرہی تھی اور وہ دونوں اب بھی گھوڑوں پر سوار چومحلہ پیلس کی جانب

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بڑھ رہے تھے۔ آسمان نے رنگ بدل لیا تھا۔ سیاہ آنکھیں آسمان کے انہی بدلتے رنگوں کو دیکھ رہی تھیں جب ماہ رخ نے اسے پکارا جس پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"تمہیں کچھ یاد نہیں آتا؟"

"مثلاً بچپن کے دن، اپنا ماضی، کوئی ایک بات جو تمہیں بتا سکے تم اصل میں کون ہو؟" سرمئی آنکھوں میں سوال تھے۔

"نہیں۔"

"تو پھر تمہیں بھی نہیں معلوم تم کون ہو؟"

"معلوم ہے۔" اس کی سیاہ آنکھوں میں عجیب سا تاثر در آیا۔ "ہمارا اصل کبھی بھی ماضی نہیں ہوتا۔ اصل ہمیشہ حال میں ہوتا ہے۔ ہاں ایسا ممکن ہے کہ میں آج جو کچھ بھی ہوں، وہ وجہ ماضی سے تعلق رکھتی ہو لیکن مجھے یہ بات پتہ ہے کہ میرا حال ہی اصل ہے۔" ماہ رخ اس کی بات سن کر مسکرائی۔

"تمہیں یہ سب کس نے سکھایا؟" لوگ تو ماہ رخ کو ذہین کہتے تھے۔ اسے تو نہیں معلوم تھا اتنا۔

"میں نے خود سیکھ لیا بس۔" شہرام نے شانے اچکائے۔ ماہ رخ چہرہ جھکائے گھوڑے کے بھورے رنگ کو تکتی رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماہ رخ، دیکھو محل آ گیا۔" شہرام کی سحر زدہ آواز نے ماہ رخ کو آنکھیں اٹھانے پر مجبور کیا اور ایک نظر کا اٹھنا تھا کہ ماہ رخ پر سکوت طاری ہو گیا۔ آنکھوں کی پتلیاں ساکت رہ گئیں۔ محل کے سحر نے اسے اپنی زد میں لیا تھا۔ سازشوں کے میں خوش آمدید۔۔ ہوا نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"مجھے معلوم نہیں تھا یہ اتنا عالیشان ہو گا۔" شہرام کی حیران آواز اس سے ٹکرائی۔ "ماہ رخ، تم ٹھیک ہو؟"

"میں نے کہا تھا محل خوفناک ہوتے ہیں۔" وہ مسحور کن سی کہہ رہی تھی۔

"تم نے ٹھیک کہا تھا۔"

"نہیں۔ میں تھوڑی سی غلط تھی۔" ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی ٹرانس کے زیرِ اثر کہہ رہی تھی۔

"کیا؟"

"میں نے کہا تھا کہ محل خوفناک ہوتے ہیں۔ میں یہ کہنا بھول گئی کہ محل خطرناک حد تک پر کشش بھی ہوتے ہیں۔" وہ مسکرائی اور محل کے اونچے لوہے کے دروازے کے پاس چل دی، جیسے کوئی مقناطیس اسے وہاں کھینچ رہا ہو۔ شہرام بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔۔ محل اپنا جگہ ایستادہ سا کھڑا تھا، پوری شان کے ساتھ نیچے دیکھتے ہوئے، غرور سے، تکبر کی نظر لیے۔ شاید یہی وہ غرور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا جو یہ محل اپنے باسیوں کو ورثے میں سونپ دیا کرتا تھا۔ شام کے رنگین ڈھلتے آسمان تلے اس کا سفید رنگ ہلکا جامنی سا معلوم ہوتا تھا۔ دراصل چومحلہ پیلس چھوٹے بڑے محلوں، میناروں اور ہالز کے مجموعے کا نام ہوا کرتا تھا۔ یہ ایک وسیع عرضے پر پھیلا ہوا علاقہ سا تھا جس میں اس دور کے اندر چار الگ اور نمایاں محل ہوا کرتے تھے۔ باہر سے اندر کا راستہ ایک عالیشان دروازے سے ہو کر جاتا تھا جس کے بعد میلوں دور تک سبزہ زار پھیلا نظر آتا تھا۔ ماہ رخ اور شہرام کے پیچھے ہی بہرام، نحل اور ابھی ابھی نیند سے جاگی گائیتری بھی چلی آ رہی تھی۔ سب محل کی خوبصورتی کی تاب نا لاتے ہوئے گنگ تھے۔ ستائش میں بھی کچھ کہنا چاہتے تھے تو لفظ ادا نہ ہوتے تھے۔

"This is extraordinary"

ماہ رخ کی آواز دور کسی کھائی سے آئی تھی۔۔ اور وہ صحیح بھی تھی۔ یہ محل خوبصورتی کا وہ نمونہ ہے جس کو دیکھ کر غم بھول جانے کا دل کرتا ہے لیکن کیا تم نہیں جانتے کہ محلات کبھی غم بھولنے نہیں دیتے؟

ان کو بگھی سے دروازے تک چل کر آنے میں ہی پندرہ منٹ لگے تھے۔ لوہے کا بڑا سا دروازہ بند تھا اور ان کو منہ چڑھا رہا تھا۔ دروازے پر تعینات نگہبانوں کی تعداد عام طور سے زیادہ تھی۔ وجہ یہی تھی کہ نظام کی دعوت میں لوگ برصغیر کے تمام علاقوں سے آ رہے تھے۔ نحل کی نظر دروازے پر پہرا دیتے سپاہیوں پر پڑی تو اس کو بے اختیار ہنسی آئی جس پر بہرام اور ماہ رخ نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک ساتھ اسے گھورا۔ ہنسی آنی بھی چاہئے تھی، اگر ماڈرن زمانے کا کوئی شخص بھی ان سپاہیوں کی وردی دیکھ لیتا تو شکرانے کے نوافل ادا کرتا کہ اب ایسی وردیاں نہیں ہوتیں۔ ان کا لباس کچھ یوں تھا کہ پتلون اور قمیص انگریزی ترس پر ہی سلی گئی تھیں البتہ ان کی قمیضوں پر سفید دھاریاں تھیں جو بہت بد نما لگ رہی تھیں۔ انہوں نے سر پر بھی ایک لمبے نقاب نما ٹوپی پہنی ہوئی تھی، جو چہرے کے دونوں اطراف کو ڈھاکے ہوئی تھیں، گویا بکرے کے کان ہوں۔ ان پر بھی سفید دھاریاں تھیں۔ ہنسی کیسے نہ آتی؟

"دروازہ کھولو سپاہیوں۔ ہم نظام کے مہمان ہیں۔" اپنے برطانوی ہیٹ کو ہاتھ سے درست کرتے ہوئے ماہ رخ نے تحکم سے کہا۔۔

شہرام اور باقی سب اب اس سے پیچھے کھڑے تھے۔ کچھ ایسا ہی تھا اس کے ہر انداز میں کہ سب اس سے دو قدم پیچھے رہتے تھے، سوائے ایک شخص کے۔ وہ شخص جو ابھی ابھی لوہے کے دروازے سے باہر آیا تھا۔ سرمئی کوٹ پینٹ میں ملبوس وہ وجاہت کے تمام تر درجوں کو چھو رہا تھا، لیکن اگر تم اس کی سرد آنکھوں میں جھانکتے تو دیکھتے وہ سفاکیت کی کس منزل پر فائز ہو چکا تھا۔

ماہ رخ کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی بیزاریت کے تاثرات واضح ہوئے۔۔۔ آنکھوں میں دبا دبا غصّہ ہچکولے لے رہا تھا۔۔ اور دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے۔ وہ یہاں استقبال کرنے کیوں آیا

www.novelsclubb.com

تھا؟

"دروازہ بند کرو، نگہبانوں۔ مہمانوں کی تلاشی لی جائے گی ورنہ ان کا داخلہ ممنوع ہے۔"
نگاہوں کا رخ ماہ رخ کے سرخ چہرے سے ہٹائے بغیر وہ حکم دے رہا تھا اور نگہبان حیران ہوئے تھے کیوں کہ آج آنے والے کسی بھی مہمان کی تلاشی ایسے نہیں لی گئی تھی۔۔ماہ رخ کے ماتھے پر یکلخت ہی بل پڑ گئے۔

"میں سمجھنے سے قصر ہوں کہ جب نظامِ محترم نے ہم سب کو یہاں خود دعوت دی ہے تو کوئی ہماری تلاشی لینے کی گستاخی کیونکر کر سکتا ہے؟"اس نے اپنی آواز ہلکی رکھی لیکن آواز میں دبا غصّہ واضح تھا۔

"اگر آپ کے پاس کوئی چھپانے لائق چیز نہیں ہے تو میرا نہیں خیال آپ کو کوئی مشکل ہونی چاہئیے تلاشی دینے میں۔۔"ہاتھ ہنوز جیبوں میں تھے،پیٹھ پر لگا زخم اب بھی کچا تھا اس لیے جب قمیض کا کپڑا جلد سے ٹکراتا تو نئے سرے سے درد ہوتا تھا۔اس کے باوجود بھی وہ ایستادہ سا کھڑا تھا،سامنے کھڑی لڑکی کو روکتے ہوئے۔۔

شہرام پیچھے سے نکل کر آگے آیا اور ماہ رخ کو ہاتھ سے تھام کر آہستگی سے پیچھے کیا جس پر جوہر نے استہزائیہ انداز میں ابرو اچکائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب بتائیے آپ کو کیا مسئلہ درپیش ہے؟" شہرام نے بازو سینے پر باندھے پوچھا۔اس کا یہ انداز دیکھ کر جوہر نے ناگواری سے اسے سرتاپیر دیکھا۔

"مسئلہ تمہاری مالکن کے ساتھ ہے۔اگر اندر جانا ہے، تو تلاشی بھی دینی ہو گی اور دستاویزات بھی دکھانے ہوں گے۔یہ محل اور یہاں رہنے والے لوگوں کی حفاظت کا سوال ہے اور تم یا کوئی بھی فرماں رواکے حکم عدولی نہیں کر سکتے۔" اطمینان سے اپنا مدعا بیان کر کے اس نے نگہبان کو گردن ترچھی کر کے اشارہ کیا جس پر گائیتری اور بہرام کے ہاتھ سے سارا سامان لے لیا گیا اور دروازے کی دائیں جانب بنی حفاظتی چوکی کے اندر لے جایا گیا۔ماہ رخ کا چہرہ اہانت کے احساس سے جل رہا تھا۔ماہ رخ کو چھوڑ کر وہ تینوں بھی چوکی کے اندر جا چکے تھے۔

"آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا میں نے گجرات میں۔" چوکی سے جھانکو تو سرمئی آنکھوں والا دراز قدمرد قدم قدم چلتا سرمئی لباس والی لڑکی کے پاس چلتا جا رہا تھا۔

ماہ رخ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔اس کا دماغ تیزی سے کڑیاں جوڑ رہا تھا، کوئی نیا کارآمد منصوبہ ترتیب دے رہا تھا۔۔جانے وہ کونسا نیا جال بچھانے لگا تھا، کونسا تانا بانا بننے لگا تھا۔۔

جوہر نے اس کے قریب رک کر اس کے چہرے کو ہر زاویے سے پرکھنا چاہا، شاید کوئی راز اس کے چہرے پر درج مل جاتا لیکن اگر تم جوہر سے پوچھتے کہ ماہ رخ کا چہرہ اس کے اپنے سرد چہرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا عکس تو نہیں؟ وہ کہتا ہاں۔

"آپ نے شاید مجھے اس لیے نہیں دیکھا کیونکہ میں پیدائش سے ہی لندن میں رہائش پذیر رہی ہوں۔"

"آپ راجہ جابر کی کیا لگتی ہیں؟" ماہ رخ نے اس کے اس سوال پر ناک سکیڑی جیسے یہ اظہار کرنا چاہتی ہو کہ پوچھا گیا سوال انتہائی گستاخانہ اور نازیبا تھا لیکن اگر وہ ایسا چاہتی تھی تو کامیاب نہیں ہوئی تھی کیونکہ اس سے صرف جوہر کی ضد کو ہوا ملی تھی اور کچھ نہیں۔

"میں اُن کی بھتیجی ہوں۔"

"اچھا؟ پھر مجھے یہ بتائیے کہ پچھلے بیس سالوں کی مردم شُماری میں آپ کا ریکارڈ تک نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟"

"مجھے معاف کیجئے گا شاید آپ کو سننے میں دشواری ہوتی ہے۔ میں نے آپ کو کچھ دیر پہلے ہی بتایا ہے کہ میں لندن میں رہتی تھی۔"

"آپ اپنی باتوں سے مجھے احمق نہیں بنا سکتیں، محترمہ۔ میں یہاں کا فرمان روا ہوں اور ناظم بھی۔ یہاں نہ صرف رہائش پذیر لوگوں کی تعداد محفوظ کی جاتی ہے بلکہ بیرونِ ملک ہندوستانیوں کی معلومات بھی محفوظ کی جاتی ہے، اب چاہے علاقہ گجرات کا ہو یا حیدر آباد دکن،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قانون ہر جگہ ایک سا ہے۔اس لیے بہتر ہے آپ میرے کام میں رکاوٹ نہ ڈالتے ہوئے اپنے دستاویزات دکھائیں اور بغیر کسی بدمزگی کے محل کی دعوت میں شرکت کریں۔"

ماہ رخ کے ماتھے پر چند قطرے ٹھنڈے پسینے کے جم گئے تھے،اتنی سردی میں پسینہ۔شاید وہ اندر ہی اندر پینک کر رہی تھی یا شاید پینک کرنے کا ڈھونگ رچ رہی تھی۔

"نحل!"اس نے چوکی سے اپنے سامان کی تلاشی دینے کے بعد نکلتی ہوئی نحل کو بلند آواز میں بلایا البتہ کاٹ دار آنکھیں جوہر کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں،اتنی سختی سے کہ جوہر کو اپنے کان سرخ پڑتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔

شہرام اور بہرام اب بھی چوکی کے اندر ہی موجود تھے۔

"دستاویزات!"ماہ رخ نے اب بھی نحل کو دیکھے بغیر اپنا دایاں ہاتھ شاہانہ انداز سے اٹھایا۔نحل نے فوراً سمجھتے ہوئے اپنے چمڑے کے تھیلے کو کھولا اور اس میں کچھ تلاش کرنے لگی پھر ایک موٹا سا کاغذوں کا پلندہ نکال ماہ رخ کے اٹھے ہوئے ہاتھ میں تھمایا جس نے آگے بڑھ کر گردن استہزیا ہلاتے ہوئے جوہر کی آنکھوں میں جھانکا اور پھر دستاویزات کو مذاق اڑانے والے انداز میں ترچھی مسکراہٹ کے ساتھ کھولا۔

"غالباًآن کا غذات کی بات کر رہے ہیں آپ۔دیکھ لیں اطمینان سے۔"وہ بس جوہر کو منہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چڑھانے کے قریب تھی ورنہ اس کے اطوار تو ویسے ہی تھے۔جوہر نے کاغذات کو چھیننے کے سے طریقے سے لیا۔ماہ رخ اور نحل کے درمیان مسکراتی نظروں کا تبادلہ ہوا۔جب کہ جوہر کی سلگتی ہوئی سرد نگاہ کاغذ کے ٹکڑوں کو جلا کر راکھ کر دینے کے قریب تھی۔

گزشتہ رات

ماہ رخ اس وقت بھی نحل کے کمرے میں موجود تھی جب شہرام اور بہرام اسے ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے۔رات کا تیسرا پہر چل رہا تھا اور کسی ذی روح کی آواز نہ آتی تھی سوائے جھینگروں کی، جن کی غمگیں موسیقی سارے میں گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماہ رخ، یہ بتاؤ تم نے کوئی طریقہ نکالا ہتھیاروں کو محل میں لے جانے کا؟"شہرام کو فکر ہوئی تھی۔

"نہیں۔"

"کیوں؟ ہمیں کل نکلنا ہے، ماہ رخ۔اب تک تو آپ کو کوئی ترکیب سوچ لینی چاہیئے تھی۔"

اب کہ بہرام نے بھی اپنی پریشانی کا اعلان کیا جبکہ ماہ رخ کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور نحل تو ویسے ہی اونگھ رہی تھی۔۔۔

"میں نے اس بارے میں سوچ کر اپنا وقت ضائع نہیں کیا کیوں کہ مجھے معلوم ہے ایسا ناممکن ہے۔وہ حیدر آباد کے نظام کی رہائش گاہ ہے وہاں کوئی بھٹکا ہوا آسیب بھی بغیر تلاشی کے نہیں گھس سکتا، تم ہتھیار کی بات کرتے ہو؟"

"پھر ہم کیا کریں گے؟" بہرام کی بھوری آنکھوں میں واضح حیرانی تھی۔

"ہم ہتھیار نہیں لے کر جائینگے، سمپل۔" کندھے اُچکائے۔ شہرام نے بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کرتے فکر سے اسے دیکھا۔وہ اتنی آرام دہ کیسے تھی؟

"ماہ رخ شاید تم سمجھ نہیں پا رہیں کہ جو کام ہمیں ملا ہے اس کی نوعیت انتہائی نازک ہے۔یہ ہماری زندگیوں کا سوال بھی بن سکتا ہے اور ہماری زندگی سے پہلے یہ گجرات اور حیدر آباد کے سیاسی تعلقات کا سوال ہے جو کہ پہلے ہی بہت بگڑے ہوئے ہیں۔"

"تم نے میری معلومات میں اضافہ کیا شہرام۔اللہ تمہیں اس کا اجر دے لیکن گجرات اور حیدر آباد کے تعلقات کی وجہ سے ہی میں کوئی ہتھیار لے کر نہیں جاؤں گی۔میرا دماغ ہی میرا ہتھیار ہے۔میں کافی ہوں اور پھر تم لوگ بھی تو ہو نہ۔سب ٹھیک ہو گا۔"

"اور جوہر؟" شہرام کا انداز عجیب تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جوہر کا اس سے کیا تعلق؟ وہ یقیناً دوسرے کاموں میں مصروف ہوتا ہے۔" ماہ رخ نے جب سے اسے حکیم فہیم سے بات کرتے دیکھا تھا اسے معلوم ہو گیا تھا وہ کسی اور کام میں مشغول ہے اور یہ کام یقیناً بہت ضروری ہے۔

"ماہ رخ، تم سمجھ نہیں رہیں۔ جوہر شاہی خاندان کا ایک اہم فرد ہے اور جانتی ہو اس کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟"

"کیا کہتے ہیں؟" انداز بے نیاز تھا لیکن سانس تھم گئی تھی۔ تجسّس سے، اشتیاق سے۔

"یہی کہ اس کا دماغ ہی اس کا ہتھیار ہے۔" ماہ رخ کی سانس بے اختیار آزاد ہوئی۔

"شہرام اس آدمی کو میں اچھے سے جان گئی ہوں۔ وہ ایک انا پرست اور متکبر امیر زادا ہے جسے اپنے عہدے کا زعم ہے۔ ایسے آدمی سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ رہی بات محل میں داخلے کی تو اس کے لیے ہماری نحل ہے ناں۔" اور اس سب میں پہلی بار نحل کی آنکھیں پوری کھلیں۔

"میں؟ کیا؟"

"ہاں تم۔ تمہاری ڈگری کب کام آئیگی؟ اب کاغذات پر کام شروع کر دو۔ کوئی بھول چوک نہیں ہونی چاہیئے۔" نحل اب باقاعدہ جاگ چکی تھی اور چونکہ اسے معلوم تھا کہ کام کتنا ضروری ہے تو اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہرام تم نے وہ کام کیا جو میں نے تمہیں کہا تھا؟" سب کے سامنے نحل نے سرائے والے نا گزیر واقعے کے بعد پہلی بار شہرام کو مخاطب کیا تھا۔

"ہاں۔کام ہو گیا ہے۔" شہرام مسکرایا۔

"کس بارے میں بات ہو رہی ہے۔" بہرام نے دلچسپی سے سوال کیا۔ نحل اپنی جگہ سے اٹھی اور عین شہرام کے مقابل آئی۔ شہرام نے اپنی سیاہ شرٹ کی جب میں ہاتھ ڈالا اور ایک بے انتہا چھوٹی مہر نکال کر اسے تھمائی۔

"وہ کیا ہے ناں، تم لوگوں کو لگتا ہے نحل بہت معصوم ہے۔" نحل ایڑھی کے بال گھومی، ماہا اور بہرام پر باری باری نظر سبز آنکھیں ڈالیں۔ " صحیح لگتا ہے۔" وہ مسکرائی۔ "میں معصوم ہو سکتی ہوں لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ تم لوگ معصومیت کو بیوقوفی کیوں سمجھ بیٹھتے ہو؟ یو سی، میں بیوقوف نہیں ہوں، اتنا دماغ تو ہے میرے پاس ہے کہ یہ جان سکوں قانونی کاغذات پر یقیناً قانونی مہر ہوتی ہو گی۔ اسی لیے، میں نے جوہر کے کمرے میں ازراہِ تجسّس گھسنے کی بجائے (ماہ رخ نے آنکھیں گھمائیں۔) یہ کیا کہ اس کے ایک ملازم کو بہلا پھسلا کر اس کی مہر ضبط کر والی شہرام کی مدد سے۔اب تم لوگوں کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ محل میں گھسنے سے ہم لوگوں کو کوئی نہیں روک سکتا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نظامِ اعلیٰ کے حکم پر تمام مہمانوں کو فی الوقت افضل محل (افضل محل دراصل چو محلہ میں موجود چار بڑی عمارتوں میں سے ایک ہے) کے مہمان خانے میں ہی رکھنا تھا۔ نظام اور اُن کا خاندان تمام لوگوں سے رات کے کھانے پر گفتگو کریں گے، ایسا اُن کو بتایا گیا تھا۔ بہرام، شہرام اور نحل ماہ رخ کے اشارے پر نگہبانوں کے پیچھے تابعداری سے چل دیئے تھے۔

"تم لوگ جاؤ۔ میں یہاں کے فرماں روا (ایک طنزیہ مسکراہٹ جوہر کی طرف اچھالی جس نے سر کے خم سے اسے تسلیم کیا) سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔" اس کے اتنا کہنے پر تینوں نے اپنا سامان اٹھایا اور وہاں سے چلے گئے۔ وہ لوگ دور نکل گئے تو ماہ رخ آہستہ سے اس کی طرف گھومی، قدم قدم چلتی ہوئی اس کے قریب آرکی۔

"یہاں ابھی اور مہمانوں کی آمد متوقع ہے۔ بہتر ہوگا ہم باغ کی طرف چل کر کلام کریں۔" جوہر کا مزاج اب قدرے دھیما تھا۔ اگر وہ میٹھی چھریوں کا کھیل کھیلنا چاہتی تھی تو اسے معلوم رہنا چاہیے تھا کہ جوہر کا خنجر شہد کی کتنی تہوں میں لپٹا ہے۔ اسی سوچ کے ساتھ جوہر نے ماہ رخ کو سر کے اشارے سے راستہ دکھایا اور جب وہ آگے بڑھ گئی تو وہ بھی اس سے ایک قدم پیچھے چلنے لگا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلتے ہوئے اس نے ماہ رخ کا جائزہ بھی لیا۔وہ سرمئی رنگ کے انگریزی طرز کے لباس میں ملبوس تھی۔یہ گاؤن چست ہوتے تھے اور ان کے نیچے کمر کو پتلا کرنے کے لیےcorsetپہنا جاتا تھا۔علاوہ ازیں یہ پشت کی جانب سے ذرا اٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ماہ رخ نے اپنے بالوں کو فرنچ طرز کے خوبصورت جوڑے میں ڈھالا ہوا تھا،ہاتھوں میں سفید رنگ کے کلائی کے بلکل آخری سرے تک آتے ہوئے نازک دستانے تھے اور سر پر ترچھا ہیٹ جس پر سرمئی کے بہت گہرے مصنوعی پھولوں اور جالیوں کا مجموعہ سا لگا ہوا تھا۔جوہر نے خود پر ہزار بار لعنت بھیجی لیکن اسے آخر میں تسلیم کرنا پڑا کہ وہ لڑکی واقعی شان اور شوکت کا پیکر تھی،اس کا غرور جائز تھا کیونکہ وہ ہر لحاظ سے پروقار تھی۔۔۔اور بہت پرکشش و حسین بھی۔۔جوہر نے ایک اور ملامت کے ساتھ تسلیم کیا۔آگے چلتی ہوئی ماہ رخ کچھ وقت کے لیے رک گئی،ہوا بھی رک گئی،باغ کی چوڑی راہ اور اطراف کے سبزہ زار کا لہکتا رقص بھی رک گیا۔جوہر نے دیکھا وہ رکی تھی تو سب رک گیا تھا۔اب وہ اس کے ساتھ آگیا تھا اس لیے اس نے بھی قدم بڑھانا جاری رکھا۔

"تو آپ یہاں کے فرماں روا ہیں؟"

"ایسا ہی ہے۔"جوہر نے بے تاثر چہرے کے ساتھ آگے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔اس کے بر عکس ماہ رخ آگے نہیں دیکھ رہی تھی۔وہ اس کے سرد چہرے کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہی تھی اور اس کی دلچسپی میں تمسخر چھلک رہا تھا،لبوں پر طنزیہ مسکان تھی اور آنکھوں میں بے پناہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چالاکی۔ کوئی اس لڑکی کو دیکھتا تو کہتا وہ سرمئی رنگ کی ملکہ ہے۔

"آپ صاحب زادے ہیں نظام کے غالباً؟" جوہر جانتا تھا وہ سچ سے واقف ہے، بس اس کا صبر آزما رہی تھی۔

"ایک طرح سے کہا جا سکتا ہے کیونکہ میں تخت کے وارثوں میں سے ایک ہوں۔"

"لیکن وارث ہونا، بیٹا تو نہیں بناتا ناں۔" اس کی طنزیہ نگاہیں جوہر کے چہرے کو سلگا رہی تھیں۔ ماہ رخ نے نوٹ کیا کہ اس کے گورے رنگ کے باعث اس کے گالوں پر ہمیشہ بہت مدھم سرخ سا گلِور رہتا تھا لیکن جب وہ غصّہ ہوتا یا مسکراتا تو یہ چمک ذرا کی ذرا بڑھ جاتی تھی۔

"صحیح کہا آپ نے۔"

"ظاہر سی بات ہے۔" نزاکت سے شانے اُچکائے۔ وہ آگے کچھ بولتی اس سے پہلے جوہر نے زور سے اسے کہنی سے تھاما اور ایک جھٹکے سے پیچھے کیا، وہ گر جاتی اگر جوہر اس کو پکڑا نہ ہوا ہوتا۔ اس نے نگاہیں یہاں وہاں دوڑائیں، سامنے کیچڑ نما دلدل تھی، وہ اس میں چلی جاتی اگر وہ نہ روکتا۔

"یہاں ابھی شجر کاری کا کام جاری ہے۔" اب طنز کی چادر پہننے کی باری اس کی تھی۔ ماہ رخ کی آنکھوں میں یکلخت ہی طوفان سا آیا، بہت کچھ تہس نہس کرنے کی خواہش بھی جاگی لیکن جب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بولی تو آواز غراہٹ کی صورت نکلی، اشتعال سے لبریز لیکن ہلکی، سر سراتی ہوئی۔

"میں یہاں اچھا وقت گزارنے آئی ہوں یہ جان لو تم۔ گجرات کی نمائندگی کر رہی ہوں اور تم نہیں چاہو گے کہ گجرات اور حیدر آباد جو پہلے ہی جنگ کے دہانے پر ہیں، کے تعلقات خراب ہوں۔" دور سے دیکھنے پر منظر ایسا لگتا تھا کہ ایک کوٹ پینٹ میں ملبوس دراز قد مرد ہے اور اس کے مقابل ایک لڑکی ہے جو ذرا آگے جھک کر کچھ کہہ رہی ہے، ایسے کہ اُن دونوں کے بیچ اس لڑکی کی کہنی ہے جس کو لڑکے نے پکڑا ہوا ہے اور پس منظر میں برسنے کو بے تاب ابَر۔

جوہر نے آہستگی سے اس کا بازو آزاد کیا۔ سرد بے تاثر سی آنکھیں اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھیں۔ایک عجیب بات بتاؤں تمہیں؟ اگر ماہ رخ کی سرمئی آنکھیں بپھرتا ہوا طوفان تھیں تو جوہر کی ہم رنگ نگاہ اس طوفان سے پہلے طاری خاموشی تھی۔۔

دونوں ایک دوسرے سے اتنا الگ ہو کر بھی کہیں نہ کہیں بہت حد تک ایک جیسے تھے اور یہی بات اُن دونوں کی بے سکونی کا سامان تھی۔۔۔

دونوں شطرنج کی بساطِ پر اُن مہروں کی مانند تھے جس کو بساطِ کی اگلی سائڈ پہنچے کی جستجو ہوتی ہے لیکن دونوں الگ چال اختیار کرتے ہیں۔۔۔

جوہر کو اس کی بات نے جتنا حیران کیا تھا اتنا ہی محظوظ بھی۔۔

وہ اسے جنگ کے حوالے سے دھمکا رہی تھی۔۔۔

"میں آپ کے راستے میں کانٹا نہیں ہوں محترمہ۔آپ میرے کام میں دخل دینے کی نیت رکھتی ہیں۔آپ اپنی اس تُرش زبانی، اس ناز اور ادا سے اپنے ملازموں اور نظام کے پورے خاندان کو اپنا گرویدہ بنا سکتی ہیں لیکن میں نے آپ کی آنکھوں میں چالاکی دیکھی ہے۔مکروہ سی چالاکی۔آپ کی ان آنکھوں میں لوگوں کو غرور نظر آتا ہے، مجھے سازش نظر آتی ہے۔میرا ذہن اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ کا مقصد مناسب نہیں ہے۔آپ محترمہ ایک آسیب کی طرح اس محل میں کوئی بلا لے کر آئی ہیں۔بس اس بات کا خیال رکھیے گا کہ آپ کی یہ چالاکی کوئی پہچان نہ پائے ورنہ آسیب بن کر آئی ہیں، بے وجود ہو کر جائینگی کیونکہ محلات وجود کھا جاتے ہیں۔"

اس کی آواز جتنی دھیمی تھی، ماہ رخ سے اتنی ہی سختی سے ٹکرائی تھی۔اس کے جسم کا ہر عضو تن گیا، ہر رونگٹا کھڑا ہو گیا البتہ چہرے کو بے تاثر ہی رکھا۔

"آپ میری آنکھوں کا جائزہ لینے اور اپنے ذہن پر زور ڈالنے کی بجائے اپنی توجہ اس دلدل کی جانب مرکوز کیجیے۔ کہیں یہ نہ ہو کل کو آپ ہی اس میں خود کو سر تا پیر ڈوبتا ہوا پائیں۔" یہ کہہ کر وہ رکی نہیں۔اپنا لباس دو انگلیوں سے اٹھائے وہاں سے نکل گئی اور جوہر دور تک اسے دیکھتا رہا۔

۔ہمیشہ کی طرح۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک بار پھر اس نے اعتراف کیا اس لڑکی کے بارے میں کچھ تھا جو بہت عجیب تھا، بہت شناسا لیکن جو بھی تھا، اسے یقین تھا نہ یہ لڑکی اسے پہلے کبھی اچھی لگی تھی نہ ہی اب۔

اس کے بعد اس نے اندر جاتے ہی ایک خادمہ، شبو کو بلوایا تھا۔

"آپ نے بلاوا بھیجا تھا، جناب۔ حکم فرمائیے، خادمہ آپ کا حکم بجالائے گی۔" جوہر نے اس کی اس مبالغہ آرائی پر ناگواری سے اسے دیکھا۔ سب جانتے تھے شبو سب سے کام چور ملازمہ ہے اور کام چور لوگوں کی ایک عادت ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ یہ لوگ ہر ایک کی ہر بات کان لگا کر سنتے ہیں۔

"گجرات سے آئے مہمانوں پر خاص نظر رکھنا۔ مجھے ہر پل کی خبر چاہیے اور کوئی اونچ نیچ ہوئی تو حساب تم سے لیا جائے گا۔"

"بہت بہتر، جناب۔ آپ پر جان قربان۔"

لنگڑا آدمی راجہ کے دربار میں کھڑا تھا۔ راجہ کے تخت کے آگے وہ چیونٹی کی مانند دکھتا تھا۔

"کام مکمل کیا تھا؟" راجہ جابر راؤ، جو کہ ماہ رخ کے سامنے بہت شاطر نظر آرہا تھا اب بوڑھے

آدمی کے آگے حد سے زیادہ کم عقل لگ رہا تھا۔

"مکمل کیا تھا۔ حیدر آباد سے خط موصول ہو چکا ہے۔ وہ وہاں پُہنچ گئی ہے۔ میں سمجھ نہیں پا رہا۔۔ اسے وہاں کیوں بھیجا۔ یہ تو اس کی منزل کا حصہ نہیں تھا۔ جنگ بندی کا کام تو ہم ایسے بھی کر سکتے تھے، اسے وہاں بھیجے بغیر۔"

"اسے وہاں بھیجنا ناقص نہیں ہے۔ حیدر آباد میں اس کی کسی سے ملاقات کو یقینی بنانا تھا اور پھر اس مہم کے ذریعے ہمیں اس کی صلاحیتوں کا بھی ٹھوس اندازہ ہو پائے گا۔"

"اتنا سب صرف ایک جنگ کو روکنے کے لیے؟ جنگ بھی وہ جس کا محض خطرہ لاحق ہے؟"

"جانیں بچانا ضروری ہے۔ جنگیں نسلیں تباہ کر دیتی ہیں۔ جنگ دلدل کی مانند ہے۔ یہ سب نگل جاتی ہے۔"

"وہ خواب تھا صرف! اس کی خاطر وقت کا چکر پلاٹ دیا، چند نوجوانوں کی صحت و زندگی داؤ پر لگا دی اور تو اور جانے کتنے لوگوں کو دہشت میں مبتلا کر دیا۔ ہماری طرف سے تو حیدر آباد کو کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔"

"یہ باتیں تم نہیں جانتے۔"

"میں یہاں کا راجہ ہوں۔ مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"راجہ راج کرتا ہے۔اسے نہیں معلوم رہ پاتا کہ علاقوں میں کون سے انتشار پسند مکروہ سوچ کے مالک لوگ کب اور کہاں کیسے سازش کا کھیل سجاتے ہیں، سلطنت کو تباہی کی طرف دھکیلتے ہیں۔" غالب کی آواز خالی دربار میں لگی شاہی کرسیوں سے ٹکرا رہی تھی۔

"تم لوگوں نے غلط اقدام کیے ہیں۔وقت ظالم ہے۔تم لوگوں کی غلطی کو معاف نہیں کرے گا۔"

"انسان سے زیادہ ظالم کوئی نہیں۔"

اگلی قسط آئندہ ماہ،انشاءاللہ

www.novelsclubb.com

عمرِ گزشتہ

قسط 5: کچھ راز جو کھلنے کے نہ تھے---

رات کی تاریکی نے اپناڈیرا جمالیا تھا- کچھ یخ بستہ ٹھنڈی ہوائیں تھیں اور کچھ سر سراتی سر گوشیاں جنہوں نے ماہ رخ کی ریڑھ کی ہڈی کو سن سا کر دیا تھا- اس کو نہیں معلوم تھا اسے ایسا کیوں محسوس ہو رہا تھا لیکن کسی انہونی سازش کی بو اسے محل میں داخل ہوتے ہی آئی تھی- سازش کا یہ مکروہ سا احساس شام سے ہی اس کے ہوش و حواس کو اپنے قابو میں کیئیے ہوئے تھا- محل میں اپنے پُر طعیش مہمان خانے کی بالکنی میں بیٹھی وہ کسی انوکھی تصویر کا حصّہ لگتی تھی- کوئی ایسی تصویر جو تجریدی ہو، کسی کی سمجھ میں نا آنے والی اور اگر سمجھ آ بھی جائے تو ہر کسی کا نظریہ مختلف ہو- شام سے ہی بادل حیدر آباد پر برس رہے تھے، جانے کس بات پر ناراض تھے، کیوں رو رہے تھے-

شام میں ہونے والی جوہر سے ملاقات کے بعد سے ہی وہ بہت بے چینی کا شکار تھی- کیا واقعی اسے میری آنکھوں میں چالا کی نظر آئی تھی؟، اس نے بالکنی سے نظر آتے بادلوں کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے سوچا- کیا اس کو میری آنکھوں کی بے بسی نہیں دکھی؟ یہ سب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اپنی مرضی سے تو نہیں کر رہی۔ یہ تو مجبوری ہے، پھر کیوں میرے چہرے پر ظلم اور چالا کی کی پھٹکار ہے۔ میں دنیا والوں کو معصوم کیوں نہیں لگتی؟ میری نیت کا اندازہ میری ضرورت سے کیوں لگاتے ہیں وہ لوگ؟ کیا نحل اور بہرام بھی یہی سوچتے ہوں گے؟ شہرام -- کیا اس کو بھی میں چالاک، فریب کار، ماکر اور کاذب لگتی ہوں؟ کیا میرے مکروہ ارادے نے مجھے اس قابل کر دیا ہے کہ اب میرے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کوئی بھی آدمی مجھے میرا سیاہ عکس دکھا کر چلا جائے گا، میرے منہ پر ذلّت کی گرد اچھال کر چلا جائے گا؟ کیا اتنی بری ہو گئی ہوں میں؟ صرف اسلئے کہ میں اپنے والدین کو کھونا نہیں چاہتی، تن تنہا جینا نہیں چاہتی، پھر سے --- اب وہ اپنے کھلے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی، جیسے خود کو بہلانا چاہتی ہو، جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو بہلاتی ہے --

www.novelsclubb.com

یک دم ایک پرانا منظر اس کے دماغ کی سکرین پر ابھرا --

وہ ایک پر طعیش اور ہوادار کمرہ تھا --

کھڑکیوں سے شام کی خوشگوار ہوا اور ساتھ ہی ہلکی پھلکی روشنی بھی اندر آ رہی تھی --

پرانے طرز کے قدرے قیمتی لباس میں ایک عورت کھڑکی کے ساتھ بیٹھے ہاتھ میں مختلف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رنگوں کے دھاگے اور ساتھ کچھ اوزار لئے شاید کوئی کپڑا بن رہی تھی --- ساتھ میں وہ کچھ گنگنا بھی رہی تھی -- غالباً پرانے زمانے کو کوئی غزل، کوئی خوش نما گیت ---

دفعتاً ماحول کا فسوں ٹوٹا اور کسی بچی کی رونے کی آواز سارے میں پھیل گئی، کچھ دیر بعد ہی چھوٹی بچی بھاگی بھاگی ستا ہوا چہرہ اور سسکتی آوازیں نکالتی اس عورت کے پاس آئی اور کچھ دیکھے بنا اس سے لپٹ گئی - عورت کے ہاتھ سے سارے دھاگے چھوٹ گئے، سارے دھاگوں کے سرے کھو گئے لیکن عورت نے کوئی فکر نہ کی - اس نے بس اپنے ساتھ لپٹی ہوئی بچی کو پھسلایا اور بازوؤں سے پکڑ کر خود سے جدا کیا، پھر کرسی سے اٹھ کر عین اس کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھی، ایسے کہ اب اس کی سرمئی آنکھیں بچی کی ہم رنگ آنکھوں میں جھانک رہی تھیں --

"ماہ پری، میری جان، کیوں ایسے روتی ہو؟" اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو پونچھے اور اس کے بے ترتیب بالوں کو ہاتھ سے ٹھیک کرتے ہوئے مزید کہنے لگی -

"ماں تم سے بہت پیار کرتی ہے، ماہ پری - تم ایسے رونے لگو گی تو ماں کو بھی درد ہو گا ناں --" وہ بہت پیار سے، بہت نرم آواز میں اس سے مخاطب تھی -

"ماں -- میں گر گئی -- میرے ہاتھ پر بہت زور سے لگی -- ایسا لگ رہا ہے ہاتھ ٹوٹ گیا -" وہ بے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ربط جملوں میں روتے ہوئے کہہ رہی تھی-لالہ رخ ہلکے سے ہنسی-ان کی بیٹی بہت کمزور سی تھی--نازک سی--

"اچھا آؤ، میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں-"

"پریوں والی؟"

"ہاں-وہی والی-"بچی نے ہتھیلی سے آنکھیں رگڑیں اور مسکرائی-عورت اب سارا سامان پرے دھکیلے کھڑکی کے ساتھ رکھی اسی کرسی پر بیٹھ گئی اور چھوٹی بچی اس کی گود میں چڑھ کر نیم دراز سی بیٹھ گئی-

"قصّہ کچھ یوں ہے کہ قدیم زمانوں میں چاند پر ایک پری رہتی تھی-ماہ پری-یعنی کہ چاند پر اترنے والی پری-"عورت نے لڑکی کے سیاہ مخملی بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہانی کا آغاز کیا-"وہ بہت خوبصورت تھی-اس کے بال رات کی طرح سیاہ تھے اور اس کی آنکھیں اتنی حسین تھیں کہ لوگ چاند کو دیکھنے کی بجائے اس کی آنکھوں میں چاند کا عکس دیکھنے کے لئے راتوں کو اپنے اپنے گھروں سے نکل آتے تھے-لوگوں کا کہنا تھا کہ ماہ پری پورے چاند والی رات کو زمین پر اترتی تھی اور لوگوں کو اس رات بہت سی نعمتیں اس کے توسط سے مل جایا کرتی تھیں-بزرگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لوگ کہتے تھے کہ اس کا حسن دیکھ کر بیمار شفایاب ہو جاتے تھے، درخت پھلدار ہو جاتے تھے اور تو اور پرندے رات کے پہر بھی خوشی سے چہچہانے لگتے تھے-ایسی طاقت خدا نے اس کے حسن کو عطا کی تھی۔"

"یہ تو بہت اچھی پری تھی ناں ماں؟"اس نے معصوم سا سوال کیا--

"ہاں بیٹا- تھی تو بہت اچھی لیکن بس وہ بہت بد قسمت تھی-جب اس کی خوبصورتی کا چرچہ دور دور تک پھیل گیا تو مریخ سے ایک جادو گر اس پری کو ڈھونڈتے ہوئے چاند پر آیا-اس نے چاند پر قبضہ جمانے کا سوچا--ماہ پری نے اسے بہت روکنا چاہا لیکن وہ بضد تھا-اس کی طاقت اتنی زیادہ تھی کہ ماہ پری بھی اس کا مقابلہ نہ کر پائی--"

"لیکن چاند تو اس کا گھر تھا ناں؟"

"ہاں، چاند ہی اس پری کا واحد گھر تھا اس لئے وہ اپنے گھر کو بچانے کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی-اس نے جادو گر سے پوچھا

'اے بدبخت جادو گر، مجھ سے میرا گھر نہ چھیننے کی کیا قیمت لے گا؟'اس کا یہ سوال سن کر وہ جادو گر بہت ہنسا-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

'قیمت وہ ہے جو تم ادا نہیں کر سکتیں۔'لیکن ماہ پری نے دوبارہ اس سے یہی سوال کیا تو اس نے اپنی مانگ سامنے رکھی--

جادوگر نے ماہ پری کو حکم دیا کہ وہ چاند سے ملنی والی طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے سمندر میں انسانوں کی ساری کشتیاں ڈبا دے، سارے سمندری جہازوں کو تباہ کر دے، سمندر کے ساتھ بسنے والی بستیوں کو اجاڑ دے اور وہاں رہنے والوں پر بربادی کا سامان کر دے تو وہ اس کا گھر یعنی چاند چھوڑ کر چلا جائے گا، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے---

"ماہ پری نے تو انکار کر دیا ہو گا ناں؟"ایک اور سوال۔اب کہ عورت کا بالوں کو پھیرتا ہوا ہاتھ رکا، سست پڑا۔وہ جیسے اپنی ہی گڑھی ہوئی کہانی سے مایوس ہوئی تھی--

"نہیں بیٹا۔ماہ پری مجبور تھی۔چاند نہ ہوتا تو ماہ پری کی آنکھوں میں کس کی روشنی چھلکتی۔چاند اس کے لئے بہت قیمتی تھا اسی لئے اس نے جادوگر کی بات مان لی اور سمندر کے پاس رہنے والے لوگوں کو تباہ کر دیا، برباد کر دیا---"تھوڑی دیر کے لئے عورت چپ ہوئی تو چھوٹی بچی نے خفگی سے آنکھیں گھمائیں۔

"پھر؟ پھر کیا ہوا اماں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر نا جانے جادو گر کو یہ سب کروا کر کیا ملا لیکن ماہ پری کو یہ سب کر کے اپنا گھر، اپنا چاند مل گیا تھا-" وہ افسوس سے اب اپنی بیٹی کے بالوں کو انگشت شہادت کے گرد لپیٹ رہی تھی---

"تو کیا پھر ماہ پری ہمیشہ خوشی خوشی رہنے لگی؟" بچی تو معصوم تھی-اب بھی پرامید تھی--

"نہیں-اب رات ہو گئی ہے-باقی کی کہانی بعد میں--" لالہ رخ نے اپنی بیٹی کو گود سے نیچے اترتے ہوئے جیسے اداسی کو زائل کرنے کی کوشش کی جواب اس کے حواس پر سوار تھی--رات واقعی ہو گئی تھی اور پورا چاند نکل آیا تھا-لالہ رخ کو بے اختیار اس چاند سے خوف آیا-جانے کیوں وہ کہانی اس کے ذہن میں اللہ نے ڈالی اور جانے کیا سوچ کر وہ یہ کہانی ایک بچی کو سنانے بیٹھ گئی تھی--اس نے جیسے خود پر ملامت کی اور کھڑکیاں بند کرنے لگی-- لیکن ابھی کہانی باقی تھی-اب جو کہانی شروع کی ہے،اسے ختم بھی کرنا تھا-چھوٹی سی ماہ رخ نے ماں کے بدلتے تاثرات بہت غور سے دیکھے تھے اور ماہ پری کی کہانی میں اس کا اشتیاق مزید بڑھ گیا تھا---

اندھیری برستی رات اور یاد کا فسوں چھناکے سے اس وقت ٹوٹا جب بالکنی میں بیٹھی ماہ رخ کو کمرے سے گائیتری نے آواز دی--

"بیگم صاحبہ،جوہر جی دروازے پر ہیں-"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہ رخ نے لب بھینچ لئے اور مٹھیاں سختی سے بند کر لیں۔شام کا ہتک آمیز لہجہ اور کڑوی باتوں کا زہر نہیں بھولی تھی۔۔وہ لمبے ڈگ بھرتی دروازے کی جانب بڑھی پھر راستے میں رکھے قد آدم آئینے میں اپنا عکس دیکھ کر پچتائی۔اس کا حلیہ بلکل غیر ہو رہا تھا۔۔نہ بال ٹھیک سے بندھے تھے نہ ہی کپڑے بدلے تھے۔۔یہاں تک کہ اب تک ہاتھوں سے سفید دستانے بھی نہیں اتارے تھے لیکن اب کیا ہی کیا جا سکتا تھا۔۔نحل اس وقت بڑے سے کمرے کے غسل خانے میں منہ ہاتھ دھو رہی تھی اسلئے وہ اسے بھی دروازے پر نہیں بھیج سکتی تھی اور گائیتری کو بھیجتی تو جوہر کی انا ہی اس سے بات کرنے میں آڑے آ جاتی۔ایسا اس کا صرف اندازہ تھا لیکن خیر وہ اس مغرور شخص سے توقع بھی کیا کر سکتی تھی۔بیزاری کی آخری حد کو چھوتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا اور ابرو اچکائی گویا کچھ جتانا چاہتی ہو۔۔

"کوئی کام؟" جوہر کے مکمل نظر انداز کرنے پر اس نے بلآخر چپ توڑی۔۔

"نہیں مجھے کوئی کام آپ سے کیوں پیش آئے گا۔نظام اور ان کا خاندان آپ سے ملاقات کے منتظر ہیں۔مجھے آپ کو اور آپ کے خاص لوگوں کو لینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔" اس نے بے تاثر سے انداز میں سپاٹ چہرے کے ساتھ جیسے خبر نشر کی اور ماہ رخ کے ہونٹوں کو طنزیہ مسکراہٹ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں ڈھلتے دیکھا-

"جو کہنے جارہی ہیں وہیں روک دیں- نہیں، میں ان لوگوں کا ملازم نہیں ہوں- آپ کو خود لانے کے لئے میں نے ہی اپنے آپ کو پیش کیا- آخر کچھ تو شناسائی ہے ہمارے بیچ-" چہرہ اب بھی پتھریلا تھا- کیا کمال مہارت سے جھوٹ بولتا تھا وہ--

"ٹھیک ہے- پیغام لانے کے لئے شکریہ- اب آپ جا سکتے ہیں- نظام محترم کو بتا دیجئے گا کہ ہم تھوڑی دیر میں لباس وغیرہ تبدیل کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے-" ماہ رخ نے مصنوعی شائستگی سے حکم دیا جس پر جوہر نے ضبط سے لب بھینچے- یہ جیسے اس کی انا پر گہرا گھاؤ تھا- وہ اس سے ملازم جیسا سلوک کر رہی تھی--

"میں کہیں نہیں جارہا- یہیں کھڑا ہوں- آپ کر لیں تیاری-" اس کی بات نے جیسے ماہ رخ کو بہت محظوظ کیا تھا- اب وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ طنزیہ انداز میں اپنے بالوں کی لٹوں کو انگلی کے گرد لپیٹ رہی تھی-

"آپ یہیں کھڑے ہیں؟"

"میں انتظار کر رہا ہوں-" اس نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے جواب دیا- ماہ رخ ویسے ہی محظوظ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوتے ہوئے اندر چلی گئی اور جوہر پیچھے کھڑا رہا--

ایک دھندلا سا، بہت غیر شناسا سا منظر اس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے لگا---

ایک کم عمر لڑکا بے صبری سے جوتا زمین پر ایک دھن میں مارتے ہوئے بار بار باہر کی جانب دیکھ رہا تھا-وہ ایک پرانی سی روشنی سے بھرپور راہداری تھی جس کے ایک بند دروازے کے سامنے وہ لڑکا کھڑا تھا-

"تم آرہی ہو؟"

"آرہی ہوں-آج دیر سے اٹھی تھی-وہ غصّہ ہے؟"اندر سے ایک باریک نسوانی آواز آئی-

"شاید-"

"پھر تم میرے بغیر ہی چلے جاؤ ورنہ وہ تم کو بھی ڈانٹ دے گا-"

"ڈرتا نہیں ہوں اس سے-"لڑکے کے تیور بگڑے، ماتھے پر بل بھی پڑے-

"جانتی ہوں لیکن وہ سزا بھی دے گا-اس لئے تم چلے جاؤ-"

"میں انتظار کر رہا ہوں-"لڑکے نے یقین دلایا اور جوتے کو فرش پر تھپتھپانا بھی ترک کر دیا--

-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چو محلہ کا افضل محل واقعی خوبصورت تھا لیکن اگر کوئی خلوت مبارک کی عمارت کو دور سے بھی آنکھ بھر کے دیکھ لیتا تو عش عش کر اٹھتا- یہ وہ عمارت تھی جس کے اندر نظام کا "دربار" لگا کرتا تھا، اور یہیں پر طاقت کی کرسی، تخت نشاں بھی موجود تھی-- ماہ رخ جوہر کے ہمراہ چل رہی تھی- اب وہ سرمئی کے بجائے ہلکے انگوری رنگ کے بہت لمبے اور کام دار انار کلی میں ملبوس تھی- یہ لباس حیدر آباد کی بہت سی خاصیتوں میں سے ایک تھا-- ایک لمبی سی گھٹنوں سے نیچے تک آتی فراک نما لمبی قمیض ہوتی تھی جو کمر کے پاس سے گھیر دار ہو جاتی تھی اور ساتھ چوڑی دار پاجامہ- اس پاجامے کو چوڑی دار اسی لئے کہا جاتا تھا کہ اس کے پائینچوں کے قریب اس قدر بل ہوتے ہیں، واقعی ایسا لگتا تھا گویا چوڑیاں پہن رکھی ہوں- ساتھ ایک بہت گھیر والا ریشمی دوپٹہ ہوتا تھا جس کو سر پر ڈالنے کا انداز ہر ایک عورت کے لئے الگ تھا- عزت دار گھرانوں کی عورتیں اور شہزادیاں اس دوپٹے کو اس طرح پہنتی تھیں کہ ان کا سینہ بلکل ڈھک جائے، ایک پلو ہار کی طرح گلے کے گرد پھیلا کر پیچھے کی طرف جاتا تھا اور دوسرا سر پر اوڑھا جاتا تھا ایسے کہ سر پر پہنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ترچھا لگے-یوں جس سائیڈ سے بال زیادہ نظر آرہے ہوتے ہے وہاں پر زیورات جیسے کہ جھومر یا ٹیکا پہنا جاتا تھا-

ماہ رخ بھی ایسے ہی تیار تھی اور جوہر کے ساتھ خلوت مبارک کی طرف چلتی ہوئی وہ اپنے لباس اور ظاہری شخصیت کے حوالے سے بہت پر اعتماد تھی--جوہر بھی گاہے بگاہے اس پر نظر ڈال لیتا-وہ جیسے اس کے چہرے کا حال پڑھنا چاہتا تھا لیکن ماہ رخ کو تاثرات سپاٹ رکھنے کی عادت تھی--

ان دونوں کے پیچھے کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے ہی نحل بھی چلی آرہی تھی-وہ اپنے مخصوص گلابی لباس میں ملبوس تھی-حیران کن سی محل اور اس کے اطراف میں ہر سو پھیلے بھیگے ہوئے سبزہ زار کے حسن کو دیکھ رہی تھی-خلوت مبارک کے داخلی دروازے پر درجن سے زائد سپاہی تعینات تھے اور ان کی وردیاں بھی اتنی ہی مضحکہ خیز جتنی شام والے ملازموں کی تھیں-بہرام اور شہرام مرد ملازموں کی پناہ گاہ میں قیام پذیر تھے جب کہ نحل کو ماہ رخ نے اپنے ساتھ ہی رکھنے کی بات کی تھی---

داخلی دروازے کے پار ڈھلان نما سیڑھیاں تھیں جن پر پہلے جوہر نے قدم رکھا اور چونکہ ماہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رخ کا لباس خاصہ بھاری تھا تو وہ رک گئی اور کوئی طریقہ سوچنے لگی اوپر چڑھنے کا--جوہر نے اسے پیچھے مڑ کر غور سے دیکھا اور پھر بادل نخواستہ اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جسے ماہ رخ نے مکمل نظر انداز کرنا چاہا لیکن چونکہ نحل ابھی اس سے قدرے دور تھی اور اسے وہاں پہنچنے میں وقت لگتا تو اس نے تیوری چڑھائے ہاتھ تھام لیا اور قدم بڑھایا۔عمارت کے عالیشان دروازے جوہر کے اشارے پر کھول دیے گئے--اس کی شخصیت کا رعب ایسا تھا کہ ملازم اسے دیکھ کر نظریں جھکا لیتے تھے،ان کے ہاتھوں میں لرزش سی آجاتی تھی--شاید وہ بہت ظالم تھا،ماہ رخ اس کا ہاتھ تھامے سوچ بنا نہ رہ سکی--اس کی گرفت سخت تھی،مضبوط اور قابض سی--شہرام کی طرح--حالانکہ ان دونوں کی شخصیت میں زمین آسمان کا فرق تھا،سیاہی اور سفیدی جیسا ٹاکرا تھا--اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا تو جوہر نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا لیکن بولا کچھ نہیں--

ماہ رخ نے بھی بغیر کچھ کہے پاؤں دروازے سے اندر رکھا اور گو کہ وہ پہلے سے تیّار تھی لیکن پھر بھی مبہوت ہوئی تھی-اتنی چمک،اتنی روشنی،اور اتنا حسن کبھی کہیں اور نہیں دیکھا تھا سوائے ایک آدمی کے چہرے میں---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ایک کھلی سی راہداری تھی--اس کی دیواریں سفید تھیں،

فرش چکنا تھا کہ اس پر پیر رکھتے ہوئے شیشے کا گمان ہوتا-

نحل اس کے ساتھ آ گئی تھی-

"یہ بہت حسین ہے ماہا-" جوہراب راہداری میں آگے بڑھ گیا تھا اور وہ دونوں پیچھے رہ گئی تھیں-

"حسین چھوٹا لفظ ہے. نحل-" جواب اسی وقت آیا تھا--

راہداریوں میں لگے ستون بھی سفید رنگ کے تھے، ان پر ایک داغ بھی نہیں تھا، ایک بھی نشان، گرد کا ایک ذرہ بھی نہیں تھا جو اسے نظر آ جاتا--راہداری کی دائیں دیوار پر تھیں، مصوروں کے شاہکاروں سے لے کر، صاف شفاف آئینوں تک، اس عمارت کی سجاوٹ میں کوئی کمی نہیں چھوڑی گئی تھی--ماہ رخ نے گزرتے ہوئے انگھوٹیوں سے مزین ہاتھ کو دیوار پر پھیرا اور جیسے اس محل کے حسن کو اپنے اندر جذب کرنا چاہا-اس کو اب سمجھ آ رہا تھا کہ یہ محل شہنشاہ ایران کے محل کی طرز پر تعمیر کیا گیا تھا اور کیا خوب تعمیر کیا گیا تھا--راہداری سے گھوم کر ایک وسیع و عریض ہال نما کمرہ آتا تھا-یہ وہ کمرہ تھا جہاں آج کے دس محلے اور گلیاں سما جاتیں-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پورا ہال قمقموں سے سجا تھا جو کہ ارد گرد کی دیواروں پر نسب تھے-ہال کی چھت بہت زیادہ اونچی تھی اور اس سے بے شمار فانوس لٹک رہے تھے-یہ شیشے کے ایسے فانوس تھے کہ دیوار سے ایک لڑی کی صورت اٹکے ہوئے تھے اور کافی نیچے آ کر ایک پھول کی کلی کی طرح کھل جاتے تھے-ان کی روشنی آنکھوں کو چندھیانے والی تھی، عظیم تھی-- چھت سے نیچے دیکھو تو ہال کے چاروں اطراف گول چکر کے انداز میں تین منزلیں تھیں جہاں کمرے بنے تھے اور بالکنی نما احاطوں سے نیچے کا منظر آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا اور منظر تھا بھی دیکھنے والا-داخلی دروازے سے دیکھو تو س ہال کے سب سے دور اور اونچے سرے پر ایک تخت رکھا تھا، تخت نشان، طاقت کی مجسم صورت، قتل و غارت گری کی وجہ اور پر بیٹھا تھا شہنشاہ وقت، نظام الملک- تخت کی دائیں اور بائیں جانب قطار سے اور بھی نگینوں سے سجی ہوئی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں اور ان پر نظام کے خاص مہمان اور ان کا خاندان براجمان تھا-

نظام کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ یہاں کا حکمران ہے-اس کے انداز میں بظاہر تو غرور تھا-سینہ تنا ہوا تھا اور آنکھوں میں ہر ادنی چیز کے لئے حقارت تھی-بے پناہ حقارت-نظام نے طوطئ رنگ کی شیروانی پہنی ہوئی تھی جس پر قیمتی دھاگوں کا کام تھا اور سر پر ایک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنہری رنگ کا مکٹ تھا جس پر قیمتی پتھر لگے ہوئے تھے- رنگت نظام کی خاصی دبی ہوئی تھی، جوہر کے برعکس اور سراپا بھی دبلا پتلا سا تھا- سر کا مکٹ اس کی طاقت کا ثبوت تو دیتا تھا لیکن اس کی شخصیت دغا دیتی تھی--

ماہ رخ نے ہال کا طویل فاصلہ عبور کرتے ہوئے نظریں یہاں وہاں دوڑائیں- جوہر اب نظام کے تخت کی بائیں جانب رکھی کرسی پر بیٹھ چکا تھا اور اس کی چبھتی نظریں اپنے عین مقابل نظام کی دائیں جانب رکھی کرسی پر بیٹھے ہوئے اپنے ہم عمر آدمی پر جمی تھیں-- غالباً وہ سراج العالم تھا، نظام کا اکلوتا بیٹا اور تخت کا وارث--

نحل ہال میں لگی آخری خالی کرسی جو شاید ماہ رخ کے لئے تھی، کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی اور ماہ رخ اب نظام کے بلکل سامنے کھڑی تھی- اس نے ہاتھ کو سر تک لے جا کر آداب کے انداز میں سلام کیا اور نظام مسکرایا-

"تو آپ ہیں گجرات سے آنے والی خاص مہمان-" ماہ رخ نے جواب دینے کی بجائے سر کو خم دیا-

"ملاحہ پٹنی؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی، نظامِ محترم-"اس نے اب مناسب آواز میں جواب دیا-

"جوہر نے ہمیں بتایا کہ آپ سرائے میں ملی تھیں ان سے-بیٹھئے، آج رات کا کھانا آپ سب ہمارے ساتھ نوش فرمائینگے-آپ کی یہاں آمد اور دعوت میں شرکت یقیناً گجرات اور حیدر آباد کے باہمی تعلقات کے لئے خوش آئند ثابت ہو گی-امید ہے آپ کو یہاں کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نظر نہیں آئے گی-"نظام نے اپنی غنی موچھوں کے پیچھے سے مسکرا کر جیسے ماہ رخ کی تائید چاہی--

"جی، حیدر آباد کے مکینوں کے خوش گو ہونے کا ثبوت مجھے مل چکا ہے-"کہہ کر وہ ایڑھیوں کے بل گھومی، ایسے کہ اسکی طنزیہ آنکھیں جوہر سے ملیں جس نے سر کے خم سے جیسے ماہ رخ کے منہ سے جھڑے پھول اکھٹے کئے، پھر ماہ رخ نے گال سے ٹکراتا اپنے دوپٹے کا پلو دو انگلیوں سے تھاما اور اپنی کرسی تک چلتی گئی-تاہم اس نے یہ بات دیکھی کہ جوہر نظام اور اس کے خاندان کی موجودگی میں بہت کھنچا کھنچا سا تھا، جیسے وہ بہت ضبط سے وہاں بیٹھا ہو-وہ پر تپش نگاہوں سے سراج کو دیکھ رہا تھا جو بے نیازی سے نیم دراز سا تھا، جیسے نشے میں ہو-اس کا گریبان باقی تمام دربانوں کے بر عکس کھلا ہوا تھا، بال بکھرے ہوئے تھے، ماہ رخ کو اس پر ترس آیا-وہ کہیں سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھی وارث نہیں لگتا تھا-اس کے اندر وہ رعب، وہ دبدبہ تھا ہی نہیں جو جوہر میں تھا، وہ غرور، وہ بادشاہوں والی شان اس میں نہیں تھی-اپنی سوچ نے اسے چونکا دیا- سر جھٹک کر اب وہ اس رقص کی طرف متوجہ ہوئی جو نظام نے مہمانوں کے لئے پیش کروایا تھا- وہ رقص بہت مھذب سا تھا، بہت زیادہ بے ہنگم بھی نہیں تھا لیکن پھر بھی ماہ رخ نے جوہر کو ناگواری سے ابرو بھینچتے ہوئے دیکھا-اس کے تمام اعصاب گویا تن گئے تھے-اس سے زیادہ لطف ماہ رخ کو کیا بات دے سکتی تھی؟

رات کے کھانے کی طویل میز ملازموں اور خادموں نے عمدہ انداز میں سجائی تھی--

مرغ مصلم، پلاؤ، کباب وہاں کھانے کے تمام لوازمات موجود تھے---

دل البتہ کھانے سے اچاٹ تھا-ماہ رخ کی توجہ کا مرکز فی الوقت جوہر تھا جس کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا تو دوسرا جا رہا تھا-- کوئی بھی اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر یہ بتا سکتا تھا کہ اس کے لئے اس خاندان کے بیچ یوں بیٹھنا کتنا تکلیف دہ تھا-

منہ میں چاولوں کا لقمہ لیتے ہوئے اس کے ذہن میں بس جوہر اور اس کے راز کے ساتھ جڑی سیاہی تھی-ہاں البتہ نحل بہت شوق سے کھانا کھا رہی تھی-ماہ رخ چاول لینے لگی تو جوہر نے بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نگاہ اٹھائی--پراسرار، آسیب سی لڑکی سامنے بیٹھی بہت غور سے ہر چیز کا جائزہ کنکھیوں سے لے رہی تھی- نظروں کی تپش محسوس ماہ رخ نے وہیں دیکھا-آنکھیں ملیں- طوفان خاموشی سے ٹکرایا اور پھر ماہ رخ نے مشروب کا گلاس اٹھایا اور سراہنے والے انداز میں مسکراتے ہوئے اونچا کیا---

کھیل کا آغاز ہو چکا تھا----

صبح عجب سماں تھا-رات کی بارش نے سردی کو مزید بڑھا دیا تھا لیکن پھر بھی حبس اور گھٹن اتنی تھی کہ کمرے میں موجود ماہ رخ اور نحل کو سانس لینے کے لئے تمام کھڑکیاں کھولنی پڑیں--

"نحل تم نیند سے گر گر جانا بند کرو-میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے-"ماہ رخ آخری کھڑکی کو کھولتے ہوئے اس کے پاس آکر بیٹھی اور اس کے سر پر چپت لگائی---

"ہاں---بتاتی ہوں صبر کرو-میری آنکھیں تو پوری کھلنے دو-"

"میں تم پر جب پانی پھینک دوں گی ناں تب تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اس لئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شرافت کے دائرے میں اٹھ جاؤ-"

"چھینک دو پانی میری بلا سے--بس تھوڑی دیر چپ ہو جاؤ-"

"نحل،اٹھ جاؤ-شاباش،میری پیاری دوست نہیں ہو؟"

"نہیں-"

"حد ہوتی ہے-کاہل عورت-"اس کی اس بات پر نحل تکیہ ادھر ادھر پھینکتے ہوئے منہ بسورتی اٹھی-

"کتنی گندی زبان ہے تمہاری،ماہا--ابھی جوہر نے سن لیا تو وہ بولے گا---"اب کہ وہ کھنکھار کر جوہر کی طرح کھڑی ہو گئی-"اہمم،محترمہ مجھ سے اس غیر مہذب لہجے میں بات کرنے سے پرہیز کریں-آپ جانتی نہیں ہیں میں کون ہوں-"اور اس کے آدھے جملے پر ہی ماہ رخ ہنس ہنس کے دہری ہو گئی تھی-

"کیا خوب نقل اتارتی ہو تم اس کی-اس نے دیکھ لیا تو تمہارا سر ابھی قلم کروا دے گا--"

"تم اپنی فکر کرو،بی بی-تمہیں تو وہ ایسے گھورتا ہے جیسے بچپن سے دشمنی رہی ہو--"

"مجھے وہ بہت عجیب لگتا ہے،نحل---"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسے بھی تم بہت عجیب لگتی ہو گی۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ اس نے کبھی کوئی جنگلی لڑکی نہیں دیکھی ہو گی ناں۔ ابھی تک اس کا ٹاکرا یقیناً صرف نازک اندام حور پریوں سے ہوا ہو گا۔" نحل نے ہنستے ہوئے جیسے اس کا بھرپور مذاق اڑایا۔

"تم تو چپ ہی رہا کرو۔۔"

"چپ تھی تھوڑی دیر پہلے تک۔ تمہیں میں خاموش کہاں اچھی لگتی ہوں؟"

"سچ پوچھو تو تم مجھے بولتے ہوئے بھی کچھ خاص پسند نہیں آتیں۔" وہ بھی باز آنے والوں میں سے تھوڑی تھی۔۔

"تمہارا تو دماغ ہر صورت خراب رہتا ہے۔"

"درست فرمایا اسی لئے میرا مخلصانہ مشورہ ہے یہاں سے فوراً اٹھو اور مجھے میرے سوالوں کا جواب دو۔"

"یار ایک بات بتاؤ، ماہا۔ تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ تم میری ماں ہو اور مجھ پہ حکم چلا سکتی ہو؟" نحل نے بہت ہمّت سے ہٹ دھرمی دکھائی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فضول گوئی سے اجتناب کرو- بتاؤ مجھے، وارن ہیسٹن -- کیسا آدمی ہے وہ؟ کیا ارادے ہیں اس کے؟"

"اچھا اچھا بتاتی ہوں، میری ماں --"آخری لفظ پر وہ خود ہی ٹھٹکی اور پھر وہ دونوں ساتھ ساتھ ہنستی گئیں-

دروازے ہنوز بند تھے- آوازیں باہر نہیں جا سکتی تھیں- حفاظت کا احساس پھر بھی نازک تھا- محل کا خوف پھر بھی قائم تھا- جانے کیوں ---؟

مومی دھوپ پگھل پگھل کر محل کے مرمری برآمدے میں گر رہی تھی- برآمدے سے آگے ایک وسیع و عریض جگہ تھی جس پر غالباً باغبانی کی گئی تھی لیکن اس میں سے کچھ گھاس پھوس کو کاٹ کر تھوڑا سا حصّہ کھلا چھوڑ دیا گیا تھا- جوہر اسی حصّے میں کھڑا ملازموں کو ہدایات دے رہا تھا- ملازم اسکی بات کو سمجھتے ہوئے کچھ کچھ قدموں کے فاصلے سے لکڑی کے لمبے ستون کچے میدان میں گاڑ رہے تھے- ان ستونوں کے ساتھ نشانے بازی کی مشق میں استعمال ہونے والے گول

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہدف جن کے اوپر مختلف رنگوں سے دائرے بنائے گئے تھے اور عین وسط میں ایک لال رنگ کا نقطہ تھا- جیت کا نشان- جو صرف خوش بخت لوگوں کا ہی مقدّر بنتا ہے- ایسے لوگوں کے نام ہوتا ہے جن کے نشانے نہیں چوکتے، جن کی نظریں عقاب سی تیز ہوتی ہیں اور ہاتھ کسی بھی قسم کی لرزش سے بے نیاز-

راہداری میں ماہ رخ کے ہمراہ چلتی نحل نے دور سے یہ منظر دیکھا تو اس سے رہا نہیں گیا- وہ ماہ رخ کو ساتھ کھینچے اپنے ہمراہ اسے باغیچے کی جانب لے گئی-- اس سب سے بے خبر جوہر ہلکی ہوا سے اڑتے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کر رہا تھا- لب اب بھی حرکت کر رہے تھے- یہ جیسے اس کا روز کا معمول تھا- ماہ رخ کی آنکھوں میں اب بے زاری نہیں تھی، اشتیاق تھا- کسی دشمن کو مشق کرتے دیکھنے سے بہتر وقت گزاری بھلا کیا ہو سکتی تھی؟ کہتے ہیں ناں، دشمن کی ہر بڑی سے بڑی طاقت سے لے کر، ہر چھوٹی سے چھوٹی کمزوری کو نظر میں رکھنا چاہیئے-- نحل تو اتنے مختصر انتظار سے ہی تھک گئی- ماہ رخ کی دلچسپی کو دیکھ کر پہلے تو اس نے برا سامنہ بنایا اور پھر تنگ آ کر خود ہی وہاں سے چلی گئی- اب ماہ رخ تھی اور جوہر تھا، باغیچہ تھا اور سامنے ہدف تھا- ملازمین اب جا چکے تھے- ہرے رنگ کے گاؤن میں ملبوس، گھرے سیاہ بالوں کو کھول کر سر پر قیمتی نگینوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے آراستہ طرہ سجائے ماہ رخ ہمیشہ کی طرح دل کش لگ رہی تھی اور درخت کے سائے میں بازو سینے پر باندھی کھڑی تھی البتہ ہمیشہ کے برعکس جوہر آج قدرے مختلف حلیہ میں تھا۔ جو بال ہمیشہ نفاست سے سیٹ رہتے تھے، وہ آج ہوا سے اڑے اڑے جاتے تھے۔ ہمیشہ کی طرح آج سرمئی سوٹ میں ملبوس نہیں تھا بلکہ سیاہ پتلون اور سفید رنگ کی ڈھیلی ڈھالی قمیض پہنے ہوئے تھا جس کی آستینیں اس نے کہنیوں تک موڑی ہوئی تھیں۔ اب وہ مکینکی انداز میں حرکت کر رہا تھا۔ ساتھ رکھے اسٹینڈ سے اس نے کمان اُٹھائی اور اسے اچھی طرح سے جانچا پھر کمان کی تار کے ساتھ تیر کو قوت سے کھینچا۔ وہ تیر چھوڑنے ہی والا تھا کہ کسی کے قدموں کی مدھم چاپ کانوں سے ٹکرائی۔ تیر کو ویسے ہی کھینچے گھوما اور اپنے سامنے ماہ رخ کو پایا۔ بے اختیار ہاتھ نیچے کر لیا۔

"خوش آمدید۔" اس نے حیرت سے بات کا آغاز کیا جبکہ ماہ رخ جو کہ اب تک بازو اسی انداز میں باندھے ہوئے تھی خاموش رہی اور قدم کچے میدان پر۔

"خیال سے۔ یہ مٹی خاصی گیلی ہے۔ آپ کے کپڑے خراب ہو جائینگے۔"

"مجھے فرق نہیں پڑتا۔" اس کا جواب سن کر جوہر نے بے نیازی سے کندھے اچکائے اور دوبارہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہدف کی جانب متوجہ ہو گیا-

"آپ یہاں کیوں آئی ہیں؟" تیر کو بازو کی سیدھ میں رکھتے ہوئے اس نے نشانہ لیا-

"مجھے کہیں جانے کے لئے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی-"

"یہ محل ایسے گھومنے کی جگہ نہیں ہے---" ابھی وہ بات ختم کرتا ہی کہ ماہ رخ بول پڑی--

"میں بھی مشق کرنا چاہتی ہوں-" جوہر نے گردن گھما کر اسے ایسے دیکھا جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو-

"آپ تیر اندازی جانتی ہیں؟"

"تھوڑی بہت-" اس نے کندھے اچکائے- خلاف توقع جوہر مسکرایا- ماہ رخ نے اسے پہلی دفعہ بنا طنز کیئے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا اور لمحے بھر کو اس کی آنکھیں ٹھہری تھیں پھر وہ آگے بڑھی اور خود بھی ایک تیر اور کمان اٹھا لائی-

دونوں نے ساتھ تیر کمان سے جاری کئے- ایک کا نشانہ چوک گیا، ایک کا مقدّر فتح-

ماہ رخ کی ہنسی کی آواز باغیچے میں بلند ہوئی اور جوہر ہکا بکا سا کھڑا رہ گیا-

"یہ پہلی بار ہوا ہے کہ میرا نشانہ اس قدر فاصلے سے چوکا ہو- یقیناً ملازموں سے کمان کا تعین

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے میں کوئی غلطی سرزرد ہوئی ہے-"ماہ رخ ہونٹوں کو دانت تلے دبائے ہنسی روک رہی تھی اور وہ بھویں غصّے سے بھینچتا کہے جارہا تھا-

"کوئی بات نہیں-اکثر گھبراہٹ کے مارے ایسا ہو جایا کرتا ہے-"ماہ رخ مسکراہٹ دبائے اس کے طرف گھومی-جوہر بھی اس کی جانب گھوما اور پھر وہ خود بھی ہنس دیا-یہ حیرت کا دوسرا جھٹکا تھا جو ماہ رخ کو لگا تھا-برف پگھل رہی تھی-پگھل گئی تھی-

دوسرا تیر اٹھاتے ہوئے ماہ رخ نے اسے آنکھ بھر کر دیکھا-ظاہری خدوخال کے حوالے سے تو وہ واقعی خوبصورت تھا-

"کل رات--"نشانہ لیتے ہوئے اس نے سوال کیا---

"ہوں؟"

"کل رات دربار خاص میں نظام کے ساتھ جو خاتون تھیں وہ ان کی زوجہ تھیں؟"اس نے محض گفتگو کو جاری رکھنے کے لئے سوال کیا-

"میرے چچا نے تین شادیاں کی ہیں-جو کل دربار میں موجود تھیں وہ تیسری بیوی ہیں لیکن ان کا مرتبہ اتنا بلند نہیں ہے جتنا نظام کی پہلی بیوی کا ہے-وہ محل کے بہت سے اندرونی معملات کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھ بھال کرتی ہیں، سراج انہی کی اولاد ہے البتہ کل وہ دربار میں نہیں تھیں-ان کو اس طرح کی محفلوں میں دلچسپی نہیں ہے-"جواب دیتے ہی اس نے خود بھی ایک تیر اٹھایا اور نشانہ ناپنے لگا-

"آپ ہمیشہ سے یہاں رہے ہیں؟"

"نہیں-میں کچھ عرصۂ قبل یہاں آیا ہوں-جب میں اٹھارہ سال کا تھا تب یہاں سے چلا گیا تھا، حصول تعلیم کے واسطے-"

"کیا پڑھا ہے آپ نے؟"

"قانون-آپ پڑھی لکھی ہیں؟"اس نے بھی سوال کیا-

"ہاں-"ماہ رخ نے تیر کمان سے آزاد کیا تیر سرخ نقطے سے ذرا فاصلے پر جا کر نسب ہو گیا-

"آپ کے والدین---؟"سوال کیا گیا تھا یا صور پھونکی گئی تھی کہ جوہر کے سارے اعصاب تن گئے-چہرے کے تاثرات پہلے جیسے ہو گئے-یہ غلط ہو رہا تھا-اسے ماہ رخ سے بات ہی نہیں کرنی چاہئے تھی-

"مجھے کچھ مصروفیات یاد آگئیں-اجازت دیجئے-"اس نے تیزی سے کمان اور تیر کو جگہ پر رکھا اور محل کا برآمدا عبور کرتا گیا-جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تو ماہ رخ نے ابرو اٹھائی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اجازت ہے۔"

کیوں اس کا ہر انداز عجیب تھا۔ عجیب بھی اور مانوس بھی۔ خیر، اس کے پاس سوچنے کے لیئے اور بھی بہت باتیں تھیں سو وہ شہرام کو ڈھونڈتے ہوئے نکل پڑی۔

شہرام نے ماہ رخ کے لباس کی آستین کو آگ پکڑتے دیکھا اور اس کے پھیپھڑوں کو سانس لینے میں دقت ہونے لگی۔

"ماہ۔۔۔ماہ رخ۔آگ۔"اس کے ہاتھ پاؤں کپکپانے لگے اور جسم پسینے سے بھیگنے لگا۔دوبارہ نہیں۔پھر سے نہیں۔آگ نہیں۔ماہ رخ بھی جھٹکے سے موم بتی سے دور ہٹی تھی۔

کچھ وقت قبل۔۔۔۔

اس کو ذرا وقت تو لگا تھا لیکن بالآخر اس نے وہ کمرا ڈھونڈ ہی لیا تھا جہاں بہرام اور شہرام قیام پذیر تھے۔یہ کمرا محل کے کمروں کی بنسبت بہت چھوٹا تھا۔کھڑکی کے نام پر محض ایک گول روشن دان تھا جو دروازے کے بلکل اوپر موجود تھا۔کمرے میں گیلی مٹی کی بو تھی جیسے کئی سال سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بند ہوا اور دیواروں پر جا بجا جالے لگے ہوئے تھے۔اس کو بے اختیار غصہ آیا۔

بہرام فی الحال وہاں موجود نہیں تھا۔شہرام اسے دیکھ کر یکلخت اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے لب آپ ہی مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"کیسے ہو شہرام؟"

"ٹھیک ہی ہوں۔"اس نے ایک نظر کمرے پر ڈالی اور دوسری اس پر۔وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی۔طلسمی حد تک خوبصورت۔

"مجھے پرسوں رات۔۔میرا مطلب دعوتِ خاص کے بارے میں ایک اہم بات کرنی تھی تم سے۔"

"کہو میں سن رہا ہوں۔"اب وہ دونوں دیوار کے ساتھ ایسے کھڑے تھے کہ ان کے درمیان ایک لکڑی کا تختہ حائل تھا جو دیوار میں نصب تھا۔اس پر کونے میں تین موم بتیاں جل رہی تھیں کیونکہ کمرے میں خاصا اندھیرا تھا اور ساتھ بہرام کی چند کتابیں جن کو نحل دیکھتی تو ضرور ناک سکوڑ لیتی۔ماہ رخ نے ایک ہاتھ کو کوہنی کے بل تختے پر ٹکایا ہوا تھا اور شہرام اس کے بولنے کا منتظر تھا۔وہ دونوں پرسوں کے لائحہ عمل پر گویا ہوئے ہی تھے کہ کھلے دروازے سے ہوا کا ہلکا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جھونکا اندر آیا اور ایک موم بتی کا شعلہ ماہ رخ کی آستین کو چھو گیا جس سے کپڑے نے آگ پکڑ لی۔

شہرام نے ماہ رخ کے لباس کی آستین کو آگ پکڑتے دیکھا اور اس کے پھیپھڑوں کو سانس لینے میں دقت ہونے لگی۔

"ماہ۔۔۔ماہ رخ۔آگ۔"اس کے ہاتھ پاؤں کپکپانے لگے اور جسم پسینے سے بھیگنے لگا۔دوبارہ نہیں۔پھر سے نہیں۔آگ نہیں۔ماہ رخ بھی جھٹکے کے موم بتی کے پاس سے دور ہٹی تھی۔

وہ اب تک ہوش میں آچکی تھی۔اس نے کچھ فاصلے پر رکھی دراز میں سے ایک کپڑا نکالا اور کپڑے کو جلتے ہوئے کپڑے پر زور زور سے مارا۔آگ بجھ چکی تھی۔ماہ رخ نے نظریں اٹھائیں اور شہرام کو دیکھ کر اس کو سب بھول گیا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور ان میں پانی ابل رہا تھا، ہاتھوں پر کپکپی طاری تھی اور ماتھا پسینے سے تر تھا۔

"شہرام، تم ٹھیک ہو؟"اس نے آگے بڑھ کر اس کا کندھا ہلایا۔"شہرام!"

"میں۔۔ہاں۔میں ٹھیک۔۔۔ہوں۔۔تم جاؤ۔جاؤ تم۔"

"لیکن تم۔۔تمہاری طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔میں کیسے چلی۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے کہا نا جاؤ!" آواز ذرا بلند ہوئی۔

لباس تبدیل کر کے ماہ رخ نے باغیچے میں چہل قدمی کرنے کا سوچا۔اسے اپنی افکار کے ساتھ تھوڑا وقت اکیلے گزارنا تھا۔شام کی باسی ہوا اب بھی بے پرواہ سی چل رہی تھی اور باغیچے کی لمبی راہداری کے دونوں اطراف لگے پھولوں میں سے صرف چند ایک ہی کھلے ہوئے تھی کہ اب حالات ان کی نشو نما کے حق میں نہ تھے۔

اس کی سوچ ہمیشہ بھٹک کر ایک ہی جگہ پر جاتی تھی۔اس کے ماضی، بچپن اور ماں باپ پر۔ کیسے سمجھاتی وہ سب کو کہ اس کے لئے اس کے والدین کیا تھے۔ایک بار ان سے محروم رہ کر دیکھ چکی تھی، دوبارہ کیسے رہ لیتی؟ اب تو اسے اپنا بچپن بھی دھندلا سا یاد آنے لگا تھا۔ماں کی کہانیاں، صبح کی تازگی، پہلی چوٹ، اسے بہت کچھ یاد آنے لگا تھا۔ جانے کون اس کی زندگی کے ساتھ یوں کھیل رہا تھا۔ کبھی وقت میں آگے تو کبھی پیچھے۔ کیوں، کیسے؟ کسی سوال کا بھی تو جواب نہیں تھا اس کے پاس۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماہا، تمہیں پتا ہے کیا ہوا کل رات؟ مجھے عجیب و غریب سی چیزیں--" نحل بہت پریشان سی اس کے پاس آئی تھی۔اس کے چہرے سے واضح تھا کہ وہ پریشان ہے اور مضطرب بھی۔وہ کب سے یہ باتیں ماہ رخ کو بتانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ماہ رخ کو کوئی نہ کوئی کام یاد آجاتا تھا۔

"میں تنہا رہنا چاہتی ہوں، نحل- تم ہمیشہ میری تنہائی میں خلل ڈالتی ہو، فضول گوئی کرتی رہتی ہو-ہر چیز مذاق نہیں ہے-ہر وقت مجھے تنگ مت کیا کرو-"اس کا لہجہ کرخت تھا-"تمہیں میرے جذبات کا کوئی احساس نہیں ہے۔میرے ماں باپ خطرے میں ہیں، تم مجھے نہیں سمجھتیں۔ کبھی بھی نہیں سمجھ سکتیں۔میرے ساتھ کتنا غلط ہو رہا ہے، اندازا ہی نہیں تمہیں۔" اس کی آواز اب قدرے بلند تھی۔اس نے ایک نظر بھی اس کی طرف نہیں اٹھائی تھی- نحل کو جھٹکا لگا۔اس کے اندر ابال سا اٹھا۔وہ بہت وقت سے برداشت کر رہی تھی۔ماہ رخ بارہا اسے نظر انداز کرتی آئی تھی، اس کا کوئی مسئلہ تک نہیں سنتی تھی اور اب نحل اسے تنگ کرنے لگی تھی؟ اتنے دنوں کا غبار نحل کے اندر ابھرنے لگا۔

"میں-- میں تمہیں تنگ کرتی ہوں؟" جب ماہ رخ کو اپنے الفاظ کی کاٹ دار تاثیر کا اندازہ ہوا تو وہ مڑی-اس کے دل کو کچھ ہوا تھا- نحل کی رنگت یک دم بہت خطرناک حد تک سفید پڑ گئی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔

"نہیں نحل۔۔میں بس۔۔میرا موڈ ذرا خراب تھا۔میرا وہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔"

"صحیح کہا تم نے۔ماہ رخ، صحیح کہا تم نے۔میں تنگ کرتی ہوں۔جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے،تب سے ہی میں تنگ کرتی ہوں۔جانتی ہو ناں، کبھی میرے دوست نہیں بنتے تھے۔"اس نے گال پر پھسلتے آنسو ہتھیلی سے صاف کئے اور مسکرائی۔"اسی لئے تو نہیں بنتے تھے میرے دوست، میں بہت تنگ کرتی تھی ناں۔میرے ماں باپ بھی پریشان رہتے تھے میری فضول گوئی سے. جیسا کہ تم نے کہا۔"آنسو ابل رہے تھے لیکن وہ بار بار ان کو پونچھتی اور مسکراتی جا رہی تھی۔"سب کو یہی لگتا تھا کہ نحل تو تنگ کرتی ہے۔جیسے کوئی مکّھی بھنبھناتی رہتی ہے۔" آخر میں وہ ہنسی، پھر کچھ سمجھ نہ آیا تو وہاں سے جانے کے لئے مڑ گئی۔

ماہ رخ کو فوراً ہی پچھتاوا ہوا۔اس کو اچھی طرح علم تھا کہ وہ کتنی حساس تھی۔اسے ایسی باتیں بے دیہانی میں بھی اس سے نہیں کہنی چاہیئے تھیں۔

"نحل رکو۔۔"

وہ کمرے میں آئی تو نحل کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔قدموں کی چاپ سن کر بھی اس کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساکت وجود میں کوئی جنبش نہ ہوئی۔"نحل۔"

"ہوں؟تم واپس آگئیں اتنی جلدی؟"مڑے بنا ہی جواب دیا گیا۔

"نحل۔مجھے معاف کردو۔میں شرمندہ ہوں۔میں نے دل سے نہیں کہا تھا۔میں تو بس---"

"تم تو بس تنہائی کی خواہاں تھیں۔میں سمجھ سکتی ہوں ماہ رخ، تمہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔کبھی کبھار میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہی اوور رئیکٹ کر جاتی ہوں۔میری تو عادت ہے۔جانتی تو ہو تم۔"

ماہ رخ آگے بڑھی اور کہنی سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف پھیرا۔"یہ عادت کیوں ہے، میں یہ بھی تو جانتی ہوں ناں۔ہمارے ہر رویے کے پیچھے ہمارا ماضی ہے۔تم کسی کو تنگ نہیں کرتیں۔تمارا دل صاف ہے، نحل۔ماضی میں لوگ تمہیں جو بھی کہتے رہے ہیں وہ بھولنا مشکل ہے، میں جانتی ہوں لیکن تمہیں یقین کرنا ہوگا کہ کم از کم میں تمہارے بارے میں دل سے کبھی ایسا نہیں سوچتی۔تم ان چند لوگوں میں سے ایک ہو جن کو میرا اصل پتہ ہے۔ہم دونوں نے بہت سی مصیبتیں ساتھ جھیلی ہیں، بہت سی خوشیاں ساتھ منائی ہیں۔میں کبھی کبھار بہت روکھی ہو جاتی ہوں، دل دکھا دیتی ہوں اور میں اسے جسٹیفائی نہیں کروں گی، یہ میری خامی ہے۔میں مانتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوں-اب دل میں جو شکوہ، جو شکایات ہیں، کہہ ڈالو- چلو-" وہ اس کا ہاتھ تھامے اٹھی اور اسے باغیچے میں لے آئی-

"اب کہو- تمہیں جتنی شکایات ہیں کہہ ڈالو-"

"لیکن ماہ رخ، تمہارا دل دکھے گا- میں کیسے کہہ دوں؟" اس کے سوال پر ماہ رخ نے گہری سانس لی-

"دوستی میں سب سے زیادہ اہمیت صدق کی ہوتی ہے- جب تک ہمیں معلوم نہیں ہو گا کہ ہماری کن باتوں سے ہمارے دوستوں کو ٹھیس پہنچی ہے تب تک ہم کیسے اپنے رویے کا ازالہ کریں گے اور اگر بدگمانی برقرار رہتی ہے تو دل میں بغض جنم لے لیتا ہے- یہاں سے دوستی کے اس جذبے کو پھپھوندی لگ جاتی ہے جیسے کسی سڑے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو لگتی ہے-" اس کی بات پر نحل نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا-

"مجھے نہیں پتہ تم کس ذہنی الجھن کا شکار ہو لیکن آج کل---"

"انہوں، ایسے نہیں- میرے رویے کی وجوہات کے بارے میں تم نہ سوچو- وہ میرا کام ہے- تم صرف اپنے دل کی بات کہو-"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ہمیشہ emotionally unavailable رہتی ہو- میرے کہنے کا مطلب ہے کہ میں ہمیشہ کوشش کرتی ہوں کہ میں تمہارے جذبات کو validate کروں، ان کی قدر کروں- میں کوشش کرتی ہوں تمہارا غم کم کروں اور تم اچھے سے جانتی ہو میں اپنی تمام تر توانائی اس کام میں لگاتی ہوں کیونکہ ظاہر سی بات ہے، میں تمہیں بہت چاہتی ہوں- تم بھی میرے ساتھ آرامدہ محسوس کرتی ہو، اپنی باتیں مجھے بتاتی ہو، اپنے مسئلوں کو لے کر بھی میرے پاس بات کرنے آتی ہو- کبھی کبھار مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں بس تمہارا listening ear بن کے رہ گئی ہوں- جب کبھی مجھے کہیں درد ہوتا ہے، مجھے ضرورت ہوتی ہے کسی سننے والے کی، تم موجود نہیں ہوتیں، کم از کم ذہنی طور پر تو موجود نہیں ہوتیں-" وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ٹہل رہی تھیں اور نحل دوسرا ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے بے خیالات کو الفاظ میں بیان کر رہی تھی- جب کافی دیر تک کوئی جواب نہ آیا تو وہ ماہ رخ کے چہرے کو متلاشی نظروں سے دیکھنے لگی-

"آگے بولتی رہو- میں سننا چاہتی ہوں-" ماہ رخ اداسی سے مسکرائی-

"آگے--- مجھے-- مجھے لگتا ہے میں سب کے لئے door mat ہوں، ایسا پائیدان جس پر لوگ آتے ہیں اور اپنے جوتوں کی گرد جھاڑ کر چلے جاتے ہیں-" ماہ رخ کی آنکھوں میں کرچیاں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سی ابھریں لیکن وہ چھپا گئی-ابھی اسے صرف سننا تھا،اپنے جذبات کو پرے رکھ کر-"مجھے زندگی سے،وقت سے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے-ڈرامے باز جو ٹھہری-جب چھوٹی تھی تو کند ذہن کیوں تھی؟یہ شکایت-پھر چیزیں کیوں بھولتی تھی،یہ شکایت-مجھے اسکول میں اتنا اسٹرگل کیوں کرنا پڑتا تھا،یہ شکایت-مجھے یتیم خانے میں کیوں چھوڑا گیا،یہ شکایت-مجھے اپنے رضائی والدین سے کبھی ایسی محبّت نہ ہو سکی جیسے گود لئے بچوں کو ہوتی ہے،مجھے کسی سے اپنائیت کا احساس کیوں نہیں ہو سکا-مجھے بہت سی شکایات رہتی ہیں،ماہ رخ لیکن کبھی تم سے نہیں ہوئی-پہلی بار کسی سے اٹیچ ہوئی تھی میں جب تم ملی تھیں-تم نے سکھایا تھا مجھے کہ ان لوگوں کو کیسے ہینڈل کرنا ہے جو مجھے اپنے جوتوں کی خاک گردانتے تھے-سب ٹھیک چل رہا تھا-مجھے کیفے مل گیا تھا لیکن پھر پتہ نہیں کیسے ایک ہی دن میں سب بدل گیا-میں وقت کے کونسے چکّر میں پھنس گئی،معلوم نہیں-اب میرا وجود ایک سوالیہ نشان ہے-میں کون ہوں،کہاں سے ہوں،مجھے کچھ یاد نہیں-میرا اصل کیا ہے،میں نہیں جانتی-میں تو--میں تو بہت خوش تھی،ماہ رخ-اس دن کیفے میں،میں بہت خوش تھی-زندگی آسان تھی،تم تھیں-مجھے تو تحفہ ہی ملا تھا،میں کیسے---"بولتے بولتے وہ رک گئی-آنکھوں میں تحیر اتر آیا،کچھ ایسی ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حالت ماہ رخ کی بھی تھی- وہ لوگ کیسے اتنی بڑی بات مس کر گئے تھے؟

"تحفہ-"ماہ رخ زیر لب بڑبڑائی- کیفے میں گزارا وہ دن اس کے دماغ کی سکرین پر جھلملا رہا تھا- وہ نحل کو اپنے کانوں میں سونے کے آویزے پہن کر دکھا رہی تھی، ان کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی تھی- پھر نحل اس کو اپنی کلائی میں بندھی ہوئی نازک چین دکھا رہی تھی- ماہ رخ نے مذاق میں نحل سے گوگل کرنے کو کہا تھا کہ تحفوں کا عالمی دن تو نہیں- ہر چیز وہیں سے شروع ہوئی تھی- ہر چیز--

ماہ رخ سینے پر ہاتھ رکھ کر اوپری منزل کی جانب تقریباً دوڑی، نحل بھی حیران سی بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے آئی-

"نہیں یہ نہیں ہو سکتا- یہ نہیں ہو سکتا-"ماہ رخ کی ڈری ہوئی آواز سرگوشی کی صورت باہر نکل رہی تھی، سانس دھویں کی صورت خارج ہو رہی تھی-

"نحل--وہ زیور مجھے لا کر دو-"ماہ رخ دیوانہ وار وہ آویزے سنگھار میز پر ڈھونڈ رہی تھی- اس نے رات کو ہی اتارے تھے- نحل نے تو اسے ویسے ہی اپنے سامان کے ساتھ رکھ دیا تھا سو وہ فوراً اپنے سامان میں اسے تلاش کرنے لگی- اسے کچھ نہ ملا تو اس نے تھیلے کو الٹا اور ساری چیزیں زمین

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر انڈیل دیں، پھر سامان میں ہاتھ چلانے لگی جیسے کوئی مٹی کھودتے ہوئے چلاتا ہے- نازک سے ہلال والی چین کہیں نہیں تھی-

"ماہ رخ، یہاں-- میں نے یہیں رکھی تھی- یہاں نہیں ہے اب۔"

"میرے earrings بھی غائب ہیں- یہ نہیں ہو سکتا- میرے کمرے میں کوئی نہیں گھس سکتا- یہ کیسے ممکن ہے-" اس نے طیش کے عالم میں زور سے میز پر ہاتھ مارا پھر تھک ہار کر وہ زمین پر بیٹھ گئی اور خالی خالی نظروں سے سامنے بکھرے سامان کو دیکھے گئی- کس کے ہاتھ اتنے لمبے تھے کہ وہ ماہ رخ کے کمرے میں گھس سکتا اور وہاں سے اتنی قیمتی چیزیں غائب کر سکتا تھا؟ اس کا ذہن بھٹک کر جوہر کی طرف جاتا تھا لیکن وہ ایسا کیوں کرے گا؟ اسے کیا ملے گا، یہ سب کر کے؟ اور پھر---وہ صرف ان دو زیورات کو ہی کیوں غائب کرے گا؟! اگر اس کا مقصد ماہ رخ کو ڈرانا دھمکانا تھا تو اسے ایسی چیز غائب کرنی چاہیے تھی جس کی غیر موجودگی آسانی سے نوٹ کی جا سکے، ہیں نہ؟ پھر--

"ماہ رخ--"

"کہو، نحل۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے لگتا ہے کہ یہ سب گائیتری نے کیا ہے--"

"گائیتری کا اس سب سے کیا لینا دینا؟" ماہ رخ کو یہ بات ذرا کھٹکی تھی لیکن بولی نہیں-

"خود سوچو، ماہا-اس کو ہم جانتے ہی کتنا ہیں؟ وہ تم سے پہلے گجرات کی ملازمہ تھی-راجہ کے پاس تمہارے ماں باپ قید ہیں، پھر وہ کیوں کسی ملازمہ کو تمہاری آسانی کے لئے بھیجے گا؟ اور پھر، بہرام اور شہرام کے علاوہ صرف گائیتری ہے جس نے ہمارے زیور دیکھے ہیں، جس کو ہمارے ذاتی سامان کی جگہ معلوم ہے-جب ہم حیدرآباد آرہے تھے تو میں نے بگھی میں اسے اپنی کلائی کی چین دکھائی تھی-" نحل نے اپنا مدعا بیان کر کے اس کو منتظر نگاہوں سے دیکھا-

"تم--تم درست کہہ رہی ہو لیکن وہ--" ماہ رخ نے ضبط سے آنکھیں میچیں-"ہاں، تم ٹھیک کہہ رہی ہو-یہ اسی کا کام ہو سکتا ہے-"

وہ دونوں اپنی دھن میں باتیں کر رہی تھیں، اس بات سے بے خبر کے دروازے کی آڑ سے کوئی نسوانی سایہ اندر جھانک رہا تھا، سن بن لے رہا تھا اور یقیناً اب ساری خبر جوہر کو پہنچنے والی تھی-

شبّو کھل کر مسکرائی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اندھیرا گزر کر چھٹ چکا تھا تو اور صبح صبح نحل اور ماہ رخ کو طلب کر لیا گیا تھا- آج کا ناشتہ نظام کی خاص اہلیہ اور سراج کی والدہ کے ساتھ منعقد تھا- جلدی جلدی تیاری کر کے وہ دونوں عورتوں کے تعام خانے میں پہنچیں لیکن وہاں کی مرکزی کرسی خالی تھی- دونوں اطراف بچھی نشتوں پر باقی مہمان عورتیں بیٹھی تھیں- ماہ رخ بھی مرکزی کرسی کے ساتھ لگی پہلی کرسی پر بیٹھ گئی- اور نحل اس کے برابر میں-

فضامیں گلاب کے عطر کی خشبی بسی ہوئی تھی اور کمرے میں روشنی پھیلی تھی- میز پر ناشتے کے چند ایک لوازمات پہلے ہی سجادے گئے تھے جیسے پھل، تازہ اور خستہ نان ختائی اور شربت وغیرہ- کھانے کی میز سے لے کر کرسیوں کی چمک تک، ہر چیز باآواز بلند محل کے مکینوں کی شان کی گواہ تھی۔ کیا زندگی ان کے لئے واقعی اتنی آسان، مکمل اور آسائشوں سے بھرپور تھی؟ ماہ رخ نے بہت سوچا اور آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچی کہ جو مکمل ہو وہ زندگی ہی کیا؟ آسان ہو تو پھر آزمائش کیسی اور آسائشوں سے بھرپور ہو تو امتحان کہاں کا؟ ان انا پرست، طاقت کے بھوکے لوگوں کی بھی کمزوریاں ہوتی ہوں گی، ان کی طاقت بھی جادوگروں کی طرح کسی خاص پرندے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں بستی ہو گی بس ماہ رخ کو وہ کمزوری ڈھونڈنی تھی،اس پرندے کو گردن سے دبوچنا تھا اور بس۔۔پھر ساری شان و شوکت ملیا میٹ۔ایک کمینی سی مسکراہٹ ماہ رخ کے رنگے ہوئے عنابی ہونٹوں پہ رینگ گئی۔کیا عجب لمحہ ہو گا جب ان کے تخت گریں گے؟

"ہوشیار ہو جایئے،نظاالملک کی معزز اہلیہ اور محترم ولی عہد کی والدہ معظمہ، محترمہ سلطان النساء بیگم تشریف لارہی ہیں۔"ایک لمحے میں ہر سو خاموشی چھاگئی اور پھر ماہ رخ نے دیکھا۔۔ درجن خادموں کی معیت میں ایک باوقار عورت چلی آرہی تھی-اس نے سر پر ایک تاج سجایا ہوا تھا جس کے پیچھے سے نکلتا ہوا ایک مخملی کپڑا اس کے بالوں کو ڈھاکا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس کے ریشمی بال تھوڑے تھوڑے دیکھے جاسکتے تھے-وہ ایسی عورتوں میں سے تھی جن کے وقار اور رعب کو چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا-اس کے احترام میں تمام خواتین کھڑی تھیں اور تبھی اس عورت نے ذرا کی ذرا نگاہ ماہ رخ پر بھی ڈالی-اس کی آنکھیں سبز رنگ کی تھیں-وہ سبز رنگ نخل کے سبز سے کافی مختلف تھا-یہ رنگ تھا بحری گھاس سا سبز،اس پھپندی سا سبز جو آہستہ آہستہ اناج کو ختم کر ڈالتی ہے-ماہ رخ کو کوئی ڈھنگ کی مثال تو نہیں مل سکی لیکن یہ انکشاف ضرور ہوا تھا کہ نظام کی خاص اہلیہ محل میں سب سے خوبصورت تھی،شاید

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پورے حیدر آباد میں سب سے خوبصورت-اس کا حسن ممتاز تھااور انداز میں بے نیازی سی بے نیازی تھی-میز پر عورتوں کی توجہ کا مرکز صرف سلطان النساء بیگم تھیں-کیسے نہ ہوتیں؟ماہ رخ کو تواپنی ہی کشش اس کے سامنے ماند پڑتی ہوئی محسوس ہوئی-کیا عورت تھی،کیا شان تھی-اب اگر نظام اس عورت پر فدا تھا بھی تواس کی وجہ یقیناًاس کی ابدی خوبصورتی تھی،اس نے دل میں سوچااور سر کو ذراسا خم دے کر سلطان بیگم کا استقبال کیا-

"خوش آمدید،خوش آمدید-ہم معذرت خواہ ہیں-ہماری آمد میں تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہیں-آپ لوگوں کو ہماری وجہ سے ضرور تکلیف پہنچی ہو گی-چنتا کی بات نہیں ہے-ہم اب کہیں نہیں جارہے،آج کا دن ہمارے مہمانوں کے نام-"سلطان بیگم نے بہت خلوص سے مسکراتے ہوئے ان سب کو مخاطب کیا-ماہ رخ نے غور کیا کہ ان کا لہجہ صاف اور پر زور تھا جیسے وہ اپنی بات کو کھول کر بتانا چاہتی ہوں-ایک نظر میں دیکھ کر ہی پتا چل جاتا تھا کہ وہ ایک پر خلوص اور زندہ دل خاتون تھیں-اگلا گھنٹہ خاموشی سے گزرا کیونکہ ساری عورتیں کھانے میں مصروف تھیں-سلطان بیگم گاہے بگاہے ہر ایک پر ایک مسکراتی نظر ڈالتیں-ان کی نظر باا ثر تھی،جیسے وہ یہاں موجود ہر فرد کی جبلّت اور فطرت سے واقف ہوں-ناشتہ ختم ہوا تو وہ تمام

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مہمانوں کو لے کر باغیچے کی عقبی حصّے میں چلی گئیں۔یہ جگہ بیٹھنے کے لئے مخصوص بنائی گئی تھی۔ایک لکڑی کا چھجہ تھا جس کی چھت پر کاڑھ کر مختلف نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔اس چھجے کے نیچے ایک تخت نما بیترین کرسی تھی اور اس کے سامنے ایک لمبے عرضے پر پھیلی ہوئی گدی کی نرم نشتیں۔گویا زمین پر بچھا ہوا بادشاہوں سا دربار ہو۔ہرے رنگ کے بے انتہا چمک دار گاؤن میں ملبوس سلطان بیگم سر پر عظیم تاج سجائے مورنی سی نازک چال چلتی ہوئی آئیں اور تخت پر براجمان ہو گئیں۔ان کے ساتھ ہی تین چار ملازمائیں باادب سی چلتی ہوئی آئیں اور سر جھکائے ان کی شاہی کرسی کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔باقی ساری عورتیں نیچے رکھی نرم نشستوں پر تشریف آور ہوئیں۔کوئی عام وقت ہوتا تو ماہ رخ نیچے بیٹھنے پر غرور کی چوٹ کھاتے ہوئے یا تو انکار کر جاتی یا تو برا مان جاتی لیکن یہ عام وقت نہیں تھا اور نا ہی سامنے بیٹھی باوقار شخصیت معمولی تھی۔ماہ رخ کو گویا ان کے سامنے بیٹھ کر شرف حاصل ہو رہا تھا۔

"امید کرتی ہوں اب تک آپ لوگوں کو کوئی مشکل پیش نہیں آئی ہو گی۔یقین جانئے، ہم آپ سب سے ذاتی ملاقات کے لئے خود استقبال کرنے آنے والے تھے لیکن کیا ہے ناں، طبیعت کی ناسازی تھی کہ بستر سے اٹھنا محال تھا، پھر کچھ امور کی بجاآوری کی وجہ سے ہم آپ سب سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جنابِ نظامِ اعلیٰ حضرت کی خلوت مبارک میں بھی ملاقات نہ کر سکے۔اب موقع ملا ہے تو خوب گفتگو ہوگی۔ہمیں بسیار گوئی کی بڑی فضول عادت ہے۔جب کبھی ہماری چرب زبانی آپ کا دردِ سر بن جائے ہم چاہیں گے آپ ہمیں بروقت مطلع کر دیں۔کہیں ایسا نہ ہو دعوتِ خاص کے دن لوگوں کے کان ہی ہمیں بہت زیادہ سن لینے سے لہولہان نظر آئیں۔" وہ اپنی بات کو بڑی مناسب آواز میں کہہ کر خود بھی ہنس دیں اور باقی عورتوں کی طرف سے بھی دھیمے دھیمے قہقہے بلند ہوئے۔

"ہمیں بتایئے آپ لوگ اپنی بابت۔" انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے سب عورتوں کی توجہ ایک بار پھر اپنی جانب مبذول کی۔سب سے قریبی جگہ پر ماہ رخ ہی بیٹھی ہوئی تھی اس لئے اس نے اپنا گلا کھنکھارا اور گویا ہوئی۔

"میرا نام ملاحہ پٹنی ہے۔میں گجرات کی طرف سے آئی ہوں۔راجہ جبر راؤ کی بھتیجی ہوں۔میں لندن میں پلی بڑھی ہوں اس لئے یہاں کے رواج سے اس قدر واقف نہیں ہوں۔اردو، سنسکرت، پارسی کے علاوہ انگریزی زبان بھی بول لیتی ہوں اور مجھے پہننے اوڑھنے کا خاص شوق ہے جیسے ابھی آپ نے کس کس تاثیر اور نوعیت کے کپڑے سے بنا لباس زیب تن کیا ہوا ہے،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں یہ روانی سے بتا سکتی ہوں۔" اس نے گردن کو فخریہ انداز میں اٹھائے بتایا۔

"اچھا تو پھر، بتائیے ہمیں۔ یقین جانئے ہم تو ان بھاری بھرکم ملبوسات سے تنگ ہیں لیکن ان کو پہننا بھی ایک شاہی مجبوری ہی سمجھ لیجئے۔" ماہ رخ نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے ان کے لباس کا بغور جائزہ لیا۔ "آپ کے لباس پر چاندی کا کام نمایاں ہے اور کڑھائی کرتے ہوئے نزاکت اور نفاست، دونوں ہی چیزوں کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ لباس کی آستینوں کو نگینوں سے آراستہ کیا گیا ہے اور گلے کے قریب بھی انہی نگینوں کا ہلکہ سا کام کیا گیا ہے۔ اس سبز چمکدار گاؤن کو دیکھ کر ہی پتہ چل جاتا ہے کہ اس کے گھیر کو کپاس اور ململ کے خالص ترین مجموعے سے بنایا گیا ہے، جبکہ اس کا استر بہترین ساٹن سے بنایا گیا ہے۔ اوپری حصّہ اور آستینیں مخمل کی ہیں، گویا ٹھنڈ سے بچانے کے لئے۔ آپ نے گلے میں سونے کا نازک سا ہار پہنا ہے، نہ زیادہ بھاری نہ بے تحاشا ہلکا اور--" کہتے کہتے ماہ رخ رک گئی اور اس کی ادھر سے ادھر جائزہ لیتی آنکھیں بھی ساکت سی سلطان بیگم کے چہرے پر ٹھہر گئیں۔ اس کی اس کیفیت کو کسی نے اتنا زیادہ نہیں دیکھا کیونکہ سب کی توجہ اب بھی سلطان النساء بیگم کے بہترین لباس پر تھی۔ جو ماہ رخ نے دیکھا تھا کسی اور نے نہیں دیکھا تھا لیکن جو دیکھا تھا اسے دیکھنے کے بعد وہ مزید وہاں نہیں رک سکتی تھی۔ سچ تو یہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے کہ وہ ڈر گئی تھی، اس کی آنکھیں جو کچھ دیر پہلے ستائش سے چمک رہی تھیں، اب وہاں صرف خوف تھا منحوس سا خوف، جیسے کسی چیز کو پھپھندی لگ گئی ہو یا پر امن سے بہتے پانی میں کائی جم گئی ہو۔ وہ کچھ دیر بعد ہی کسی سے نگاہ ملائے بغیر، نحل کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔

دوپہر زور و شور سے محل کے سفید رنگ پر حاوی تھی جب ماہ رخ نے اپنے وسیع جوف کا داخلی دروازہ تمام ملازمین کے منہ پر بند کر ڈالا۔ وجہ یہ تھی کہ ماہ رخ کو اپنے تینوں شریکِ جرم کے ساتھ ایک خاص موضوع پر گفتگو کرنی تھی، آگے کا لائحہ عمل طے کرنا تھا اور پھر ہتھیاروں اور لباس سے متعلق تفصیلات کو بھی ہر زاویے سے پرکھ کر کوئی فیصلہ لینا تھا۔ اس وقت محل میں مقیم شاہی خاندان کے کچھ فرد ادبی سرگرمیوں میں مشغول ہوتے تھے اور باقی سب امور سلطنت یا ضروری اجلاس میں شمولیت اختیار کرتے تھے جبکہ ملازمین اس وقت محل کے کونے کونے میں صفائی اور دیگر معمولی کارجہاں کی بجاآوری میں جتے نظر آتے تھے۔ یہ کسی بھی خفیہ ملاقات کا سب سے بہترین وقت تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں تو سب نے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو اچھے سے بھانپ لیا ہے یا مجھے ایک بار پھر سب کچھ دہرانا پڑے گا؟" ماہ رخ کا اشارہ اس وقت کی طرف تھا جب اس نے بنگالی سرائے میں سب کو ان کے ذمہ سے آگاہی بخشی تھی۔

"نہیں، میرا نہیں خیال ایک بار پھر دہرانے کی ضرورت ہے۔" شہرام کی ہلکی آواز سب سے پہلے آئی۔ ماہ رخ نے دیکھا کہ شہرام اس دن کے غیر معمولی واقعے کے بعد نظریں ملانے سے انکاری تھا۔ کوئی جھجک سی تھی جو اب ان دونوں کے تعلق کا حصّہ تھی گویا شہرام نے کوئی لکیر کھینچ دی ہو ان دونوں کے مابین۔ بہرام اور نحل نے بھی یہ بات خوب دیکھی تھی لیکن ناخن کترتی بستر سے ٹیک لگائے بیٹھی نحل اور کھڑکی سے باہر انتہائی دلچسپی سے آسمان کو گھورتا ہوا بہرام دونوں ہی ایسے انجان بن گئے تھے جیسے کان میں کوئی آواز ہی نہ پڑی ہو اور آنکھ نے کچھ دیکھا ہی نہ ہو۔

ماہ رخ نے گلہ کھنکھارا اور سب اب اس کی جانب متوجہ تھے۔ سب نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ صرف ماہ رخ جلے پاؤں والی بلی کی مانند ادھر سے ادھر ان کے سروں پر مضطرب انداز میں چکّر کاٹ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے تو--"زبان لبوں پر پھیری-"مجھے بتاؤ وہ سب جو تم لوگوں کو وارن ہیسٹن کے بارے میں معلوم ہے-کیسا آدمی ہے وہ؟"اس نے پہلا سوال کیا-اس کے سوال کرتے ہوئے بہرام نے اپنے برابر میں رکھے کاغذ اٹھائے اور جوش سے شروع ہوا-نحل سے آنکھیں گھمائے بنا رہا نہ گیا-

"ویسے تو آدھے سے زیادہ چیزیں مجھے پہلے سے ہی معلوم تھیں،مجھے اسکول میں ہسٹری پڑھتے ہوئے مزہ جو آتا تھا اور وارن ہیسٹن تو ویسے بھی O levels کے نصاب کا حصہ تھا-"یہ کہتے ہوئے اس نے آواز سرگوشی میں بدل دی-"لیکن پھر بھی میں یہاں کے کتب خانے میں گیا تھا تاکہ بلکل مستند معلومات نکال سکوں-ویسے تو یہاں کے کتب خانے میں ملازموں کو صرف محدود وقت کے لیے جانے کی اجازت ملتی ہے اور دوسرا کتابوں تک رسائی بھی محدود سی ملتی ہے لیکن یہاں کی حکومت نے انگریز افسروں کی بہادری اور فراخ دلی کے قصّوں کو ہر ذہن پر نقش کرنا اپنا فریضہ ہی سمجھ لیا ہے اسلئے مجھے یہ سب اکھٹا کرنے میں اتنی کوئی دقت پیش نہیں آئی اور یوں تو حیدر آباد--"ماہ رخ تواب زمین کو غور سے گھور رہی تھی اس انتظار میں کہ کب یہ اپنی تمہید توڑے اور اصل بات کی طرف بڑھے جبکہ شہرام مسکراہٹ دبائے بیٹھا رہا البتہ نحل

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے اندر نہ تو اتنی سکت تھی کہ اب ہسٹری پر ایک لمبا ترنگا لیکچر لے نہ ہی اتنا دل گردہ کہ بہرام کی بک بک سنے سواسی نے اس کو ڈپٹا اور صاف صاف مدعے پر آنے کو کہا۔

(استغفار، اس لڑکی کو کبھی تو ہمدردی کا بھوت چڑھتا ہے اور کبھی اپنے اصل بھوتیا روپ میں لوٹ آتی ہے) بہرام نے سڑا سا منہ بنایا۔

"وارن ہیسٹن فورٹ ولیم پریسیڈنسی کا پہلا گورنر جنرل ہے۔ یہاں پر برٹش حکومت کا بول بالا منوانے کے لئے اس کو روبرٹ کلائو کے ساتھ ساتھ کا مقام حاصل ہے۔ ویسے تو یہ برٹش شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے لیکن پھر بھی عام جنتا میں اسے زندہ دلی اور فراخ دلی کی جیتی جاگتی مورت سمجھا جاتا ہے۔ اس نے کلکتہ میں بہت سے مدرسے اور درس گاہیں تعمیر کروائیں۔ ہندوستان کی بہت سی بڑی شخصیات کے ساتھ اس کے اچھے مراسم ہیں۔ برصغیر کے بہت سے علاقہ جات میں تعلیم اور آرٹ کو عام کرنے میں بھی اس کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔" وہ ایک ہی سانس میں برا سا منہ بنائے کہہ گیا لیکن ماہ رخ اب بھی ٹہلتی رہی۔ اسے جیسے اس کے جواب نے زیادہ متاثر نہیں کیا تھا۔

"نہیں۔۔نہ۔۔یہ سب تو وہ ہے جو اسے پسند ہے۔۔" ماہ رخ سر کو دائیں سے بائیں جنبش دیتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بے چینی سے ہاتھوں کے اشارے سے کہہ رہی تھی-"یہ سب وہ ہے جو اس کی پسند ناپسند ہیں یا پھر جو وہ دوسروں کو دکھاتا ہے-وہ چاہتا ہے کہ اس کے بارے میں یہ سب بتایا جائے، اسے ہمدردی کی مورت یا جو بھی تم نے کہا وہ سمجھا جائے-طاقت کے بھوکے لوگ ایسے نہیں ہوتے، انگریز ایسے نہیں ہو سکتے-ہاں صحیح ہے ضرور انہوں نے کچھ مثبت تبدیلیوں میں کردار ادا کیا ہو گا جیسے انہوں نے وہ کیا کہتے ہیں اسے--ہاں، جیسے انہوں نے ابھی کلکتہ میں اور کچھ چھوٹے علاقوں میں ستی پر پابندی لگائی لیکن یہ نقشہ جو تم نے کھینچا ہے یہ صحیح نہیں ہے-اتنا دودھ کا دھلا کوئی نہیں ہوتا-اس تخت وتاج کے دور میں تو کوئی بھی نہیں-تم مجھے اس کے reforms کے بارے میں بتاؤ، اس نے زمین داروں کے لیے کیا قوانین بنائے، غربہ کے لئے آسانی کا کونسا سامان کیا، مجھے یہ بتاؤ-انسان کی پہچان اس کے اعمال ہوتے ہیں-" آخری جملے پر اس کی آواز سست پڑی-اس نے دیکھا کہ شہرام کی گردن میں گٹلی ابھر کر معدوم ہوئی، نحل اور بہرام نے ایک دوسرے سے نظریں چرائیں-ماہ رخ نے ایک لمبی، گہری سانس بھری-یہ بہت مشکل تھا-اب کیا اسے اپنی غلیظ اور گھناؤنے انتخاب کو justify بھی کرنا ہو گا-

"دیکھو، انسان غلطیوں کا پتلا ہے-اگر--انسان کچھ غلط ہی نہ کرتا تو فرشتہ کہلاتا-صرف فرشتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہر گناہ سے پاک ہیں کیونکہ یہ اللہ کی رضا ہے-اللہ نے یہ زندگی دے کر ہم انسانوں کو موقع دیا ہے اور اب مواقع ملتے ہیں تو کہیں نہ کہیں خطا ہو کر رہتی ہے- تم سب کو اب خود سے شرم آتی ہے، اپنے اعمال سے گھن آنے لگی ہے- ہم لوگوں نے اتنے سے عرصے میں کتنے جھوٹ بولے، کتنے جھوٹے کاغذات گڑھے، مہریں چرائیں، لوگوں کو ڈرایا دھمکایا- اب تم لوگوں کو خوف ہے کہ کہیں تم لوگوں کا دل داغ دار نہ ہو جائے، کہیں تم لوگ بدل نہ جاؤ- میں سمجھ سکتی ہوں-"

اس کی آواز لڑکھڑائی رہی تھی- ایسی باتیں کرنا بہت مشکل تھا اور غلط بھی- "تم سب کو کیا لگتا ہے مجھے اپنے وجود سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے؟ میں اپنے آپ کو بے دریغ آئینے میں دیکھ سکتی ہوں؟ میں نے اپنے دل کا حال سوچے بنا چوری اور ممکنہ قتل کو چنا ہے؟ ایسا نہیں ہے-" اس نے ایک گیلی سانس اندر کھینچی- ان تینوں کی نظریں اس پر ہی تھیں-

"مجھے بھی خوف ہے، ڈر ہے لیکن میں ایک بات سے واقف ہوں- ہر انسان morally grey ہے- ہمارے لکھے گئے افسانے جھوٹ بولتے ہیں- سیاہ اور سفید کچھ نہیں ہوتا- زندگی اور بقا ان دو انتہاؤں کے بیچ میں ہے- کم از کم اب ایسا ہی ہے- اللہ کے چنے گئے خاص صالح لوگ واقعی نیکوں میں سے تھے، بے شک- مگر میں عام انسان ہوں- ہم عام انسان ہیں اور ہم کبھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھی پوری طرح سے صاف نہیں ہو سکتے۔ہمارے دلوں کا میل نہیں دھل سکتا۔مجھ سے بہت سے گناہ ہوئے ہیں،میں بھی سفید نہیں ہوں۔ہم میں سے کوئی نہیں ہے۔ہمیں بس چناؤ کرنا ہوتا ہے۔ہمیں lesser evil اور greater evil کے درمیان چننا ہوتا ہے۔ارے، بڑے سے بڑا ہیرو بھی دس لوگوں کو بچانے کے لئے ایک کی قربانی تو دیتا ہی ہے۔دیتا ہے کہ نہیں؟"اس نے ان سب کے چہروں کو کھوجا،ان میں تسلّی کی کوئی رمق ڈھونڈی مگر بے سود۔

"خیر،میں نے چناؤ کر لیا ہے۔یہ مشکل تھا لیکن اب میں سب کروں گی اپنے ماں باپ کو چھڑوانے کے لئے۔ایک بات کا یقین رکھو،ہم کوئی بھی انتہائی قدم نہیں اٹھائینگے،قتل یا جسمانی نقصان کی طرف نہیں جائینگے جب تک معاملہ بلکل ہی خراب نہ ہو جائے اسی لئے ہمیں ہر کام بہت سوچ سمجھ کر کرنا ہے۔غلطی اور لاپرواہی کی کوئی گنجائش نہیں۔"اب کہ وہ مسکرائی۔

جھوٹی باتیں کر کے،کمزور سے دلائل اور کھوکھلی وضاحتیں پیش کر کے دل کتنا ہلکا ہو جایا کرتا تھا ناں؟سب نے اس کے سامنے سر اثبات میں ہلایا۔اعتماد لوٹ آیا تھا۔اس کی گردن مزید اکڑ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں ایک دائرے میں بیٹھے تھے اور تینوں کے ہاتھ میں حیدر آباد کے خاص عنابِ شاہی کے شربت کے بھرے ہوئے جام تھے اور ساتھ ہی شہر ام ماہ رخ کو وارن،ہیسٹن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے reforms کے بارے میں بتا رہا تھا- وہ جیسے جیسے بتاتی گئی، ماہ رخ کی آنکھیں غصّے سے سرخ پڑتی گئیں- اسے پتہ تھا یہ فرنگی لوگ کبھی مخلص نہیں ہو سکتے- ان کے دل صرف طاقت چاہتے ہیں- ان کی یہ colonization ہی کتنی جنگوں اور فسادات کی وجہ بنی لیکن یہ کبھی نہیں مانیں گے- ماہ رخ کی آنکھیں جلنے لگیں اور آنکھوں کے سامنے گرد میں لپٹی فلم چلنے لگی-

ایک نو عمر لڑکی کھلے سے چٹیل میدان کے بیچ و بیچ کھڑی تھی---

میدان سرخ ایندھن کی مانند جل رہا تھا----

سورج کی تپش ہر چیز کو جھلسا دینے والی تھی----

دور دور تک ایک دو سوکھے درختوں کے علاوہ کوئی سایہ نہیں تھا---

جانے کیوں وہ لڑکی تپتے میدان کے عین وسط میں کھڑی تھی؟

وہ یہ کیا کر رہی تھی؟ وہ سورج کو کیوں تک رہی تھی؟

ایسے کیوں گھور رہی تھی آفتاب کی روشنی کو؟

اس سے کافی فاصلے پر ایک آدمی کھڑا تھا، جس کا لمبا چوڑا سایہ اس کو کنکھیوں سے دیکھ رہا تھا- اس کے برابر میں بھی کوئی تھا- اس کا ہم عمر، غالباً- پیچھے چند بچے کھڑے ان دونوں کو ہی تک رہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھے- ہلکی آوازوں میں خوش گپیاں کر رہے تھے- کتنی آوازیں تھیں، کتنے بچے تھے؟اس نے

اندازہ لگانا چاہا- دو-- نہیں نہیں --- تین-- ہاں تین بچے پیچھے کہیں موجود تھے-- دو لڑکے،

ایک لڑکی، جس کی آواز میٹھی سی تھی--

آہ-- اس کی آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی----

یقیناً اس کی آنکھیں سرخ پڑھ چکی تھیں-- بصارت میں صرف گول گول دائرے تھے---

سر میں درد تھا-- آنکھیں جل رہی تھیں---

گول گول دائرے-- دائرے--- گول---

"ماہا" نحل کی ہولناک چیخ کانوں سے ٹکرائی- نحل پریشانی کے عالم میں "ہیں، ہیں" کرتی ہوئی سرعت سے اس کے پاس بھاگی بھاگی آئی اور اس کے بے حس و حرکت وجود کو تقریباً جھنجھوڑا- بہرام اور نحل کے بیچ معنی خیز نظروں کا تبادلہ ہوا- ماہ رخ کی حالت یقیناً پہلے کی طرح ہو رہی تھی- وہ دونوں جانتے تھے کیا کرنا ہے- نحل تیزی سے ماہ رخ کے سامان میں شیشے کی مخصوص بوتل ڈھونڈنے لگی اور بہرام اب ماہ رخ کی نبض دیکھ رہا تھا جو کہ کافی سست پڑ چکی تھی- وہ دونوں پھرتی سے ماہ رخ کو جگانے کی کوشش کر رہے تھے اس بات سے بے خبر کہ شہرام سیال کے اوپر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گویا قیامت برس پڑی تھی- قیامت خیز، گرم سا سیسہ تھا جو چھا جوں اس پر گر رہا تھا- وہ جل رہا تھا، آگ کی لپیٹ میں- اس کا پینک اٹیک لوٹ آیا تھا، پورا وجود پسینے سے بھیگا ہوا تھا، سارے منظر دھندھلا رہے تھے، آوازیں آرہی تھیں، سماعت سے ٹکرا رہی تھیں لیکن ذہن ان کو کسی شبیہ سے ملانے سے قاصر تھا- وہ بلکل ساکت و جامد بیٹھا ہوا تھا، نہ لب ہل پا رہا تھے، نہ ٹھیک سے آنکھیں جھپکائی جاتی تھیں- سب کچھ دوبارہ ہو رہا تھا- نہیں- پھر اس نے دیکھا-- کہ نحل کسی کانچ کی شیشی سے ماہ رخ کو کوئی دوا پلا رہی تھی-

"نہیں-" وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ بہرام اور نحل بے اختیار پیچھے کو ہٹے- ماہ رخ اب بھی نیم بے ہوش تھی- "یہ مت پلاؤ اسے-" وہ چیخا- نحل نے بہرام کی جانب دیکھا، اس نے اثبات میں سر ہلا یا اور نحل شہرام کو نظر انداز کرتی ہوئی ایک بار پھر ماہ رخ کو دوا پلانے کے لیے اس کے قریب جھکی لیکن اس سے پہلے کہ دوا ماہ رخ کے ہونٹوں کو چھو پاتی شہرام نحل کے ہاتھوں سے وہ شیشی لے چکا تھا-

"میں نے کہا ناں، وہ اس کے لئے نقصان دہ ہے- تم لوگ دیکھ نہیں سکتے اس کی کیا حالت ہے؟" وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا غسل خانے کی جانب بڑھا اور ہلکا سا دروازہ کھول کر پوری کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پوری دوا انڈیل دی- شیشی اب کسی بھی مادے سے خالی تھی، پھر وہ مڑا-اس کی سیاہ گہری آنکھوں میں ڈھیروں غصّہ تھا، شرارے پھوٹ رہے تھے-"میں دوبارہ وہ سب نہیں دیکھوں گا-"انگشتِ شہدات اٹھا کر جانے کس کو باور کروایا-"اسے پانی پلاؤ اور کھانے کو کوئی میٹھی چیز دو، اس کی توانائی لوٹ آئے گی۔"کمرے کا ماحول اتنا تناؤزدہ ہو گیا کہ وہ وہاں سے بجلی کی سی تیزی سے نکل گیا-

دروازے کی چرچر سے کمرے کے باہر لمبی سی راہداری کے آخر میں پیوست سنگ مرمر کے ستون اور اس کے اوپر لگی جنگی پینٹ شدہ تصویر کو صاف کرتی شبو چونکی-وہ یہاں صبح سے موجود تھی ورنہ ماہ رخ اسے بھی اندر آنے نہ دیتی-ماہ رخ کے کمرے کا دروازہ ادھ کھلا تھا اور شبو کے کانوں میں کھجلی سی ہونے لگی-ذرا سن بن تو لے ہی سکتی تھی وہ، اور ویسے بھی یہ تو اس کے مالک کا حکم بھی تھا، اس میں کیا برائی، ہاں-وہ بلی سی دبی دبی چال چلتی ہی آئی اور خاموشی سے دروازے کی آڑ میں چھپ گئی-یوں تو اس کے کان محل میں اتنے سال کام کرتے ہوئے ویسے بھی تیز ہو گئے تھے سو اسے اندر کی باتیں سننے میں زیادہ دقت پیش نہ آئی-

"اسے کیا ہو گیا تھا؟"کسی لڑکی کی باریک آواز گونجی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو؟ میں بھی اتنا ہی حیران ہوں جتنی تم۔"(کسی لڑکے ک دھیمی آواز۔ہائے،آواز تو بڑی مدھر تھی لیکن اف،ابھی کام پر دیہان دو،شبو،کام پر۔)

"کیونکہ وہ تمہارا اتایازاد لگتا ہے۔"لڑکی کی آواز میں اب جھنجھلاہٹ تھی۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ میں تو خود اس عجب جگہ تمہارے آنے سے قریباً ایک ہفتہ پہلے پہنچا تھا۔مجھے کچھ نہیں معلوم،نہ ادھر بلائے،بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہاں کھینچ لائے جانے کا،مقصد نا ہی شہرام کے بارے میں کوئی بات۔وہ بیچارہ تو ویسے ہی ہر چیز راز رکھتا ہے،کافی کم گو سا ہے،ہمیشہ اپنے آگے ڈیڑھ انچ کی مسجد بنائے رکھتا ہے۔ویسے،ایک بات کہوں؟"اب کہ لڑکے نے آواز مزید دھیمی کر لی۔شبو کو ذرا آگے جھکنا پڑا،سننے کے واسطے۔

"پوچھو،اجازت ایسے مانگ رہے ہو جیسے میری بات کے آگے ہر بار سرنگوں ہو جاتے ہو۔"

"اچھا ٹھیک ہے لیکن پہلے ماہ رخ کو بستر پر لٹا دیتے ہیں۔وہ کافی تھک گئی ہیں۔ابھی تو ہوش آیا ہے،حواس پوری طرح کام کرنے میں ذرا وقت لگے گا۔"

" صحیح کہہ رہے ہو۔ماہا،آؤ میں تمہیں بستر تک لے چلوں۔تمیں کھانے کے لئے کچھ اور لا دوں؟"لڑکی کا لہجہ اب بہت نرم تھا،بہلانے کے سے انداز میں وہ کسی سے پوچھ رہی تھی جس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے جواب میں اسے صرف ایک سرگوشی موصول ہوئی جو کہ اتنی ہلکی تھی کہ شبو کی تیز اور تجربہ کار سماعتوں سے بھی چوک گئی-کچھ دیر سارے میں خاموشی رہی اور پھر باریک نسوانی آواز لوٹ آئی---

"ہاں،اب پوچھو،بہرام-"

"میں--مجھے سمجھ نہیں آرہا میں اپنی بات کیسے سمجھاؤں-دیکھو،تم میری بات کا غلط مطلب نہیں نکالنا-مجھے اپنی بات کہہ لینے دو،پھر میں وضاحت کی کوشش کروں گا-"

"کہو،سن رہی ہوں میں-"لڑکی کی آواز میں بیزار گی تھی گویا اس کی بات سننے سے اہم دس ہزار کاموں کی فہرست اس نے ایسے ہی بنالی ہو-

"جب سے یہاں پر آیا ہوں،بہت کچھ یاد آتا ہے-میں گیارہ بارہ سال کا تھا جب جانے کہاں سے مجھے ایک یتیم خانے میں بھرتی کر دیا گیا-یتیم خانے میں پلا بڑا تھا لیکن مجھے کبھی کچھ یاد نہیں رہتا تھا اپنے ماضی کے بارے میں نہ ہی میں نے اس بات پر زیادہ دیہان دیا کبھی پھر میں اسے یتیم خانے میں گیا،کوئی مجھے لینے نہیں آیا-کئی بار بہت سے شادی شدہ جوڑے مجھے گود لینے کی خواہش کا اظہار کر چکے تھے لیکن--میں--لیکن مجھے کبھی کسی کے ساتھ نہیں رہنا تھا،اس لئے میں جب یہ سنتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا، طوفان بد تمیزی کھڑا کر دیتا تھا، کبھی یہ چیز توڑی، کبھی کسی کا سر پھاڑا۔" لڑکا کہہ رہا تھا لیکن شبو کو بہت دیر تک لڑکی کی کوئی آواز نہ آئی گویا وہ بہت حیران ہوئی تھی۔ "سو میں ہمیشہ اکیلا ہی رہا پھر حکومتی اداروں کی طرف سے ہمیں غیر معمولی فیلڈز میں اسکالرشپز دی گیں اور مجھے بھی اپنی ڈگری کے لئے موقع ملا، پھر میں ہوسٹل میں رہا اور آخرکار، مجھے ایک ڈھنگ کی نوکری ملی ہی تھی کہ یہ ہو گیا --- میں جانے کیسے ---" آدھے سے زیادہ اصطلاحات تو شبو کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھیں لیکن خیر، سننے میں کیا ہی حرج تھا۔

"یہ سب تم مجھے کیوں بتانا چاہتے تھے؟"

"کیونکہ میں جب سے ادھر آیا ہوں، مجھے بہت کچھ یاد آتا ہے۔ مجھے بار بار ایک میدان یاد آتا ہے جہاں میں کھیل رہا ہوں، کبھی کتابیں پڑھ رہا ہوں، کبھی مشق کر رہا ہوں، مجھے وہاں اپنے دماغ کی صلاحیتوں کو ابھارنا سکھایا گیا اور -- وہاں تم بھی ہوتی ہو۔ میرا مطلب، یادوں میں -- تم بھی ہوتی ہو۔ تمہارا چہرہ نہیں دکھتا مجھے مگر میرا دل کہتا ہے وہ تم تھیں، میرے بچپن میں میرے ساتھ تم تھیں۔ مجھے یاد آتا میں تمہارے ساتھ بہت ہنستا تھا اور تم تب بھی ایسی ہی تھیں -- ذہین، بے فکر اور -- خیر --" لڑکا دھیرے سے ہنسا۔ دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی -- "مجھے ماہ رخ سے بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مانوسی کا احساس ہوتا ہے- وہ بھی تھیں ہمارے ساتھ، وہ ہمارے ساتھ کھیلتی نہیں تھیں، وہ کسی اور کے ساتھ مشق کر رہی ہوتی تھیں-- کتنا عجیب لگ رہا ہے یہ باتیں کرتے ہوئے، عین ممکن ہے کہ یہ سب میرے دماغ کے من گھڑت قصّے ہوں-- لیکن مجھے کبھی شہرام اتنے اچھے سے یاد نہیں رہا، ہاں میری یادوں میں بہت دفعہ ایک اور لڑکا بھی ہوتا، تقریباً شہرام کی طرح لیکن وہ ہمیشہ پس منظر میں رہتا ہے- خدا کے لئے، کچھ بولو تو صحیح-"

"کیا بولوں؟"

"کچھ بھی-"

"کچھ بھی-" لڑکی نے دہرایا اور وہ دونوں ایک ساتھ ہنس پڑے- "مجھے بھی یہی سب یاد آتا ہے- تم، ماہا، جوہر-- خبردار جو تم نے ماہا کو بتایا، وہ میرا قتل کر دے گی لیکن یہ سچ ہے، تم مانو یا نہ مانو، میری یادوں میں جوہر جیسا ایک مغرور لڑکا بھی میدان میں ہمارے ساتھ ہوتا ہے اور ساتھ ایک بہت دھندلا ہیولا، یقیناً شہرام- مجھے لگتا تھا شاید میرا دماغ بھی کہانیاں بن رہا ہے لیکن اب جبکہ تم نے اپنی حالت بیان کی ہے تو مجھے یقین ہے یہ کوئی اتفاق نہیں ہے- ہم سب کی تقدیریں کسی مکڑی کے جال کی طرح ایک ساتھ جڑی ہوئی ہیں- یہ بات تمہیں بہت احمقانہ لگیں گی مگر مجھے یقین ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہم اسی عہد کے باشندے ہیں، ہمیں وقت کے اس چکر میں کسی مقصد کے لئے پھنسایا گیا ہے اور اس کا تعلق ہمارے ماضی سے ہے- ہم عام نہیں ہیں- ہم ایک عظیم بساط کے چند بے ضرر سے مہرے ہیں- ہمیں ابھی سانپ سیڑھی کے کئی کھیل کھیلنے ہیں، بہرام اور اسی لئے ہمیں بہت سے طوفانوں سے گزرنے کے لئے ابھی سے سر پر کفن باندھ لینا چاہئے- میں کوئی عاقل و دانا عورت نہیں ہوں لیکن میری یہ بات کسی جگہ لکھ لو-"

سپہر کی پیلی روشنی سے سارا محل تابندہ تھا سوائے ایک منزل کے جہاں پر جوہر علی خان کی خوابگاہ واقع تھی- یہ محل کا وہ کمرہ تھا کہ جہاں اس وقت کسی بھی ملازم اور خادم کے جانے پر پابندی عائد تھی کیونکہ اس وقت وہ اپنے تمام سیاستی، حکمتی امور انجام دیا کرتا تھا- اس کی خواب گاہ سے چند قدم کے فاصلے پر ایک اور کشادہ کمرہ بنا ہوا تھا- یہ کمرہ اس کے دفتر کے طور پر استمال ہوتا تھا- یہیں پر وہ اپنے دن کا زیادہ تر وقت گزارتا تھا، کاغذات اور قلم کی سیاہی میں غرق- یہ وقت بھی کچھ خاص نہیں تھا، وہ روز کی طرح کاغزات میں ناک دیئے بیٹھا تھا- پرانے طرز پر بنے لمبے، سرمئی کوٹ کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اتار کر اسی کرسی پر پھیلا کر ٹانگ دیا تھا جس پر وہ براجمان تھا اور سفید، سوتی شرٹ کی آستینیں اب کہنیوں تک موڑی ہوئی تھیں۔فی الحال اس نے دونوں کہنیاں میز پر ٹکائی ہوئی تھیں، ایک میں قلم تھاما ہوا تھا اور ایک سے کاغذ کا ٹکڑا پکڑا ہوا تھا جس کو وہ موم بتی کی ہلکی روشنی میں پڑھ رہا تھا تاہم روشنی بہت کم تھی، وجہ یہ بھی تھی کہ دن کی روشنی کے اپنے کمروں کے تمام پردے ڈھانکے ہوئے تھے اور کمرے کا ہر کونہ سرمئی رنگ کا تھا جس سے ماحول ویسے ہی تیرگی اور تاریکی کا نمونہ تھا۔جب بہت کوشش کے باوجود الفاظ نظر نہ آسکے تو اس کو اٹھنا ہی پڑا۔

قدم قدم چلتا ایک چھوٹی الماری کے سامنے رکا، پھر اس میں سے دو تین قندیلیں بار آمد کیں، پھر ان کو میز پر رکھا اور جلایا، اب روشنی قدرے زیادہ تھی۔

روشنی سے اس کا چہرہ منور ہوا، بکھرے ہوئے بال، قمیض پر پڑی سلوٹیں، غبار آلود آنکھیں، سب اس کی تھکن کا ثبوت دیتی تھیں۔اس نے ایک مایوس کن سی آہ بھری اور کنپٹی کو دونوں ہاتھوں سے مسلا۔

کچھ وقت قبل---

سامنے کھڑا آدمی یقیناً ایک باصلاحیت نشانے باز تھا پھر بھی جانے کیوں دل نہیں مانتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارے پاس اب بھی بہت وقت ہے، برخوردار- تم میرے بہترین دوست کی میراث ہو- اپنے ضمیر کو یوں نہ مارو-" ساتھ کھڑے حاکم فہیم ایک بار پھر گفتگو کا رخ اسی جانب پھیر گئے تھے- انہوں نے آنکھ کے اشارے سے اس آدمی کو وہاں سے جانے کا کہا اور پھر پوری طرح سے جوہر کی جانب گھومے جو جیبوں میں ہاتھ ڈالے اپنے جوتوں کو دیکھ رہا تھا- وہ جانتے تھے وہ ان کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کر رہا ہے-

"میرے باپ کی میراث حیدر آباد ہے-"

"تم غلط سوچتے ہو- تمھارے باپ نے آج تک جو کیا تمہارے لئے کیا- وہ یقیناً ایک اچھا حکمران تھا لیکن اس سے اچھا باپ تھا- اس کا تمہارے لئے پیار ہر چیز پر حاوی تھا- اس نے بہت کچھ کیا جو---" انہوں نے تھوک نگلا-" جو کہ شاید اسے نہیں کرنا چاہئے تھا لیکن تمہارے لیے اس کی محبت بے لوث تھی- تمہاری والدہ ایک رحم دل عورت تھیں- وہ بھی تمہیں ایسے دیکھ کر خوش نہیں ہوں گی-" جوہر نے ان کی بات آدھی سنی کیونکہ اس کا ذہن "بہت کچھ" پر اٹک گیا تھا-

"کیا کچھ ایسا ہے جو مجھے پتہ ہونا چاہیے؟" سرمئی آنکھیں حاکم فہیم کے مسخ شدہ چہرے پر جمی تھیں-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں-"اور پھر جو کچھ انہوں نے اس کو بتایا، اسے سن کر اس کے لیے کھڑے رہنا مشکل ہو گیا- پورا سچ تو انہوں نے اب بھی نہیں بتایا تھا کیونکہ ان کو اس کی اجازت نہیں تھی لیکن اتنا ہی اس کے ذہن کے پرخچے اڑانے کے لئے کافی تھا- کون تھا اس سب کے پیچھے؟ کتنے راز فاش ہونا باقی تھے؟ دروازے پر زور کا کھٹکا ہوا تو جوہر نے ذہن کو سوچوں کی دلدل سے کھینچا-

"کون ہے؟"اس نے بلند آواز میں پوچھا-

"جی-- محترم صاحب، میں ہوں جی- آپ کو بہت ضروری خبر دینی ہے جی-"شبو کی چہچہتی ہوئی آواز ابھری اور جوہر نے ناگواری سے دروازے کی جانب دیکھا-

"اجازت ہے-" ابھی اس نے الفاظ ادا ہی کئے تھے کہ شبو دندناتی ہوئی اندر آئی-

"تمہارے پاس چند گھڑیاں ہیں اپنی بات کو کہنے کے لئے، پھر مجھے اس کمرے میں نظر نہ آؤ-"اس نے کاغذات پر سے نگاہ ہٹائے بغیر ہی اسے تنبیہہ کی- وہ یقیناً کوئی غیر معمولی، مصالحے دار افواہ اس کے گوش گزار لائی ہو گی جس کو سننے میں اسے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں تھی-

"وہ ملاحہ بی بی ہیں ناں، گجرات والی--"جوہر نے اتنی تیزی سے سر اٹھایا کہ ایک لمحے کو شبو ٹھہر گئی- جوہر کو احساس ہوا تو اس نے پھر سے ناپسندگی کا تاثر چہرے پر چڑھا لیا لیکن شبو کی آنکھ سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی بچتا تو شبو کا آخری دن ہوتا-(واہ رے شبو، تو تو بڑی تیز نکلی)اس نے اپنے آپ کو دل ہی دل میں داد دی اور دوبارہ سے بات کا آغاز کیا-"جی وہ اور ان کے ملازمین باتیں کر رہے تھے-ملاحہ بی بی تو سر درد سے بے ہوش ہو گئی تھیں،اور ان کے سانولے سے جو ملازم ہیں جی،وہ غضبناک،غصّے سے لال بھبھوکا کمرے سے نکلے تھے--"جوہر کے ماتھے کی رگیں تن گئیں-اسے برا لگا تھا-

کیوں؟وہ نہیں جانتا تھا-

"کیسی ہیں اب وہ؟"بظاھر بے نیازی سے پوچھا---

کچھ دیر بعد جب شبو جا چکی تھی تو جوہر کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا-اس کے چہرے پر شکست خوردگی تھی-نحل اور بہرام کی گفتگو کا جتنا حصّہ شبو کے پلے پڑ سکا تھا،اتنا اس نے صداقت سے بتا دیا تھا اور اب جتنے جذبات جوہر کے سینے پر آکر قابض ہوئے،اتنی ہی اس کے چہرے کی تھکن بڑھتی گئی-

کوئی اور چارہ نہ بچا تو اس نے الماری میں سے دوائی کی وہ شیشی نکالی جو اس کے طبیبِ خاص نے سر درد اور ہذیان(hallucinations)کے لئے دی تھی-اور شیشی کو دیکھ کر وہ چونک گیا-

دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا،ایسی ہی شیشیاں تو اس نے بنگالی سرائے کے اس لڑکی کے کمرے میں دیکھی تھی اور پھر آج جو سب ملازمہ نے اسے بتایا،ذہن میں جھکڑ کچھ حافظے میں بحال ہونے لگا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنی شدّت سے کہ اس کو ایستادہ رہنے کے لئے الماری کا سہارا لینا پڑا- وہ پھرتی سے آگے بڑھا اور میز کی درازوں میں کچھ ڈھونڈنے لگا، مطلوبہ چیز مل جانے پر وہ کرسی پر بیٹھ گیا- کھڑا رہنا مشکل تھا- اس نے ہاتھ میں پکڑی شے روشنی کی طرف کی تو وہ واضح ہوئی- وہ ایک رومال تھا، سیاہ رنگ کا-- جو بظاھر ایک عام سا رومال لگتا تھا مگر ایسا حقیقت میں نہیں تھا- کپڑے کا یہ ٹکڑا جوہر کے پاس جانے کب سے موجود تھا، شاید ہمیشہ سے- جب وہ محل میں تھا، جب اس کے والدین کی موت ہوئی، جب اس کو لاشیں نہ مل سکیں، جب وہ محل سے فرار ہوا، جب گرفتار ہوا، پھر جب اس کی قید کا اختتام ہوا، یہ کپڑے کا ٹکڑا ہر پل اس کے ساتھ تھا-- جانے کیوں؟ اس کپڑے کے بلکل کونے پر کڑھائی شدہ الفاظ میں کچھ الفاظ درج تھے- "ماہ پری-" اس میں مزید سکت نہیں تھی بیٹھے رہنے کی سو اس نے شمع کے شعلے کو دو انگلیوں کے درمیان پکڑ کر بجھا دیا اور میز پر سر رکھ دیا- بہت سے منظر آکر گزرے، پھر دماغ کی سکرین پر ایک منظر پر سے غبار کی آلودگی چھٹی، کسی فلم کی مانند ہر چیز حرکت کرنے لگی-

وقت رات کا تھا، گہری رات۔ جب ہر ذی روح خاموشی میں اپنا حصّہ ڈالتی ہے--

رات کی سیاہی کے باوجود ارد گرد کا ماحول کافی پر نور تھا-- یہ ضرور پورے چاند کی نوازش تھی--

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس دل افروز قمر کے سائے تلے دو نوجوان بیٹھے ہوئے تھے--

ایک تیرا سے چودہ سال لڑکی اور ایک پندرہ سے سولہ سالہ دراز قد لڑکا- وہ دونوں ایک عمارت کی عقبی دیوار سے تک لگائے بیٹھے تھے---

دفعتاً سیاہ گھرے بالوں والی لڑکی نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے لڑکے کو گھورا اور پھر ذرا آگے کو جھک کر اس کے بالوں میں سے ایک پتے کا ٹکڑا نکالا-

"تمھارے بالوں میں پھر کچھ لگا ہوا ہے- تم پھر آوارہ گردی میں مصروف تھے، صحیح کہہ رہی ہوں ناں میں؟"اس نے ذرا خفگی سے لڑکے کو ڈپٹا-

"تم غلط کب کہتی ہو؟"اس کے جواب پر وہ مسکرائی لیکن ابھی اس نے اپنی بات مکمل کہاں کی تھی-"رکو، مجھے سوچنے دو- ہاں، تم تو ہمیشہ ہی غلط کہتی ہو-"وہ تمسخرانہ انداز میں ہنسا- بالوں میں ہاتھ پھیرا اور پھر غور سے لڑکی کے چہرے پر چھائی خفگی دیکھی-"سچ کہہ رہا ہوں- ناراض کیوں ہوتی ہو؟"اس نے پھر سے ہنسی اڑائی-

"بہت غرور ہے ناں، تمہیں؟ تم بس مقابلے کے دن کا انتظار کرو، تمہاری یہ گردن نہ توڑی میں نے تو مجھ پر سانس لینا حرام، ہونہہ-"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھ لیتے ہیں۔تم شاید بھول گئیں، پچھلے دو مقابلوں کا فاتح میں واقع ہوا تھا۔"

"ہواؤں میں مت اڑو، ولی عہد۔"اس نے مصنوعی خفگی سے تنبیہہ کی۔لڑکے نے برا سا منہ بنایا۔

"مجھے اس نام سے مت بلایا کرو ورنہ پھر میں بھی تمہیں---"سوچنے کی اداکاری کی۔"ہاں، ماہ پری بلاؤں گا۔"

"خبردار، میں بہت برا سلوک کروں گی تمہارے ساتھ۔"

"مثلاً کیا کرو گی تم؟"اس نے اس کی سرمئی آنکھوں میں جھانک کر سوال کیا۔

"جب تم سو رہے ہو گے، میں بہرام کا وہ جوتا تمھاری ناک کے نیچے لے آؤں گی جس کو وہ صدیوں تک نہیں دھوتا۔"لڑکا کچھ لمحوں ک لیے گنگ ہو گیا اور پھر دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کے ہنس پڑے، یہاں تک کہ ان دونوں کے پیٹ میں درد ہونے لگا۔"ادھر مت دیکھو، مجھے اور ہنسی آئے گی۔"وہ ہنسی کے درمیان بول رہی تھی۔

"کچھ دنوں میں سب بدل جائے گا۔"اچانک لڑکے نے چاند کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں بدلوں گی۔"اس نے نخوت سے ناک چڑھائی۔

"کاش۔"وہ اتنا آہستہ بولا کہ شاید اس نے سنا بھی نہیں۔کاش، لفظ کتنا چھوٹا اور بے معنی سا لگتا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن گہرا اتنا ہے کہ لوگوں کی تمام تر حسرتوں کا انجام ہی ایک کاش کی صورت کسی آسیب کی طرح ان کے وجود سے چمٹ جاتا ہے، ساری زندگی کے لئے۔ کچھ دیر خاموشی چھائی رہی، پھر جانے لڑکی کو کیا سوجھی وہ تیزی سے اندر بھاگی اور اتنی ہی تیزی سے واپس آئی۔ اس کے ہاتھ میں سوئی، دھاگہ اور ایک رومال تھا۔ لڑکے نے کچھ نہیں کہا، وہ بس خاموشی سے اسے کپڑے کے کونے پر کچھ الفاظ کاڑھتے ہوئے دیکھے گیا۔ "کیا لکھ رہی ہو؟"

"ماہ پری۔"

"کیوں؟" لڑکے کی متجسس آنکھوں میں سوال تھے۔

"بہت جلد ہم ایک دوسرے کو بھول جائیں گے۔ یوں تو مجھے یقین ہے کہ بھولے بھٹکے، کسی بھی حال میں تم میرے دنوں کو کسی نہ کسی طرح بدمزہ کرنے آ ہی جاؤ گے۔ (لڑکے نے بے اختیار آنکھیں گھمائیں۔) لیکن اگر پھر بھی میں تمہیں یاد نہ رہی تو یہ (ہاتھ سے کپڑے کی جانب اشارہ کیا) تمہیں میری یاد دلائے گا۔ اس کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا، بھولے سے بھی مت کھونا۔ اب اپنے دل پر ہاتھ رکھو اور قسم کھاؤ کہ تم اسے سنبھال کر رکھو گے۔" لڑکے نے فرمانبرداری سے آنکھیں بند کیں، ہتھیلی سینے پر رکھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جو حکم تمہارا۔" وہ مسکرائی۔اب وہ آخری ٹانکہ لگا رہی تھی۔'سسس'اس کے منہ سے ایک کراہ آزاد ہوئی، سوئی اس کی انگلی پر چبھ گئی تھی۔وہ یکلخت آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر، جیب سے ایک کپڑا نکالا، پھر خون کی ننھی بوندھیں صاف کیں۔

جوہر نے میز پر سے سر اٹھایا، چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور چہرے پر عجب الجھن تھی۔وہ اس چہرے کو اچھے سے پہچانتا تھا۔اس کی یادیں، حاکم فہیم کی باتیں، شیشے کو بوتل، وہ رومال، بہت سی کڑیاں ملنے لگیں۔اسے بہت کچھ سمجھ آنے لگا اور بہت سی گتھیاں سلجھتی نظر آئیں۔

سپہر شام میں بدلی اور شام کو بھی رات میں بدلتے وقت نہیں لگا۔ماہ رخ اب پہلے سے بہت بہتر تھی، سر کا درد خود ہی ٹھیک بھی ہو گیا تھا تاہم شہرام کے رویے اور یادوں کے بھونچال نے اسے کافی حد تک زچ کر دیا تھا۔خیر، اب تو اسے ان عجیب و غریب مدو جزر کا عادی ہو جانا چاہیے تھا۔زندگی پچھلے دو ماہ میں بہت بدل گئی تھی۔اب وہ ایک بزنس کی مالک نہیں تھی، آزاد نہیں تھی۔کبھی کبھار وہ یونہی بیٹھ کر کچھ وقت سوچنے لگتی تو ہر چیز ایک خواب کی طرح لگتی تھی۔اتنی سی دیر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں کسی کی دنیا اس قدر بدل سکتی ہے کیا؟ اتنی سی دیر میں--

یہ کیا؟ اپنی بالکنی میں بیٹھی ماہ رخ کی نظر چاند سے بھٹک کر دور سے نظر آتے باغیچے کی جانب مبذول ہوئی- وہاں دو لوگ کھڑے باتیں کر رہے تھے- وہ دونوں کو پہچانتی تھی- وارن ہیسٹن اور جوہر- وہ یقیناً کسی اہم موضوع کو لے کر محو گفتگو تھے- ماہ رخ کو پتہ ہونا چاہیے تھا کہ وہ لوگ کیا بات کر رہی ہیں-

کچھ دیر بعد وہ محتاط چال چلتی باغیچے کے عقبی حصّے میں داخل ہو رہی تھی- یہ راستہ اسے شہرام نے بتایا تھا- اللہ جانے اسے کس نے بتایا تھا؟ شاید محل میں کام کرنے والے ملازمین نے- اس نے اب شب خوابی کے لباس کی جگہ ایک کھلا سا گاؤن نما جامہ پہنا ہوا تھا جس کے اندر استر کے بیچ جگہ چھوڑی گئی تھی تاکہ وہاں چھوٹے چاقو اور خنجر بر وقت چھپائے جا سکیں-

اب وہ ان دو مردوں سے کچھ فاصلے پر موجود تھی، ایسے کہ جوہر کی پشت اس کی جانب تھی- ایک تراش خراش شدہ پودے کی اوٹ میں چھپ کر وہ ان کی باتیں سننے کی سعی کر رہی تھی- جتنی آوازیں اس کے کان میں پڑ رہی تھیں اس سے تو یہی لگتا تھا کہ گفتگو اب اپنے انجام کو پہنچنے کے بہت قریب تھی- ماہ رخ کو بے اختیار غصّہ آیا، بلاوجہ وقت ضائع ہو گیا اور کوئی ایسی بات بھی ہاتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہ لگی جس سے اس انگریز فتنے کو ڈرایا دھمکایا جاسکے،اس انگھوٹی تک پہنچنے کے لئے پہلے اسے اس آدمی کی دکھتی رگ تک پہنچنا ہے-وہ جانے کے لئے مڑنے ہی لگی تھی کہ اس کے لباس کا فال پتوں کو چھو کر گزرا اور بے حد مبہم سی سرسراہٹ پیدا کر گیا-اس سے پہلے کہ کوئی غور کرتا وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی-

جوہر نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو وارن،ہیسٹن نے بھی ہاتھ تھاما اور دونوں میں چند رسمی الوداعی کلمات کا تبادلہ ہوا- جیسے ہی وارن اپنے کمرے کی طرف گیا جوہر پوری طرح سے گھوما،اب آنکھوں میں کچھ دیر پہلے کی طرح امن نہیں تھا-اسے آواز آئی تھی-وہ جانتا تھا یہاں کوئی آیا تھا،جو ان کی باتیں سن رہا تھا-وہ یہ بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ کون آیا ہوگا اور کہاں سے آیا ہوگا-اس محل میں صرف ایک انسان تھا جو تجسس کا مارا تھا-اسے آج پتہ چلنا چاہیے تھا کہ تجسس غارت کر ڈالتا ہے-

---

ماہ رخ راہداری عبور کر کے اگلی منزل کی جانب تیزی سے قدم بڑھا رہی تھی،دل حلق میں اچھل

اچھل کر آرہا تھا اور اسے بار بار پیچھے مڑ کر دیکھنا پڑ رہا تھا- دفعتاً اسے قدموں کی چاپ سنائی دی- کوئی بہت پھرتی سے اسی جانب بڑھ رہا تھا-

"نہیں، نہیں، ماہ رخ کھلے دماغ سے سوچو-" اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر رفتار مزید بڑھا دی اور جب اوپر کو جاتی سیڑھیاں آئیں تو وہ ان پر چڑھنے کی بجائے سیڑھیوں کے عقب میں چلتی راہداری کی طرف مڑ گئی، اور پھر جانے کتنی راہداریاں آئیں اور کتنے موڑ اس نے لئے- اس وقت محل بلکل سنسان تھا اور ان راہداریوں میں تو ملازموں بھی دیکھے نہ دکھتے تھے- وہ کھو گئی تھی- قدموں کی چاپ البتہ مدھم پڑ چکی تھی- اس سکھ کی سانس بھری اور پیچھے دیکھتے ہوئے ہی بھاگی- ابھی دو قدم ہی آگے بڑھی ہو گی کہ کسی سے ٹکرا گئی- اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی- جوہر اس کے سامنے کھڑا تھا- اس نے بہت سارا تھوک نگلا-

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟" چاہ کر بھی اس کے سامنے آواز اونچی نہ کر سکا- کیا مصیبت ہے، اس نے دل میں بہت سا غصّہ اندر اتارا-

"میں-- میں راستہ بھول گئی تھی- میرا مطلب ہے کہ میں اپنی ملازمہ کو ڈھونڈنے نکلی تھی اور پھر میں ان راہداریوں میں کھو گئی- سچ میں کھو گئی-" وہ ہنسی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں آپ کو آپ کے کمرے تک چھوڑ آتا ہوں-" جوہر نے اپنی جیب سے ایک رومال نکالا اور اس کے ماتھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے تھمایا- ماہ رخ نے رومال لیا تو دونوں کے ہاتھ مس ہوئے، دونوں کے چہرے سرخ ہوئے، دونوں کی ابرو بھینچ گئیں- جب ماہ رخ نے ماتھے پر جمے پسینے کے ننھے قطرے صاف کر لئے تو جوہر نے اپنی کہنی آگے بڑھائی، جسے ماہ رخ نے جھجھکتے ہوئے تھام لیا-

جب وہ دونوں ماہ رخ کے کمرے تک پہنچ گئے تو ماہ رخ نے بلآخر آنکھوں کا رخ اس کی جانب کیا-

جوہر نے نظریں چرائیں- یہ آنکھیں بہت مانوس--

"بہت شکریہ آپ کا-" ماہ رخ کی بیزار آواز نے اس کی سوچ پوری ہونے کا موقع نہ دیا-

"امید کرتا ہوں آپ دوبارہ نہیں بھٹکیں گی- یہ محل اس طرح پھرنے کی جگہ نہیں ہے اور ہاں، ایک اور بات- اپنی صحت کا خیال رکھا کریں- باغیچے سے زینے تک کے مختصر سفر نے آپ کو ہانپنے پر مجبور کر دیا-" جوہر نے معنی خیزی سے کہا- ساتھ ہی سر کو خم دیا اور جانے کے لئے پلٹ گیا-

"سنئے-" اس نے عقب سے پکارا-

"فرمایئے-" وہ ذرا سا گھوما-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ مشورہ تو میں بھی آپ کو دے سکتی ہوں-آپ بھی اپنی صحت کا خیال رکھا کیجئے-وہ کیا ہے ناں، مجھے نہیں لگتا کہ محل کے باسی آپ کے ساتھ شاہی خاندان کے سپوت کی حیثیت سے مناسب سلوک کرتے ہیں-" وہ بہت نرمی اور مصنوعی دکھ کے ساتھ بہت کچھ کہہ گئی تھی-

(اسے کیا لگتا ہے-اس محل میں صرف اس کے جاسوس ہیں؟ بڑا آیا-)

پیچھے کھڑے جوہر پر ایک اچٹتی نگاہ ڈال کر وہ اپنے کمرے میں داخل ہو گئی، یہ جانے بنا کہ اس کے پیچھے جوہر اندر بہت سی دیواریں گری تھیں، آنکھوں میں بہت کچھ ٹوٹا تھا اور دل---دل کے زخم ایک بار پھر ادھڑ گئے تھے-

ایک اور یاد کا وقت ہوا چاہتا تھا----

وہ محل کا پرانا تعام خانہ تھا-کچھ لمحوں پہلے ہی ایک ملازم کو بھیجا گیا تھا اسے بلانے اور اب وہ وہاں موجود تھا-کپڑوں پر داغ دھبے تھے، آنکھیں سوجی ہوئی تھیں-ستا ہوا چہرہ، آنکھوں کے نیچے حلقے، بے ترتیب حلیہ-ہر چیز کے باوجود وہ میز پر براجمان تمام افراد سے زیادہ شان والا تھا-سلطان النساء بیگم نے منہ میں پھل کی ایک کاش رکھتے ہوئے دلچسپی سے اسے دیکھا-نظام الوقت اور سراج نے بھی ترچھی مسکراہٹوں سے اس کا استقبال کیا-اٹھارہ سالہ لڑکا خاموش کھڑا تھا گویا اسے فرق ہی نہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پڑتا ہو۔

"بیٹھو، ہمارے ساتھ تعام نوش کرو، فرزند۔" نظام نے مصنوعی خلوص سے ہاتھ پھیلا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ سلطان بیگم نے ایک نظر جوہر کے پیچھے کھڑے سپاہی کو دیکھا اور اس نے بازو سے پکڑ کر اسے کرسی پر گرا دیا۔

"ہمیں لگتا ہے ہم کچھ زیادہ ہمدردی سے پیش آرہے ہیں۔ ایسا کرو، فرزند۔ تم زمین پر بیٹھ کر کھاؤ۔ تمہاری موجودہ حالت کے لئے یہی سب سے مناسب جگہ ہے۔" سپاہی نے ایک ہی جست میں اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ جوہر تیزی سے اٹھا اور نظام کے عین سامنے، میز پر دونوں ہاتھ رکھے جھکا اور اپنی سرمئی آنکھیں نظام کی مکار آنکھوں میں گاڑیں۔

"تمہیں پتہ ہے تم کیا غلطی کر رہے ہو؟ نہیں، تمہاری غلطی یہ نہیں ہے کہ تم نے تخت کو ناجائز طریقے سے حاصل کیا۔ لالچ تو کسی شیر کو بھی بھوکا کتا بنا سکتی ہے۔ تمھاری غلطی یہ ہے کہ تم نے لوگوں کے دلوں میں جگہ نہیں بنائی۔ تم ان کے سر پر مسلّط ہوئے ہو، ان کی مرضی کے بغیر۔ میری آنکھوں میں دیکھو، کیا تمہیں ڈر نظر آرہا ہے؟" اب کہ اس نے نگاہوں کا رخ سراج کی جانب موڑا۔ "تم بتاؤ، سراج۔ کیا تمہیں ڈر نظر آرہا ہے؟ کبھی آئے گا بھی نہیں۔" اب کہ اس کی گھمبیر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آواز سرگوشی میں بدلی-"کیونکہ میں ہمیشہ یہاں کا حکمران رہوں گا- تم مجھے زمین پر بٹھاؤ یا گھوڑوں کے اصطبل میں، میں ہی تخت کا حقدار رہوں گا- تم نے لوگوں کی نظر میں مجھے مظلوم بنادیا- سب کو مجھ سے ہمدردی ہے اور یہی ہمدردی تمہارا زوال بنے گی-"اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی سلطان بیگم تیزی سے اٹھیں اور دھاڑیں-

"سپاہیوں،اس گستاخ کو لے جاؤ یہاں سے-اسے زنداں میں پھینک دو اور تب تک سڑنے دو، جب تک یہ رحم کی بھیک نہ مانگے-"

یاد تمام ہوئی اور جوہر نے اپنے ہاتھ کی مٹھی کھولی-اس میں ایک بہت چھوٹا سا خنجر تھا جس پر بہت چھوٹے حروف میں "ماہ رخ ذولفقار"کندہ تھا-چور طریقے تو اسے بھی آتے تھے-اس نے ماہ رخ کے کمرے کے دروازے کو بہت دیر تک دیکھا-

"پہلے صرف شک تھا مگر اب یقین ہے، بیگم ماہ رخ ذولفقار!"

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842